ادوم

ویدک دھرم کے متعلق ہر پرکار کی پستکیں ویر چند شرما پروپرائیٹر ویدک پستکالہ لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

ستیارتھ پرکاش کے تیسرے سمولاس میں جو ہدایات درج ہیں اُن کے انوسار اپنے سوادھیائے کو ٹھیک کرو

سانکھیہ درشن

عمدہ اور سستی کتب ملنے کا پتہ
شبداس تاجر کتب لاہور

اُردو ترجمہ اور ویاکھیا بطور سوال وجواب مترجمہ
شری سوامی درشنانند جی سرسوتی۔ مترجم نیائے درشن
ویشیشک درشن۔ سانکھیہ درشن۔ ویدانت درشن۔ واُپنشدیں
وغیرہ اور تقریباً چار سو دیگر چھوٹی بڑی پستکوں کے مصنّف اور مفت
تعلیم کے پانچ گوروکلوں کے سنستھاپک وغیرہ

زیر نگرانی

ویر چند شرما پروپرائٹر ویدک پستکالہ
متصل ہری گیان مندر لاہور

آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۱۹ دیانندابد ۳۵ بکرمی سمت ۱۹۷۴ مارچ ۱۹۱۷ء

مطبوعہ

باہتمام لالہ لال چند پرنٹر کے انڈین سٹیم پریس لاہور میں چھپا

بار پنجم

قیمت فی جلد ۱۲/

ویدوں شاستروں اُپنشدوں وغیرہ اور اُنکی ویاکھیاؤں کا تمام انسانوں میں پرچار کرو اسی میں اُنکی بہبودی ہے

عمدہ اور سستی کتب ملنے کا پتہ
شبداس تاجر کتب لاہور

فہرست مضامین

ادھیائے اول - ۱ سے ۶۷ صفحہ تک

اس میں بتلایا گیا ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد اعلےٰ تین قسم کے دُکھوں سے چھوٹنا ہے - اور وہ دُکھ انسان کا سوبھاوک دھرم یعنی ذاتی خاصہ نہیں ہیں بلکہ پرکرتی سے جو ان کا گیان پیدا ہوتا ہے اُس سے معلوم ہوتے ہیں -

دوسرا ادھیائے ۶۷ سے ۸۵ صفحہ تک

اس میں دکھایا گیا ہے کہ پُرش یعنی جیو آتما و پرماتما غیر متغیر ہیں - پرکرتی جگت کا اُپادان کارن ہے - پرکرتی کے کاریہ جو من اور اہنکار وغیرہ ہیں - اُن کی تعریف وغیرہ بتلا کر اُن کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان پیدا کیا گیا ہے - کہ جس سے جیو مُکتی کے سادھنوں کو ٹھیک طور سے کر سکے - کیونکہ جب تک پرکرتی کے کاریوں کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو تب تک جیو کی صفات کا بھی ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہو سکتا - کیونکہ جن چیزوں سے ہمارا تعلق ہوتا ہے اگر ہم اُن کی ماہیت کو نہ جانتے ہوں تو اکثر دھوکا ہو جاتا ہے بہت ہی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے -

تیسرا ادھیائے ۸۵ سے ۱۱۳ صفحہ تک

اس میں پرکرتی کے کثیف کاریہ یعنی زمین وغیرہ پانچوں عناصر اور وقت کے ... یعنے اجسام وغیرہ کا ذکر ہے -

چوتھا ادھیائے ۱۱۳ سے ۱۲۴ صفحہ تک

اسمیں مثالوں سے وویک گیان کے سادھنوں کا بیان ہے -

پانچواں ادھیائے ۱۲۴ سے ۱۶۶ صفحہ تک

چھٹا ادھیائے ۱۶۶ سے ۱۸۴ ؍ تک

ان دونوں ادھیاؤں میں سوال و جواب کے طریق پر شاستر کی سو قسم باتوں کا

اوم تت ست

سانکھیہ درشن

سوال - منش جیون کا اُدیش یعنی مقصد اعلےٰ کیا ہے -

جواب - अथ त्रिविध दुःखात्यन्तनिवृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थः ॥१॥

ارتھ - تین قسم کے دُکھوں کا بالکل نہ رہنا - پرانی ماتر کا منزل مقصود ہے -

س - تین قسم کے دُکھ کون کون ہیں -

ج - آدھیاتمک - آدھی بھوتک - آدھی دَیوک -

س - آدھیاتمک دُکھ کس کو کہتے ہیں -

ج - جو دُکھ اندر ہی پیدا ہو - جیسے - حسد - حرص - غصہ - رنج - بیماری وغیرہ

س - آدھی بھوتک کس کو کہتے ہیں -

ج - جو دوسرے جانداروں کے تعلق سے دُکھ پیدا ہو - مثلاً سانپ کے کاٹنے یا شیر وغیرہ کے مار ڈالنے - یا انسانوں کی آپس میں لاٹھی تلوار وغیرہ کے لگنے سے جو دُکھ پیدا ہوتا ہے - وہ آدھی بھوتک کہلاتا ہے -

س - آدھی دَیوک کسے کہتے ہیں -

ج - جو دُکھ دَیوی شکتیوں یعنی گرمی سردی کی کمی زیادتی یا بارش وغیرہ کے سبب سے پیدا ہو -

س - زمانہ کے لحاظ سے دُکھ کتنی قسم کا ہے -

ج - تین قسم کا بھوت - ورتمان اور اناگت -

س - کیا ان تینوں کے واسطے پُرشارتھ کرنا چاہئے -

ج - صرف اناگت کے واسطے - کیونکہ بھوت تو گذر جانے سے ناش ہی ہو گیا - اور ورتمان دوسرے کشن میں بھوت ہو جاتا ہے - اس واسطے یہ دو تو خود بخود

ناش ہوجاتے ہیں۔ صرف اناگت کا ناش کرنا فرض ہے۔

س۔ جو دُکھ ابھی پیدا نہیں ہُوا یا جو بھوک ابھی لگی نہیں آمد کا ناش کس طرح ہوسکتا ہے۔

ج۔ कारणाभावात् कार्य्याभावः । वै० ॥

ارتھ - کارن یعنی سبب کے ناش ہونے سے کاریہ بھی ناش ہوجاتا ہے۔ اسواسطے دُکھ کے کارن کو ناش کرنا چاہیئے۔ اور کارن کو ناش کرناہی - اناگت دُکھ کا ناش کرنا ہے جیساکہ مہاتما پتنجلی مُنی نے لکھا ہے۔ हेयं दुःखमनागतम् । योग० ॥

ارتھ - آنیوالا دُکھ हेय یعنی تیاگنے لائق ہے۔ اُس کے دور کرنے کی کوشش کرو۔

س - اِس سانکھیہ شاستر میں کن چیزوں کا ذکر ہے۔

ج - हेय یعنی دُکھ हान یعنی دُکھ نورتی हेय हेतु یعنی دُکھ کے پیدا ہونے کا سبب हानोपाय یعنی دُکھ کے ناش کرنے کا طریقہ یا سبب۔

س - کیا دُکھ خوراک اور دوائی وغیرہ سے دور نہیں ہوسکتا۔

ج - بالکل دُکھ کبھی ظاہری سامان سے دور نہیں ہوسکتا۔ جیساکہ لکھا ہے۔

न दृष्टात्तत्सिद्धिर्निवृत्तेऽप्यनुवृत्तिदर्शनात् ॥ २ ॥

ارتھ - ظاہری سامان یعنی دوائی وغیرہ اسباب سے دُکھ کا بالکل نہ رہنا ممکن نہیں کیونکہ جس پدارتھ کے سینوگ سے دُکھ دور ہوتا ہے۔ اُس کے الگ ہونے سے وہی دُکھ پھر ہوجاتا ہے۔ جیسے اگنی کے پاس بیٹھنے یا کپڑے پہننے سے سردی دور ہوجاتی ہے اور پھر کپڑے اُتارنے یا آگ سے الگ بیٹھنے سے وہی سردی آموجود ہوتی ہے۔ اسی واسطے ظاہری سامان اناگت دُکھ کا علاج نہیں۔

س - کیا ظاہری سامان بالکل دُکھ دور کرنے کا سبب نہیں۔

ج - بالکل نہیں۔

س - प्रात्यहिकक्षुत्प्रतीकारवत्तत्प्रतीकारचेष्टनात्पु-
रुषार्थत्वम् ॥ ३ ॥

ارتھ - روزمرہ بھوک لگتی ہے۔ وہ کھانا کھانے سے دور ہوجاتی ہے۔ اسی طرح بیماری دُکھ بھی ظاہری سامان سے دور ہوسکتے ہیں۔ جیسے دوائی

سے روگ دور ہوجاتا ہے۔ اس واسطے ورتمان کال کا دُکھ ظاہری سامان سے دور ہوجاتا ہے۔ بس یہ پُرشارتھ ماننا چاہیئے۔

ج - **सर्वासम्भवात्सम्भवेऽपि सत्तासम्भवाद्धेयः प्रमाण कुशलैः ॥ ४ ॥**

ارتھ - اول تو ہر ایک دُکھ ظاہری سامان سے دور بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ سامان ہر جگہ اور ہر موقع پر بیسر ہی نہیں ہوسکتا۔ بالفرض محال اگر مان بھی لیں کہ سب سامان مہیا بھی ہو گئے۔ تو بھی اِن سامانوں سے دُکھ کی ہستی کا ناش تو ہو ہی نہیں سکتا۔ صرف دُکھ کا تِروبھاو کچھ کال کے واسطے ہو جائیگا اِس واسطے بُدھی مان کو چاہیئے۔ کہ ظاہری سامان سے دُکھ دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ دُکھ کی جڑ کاٹنے کی کوشش کرے جیسا کہ لکھا ہے۔

उत्कर्षादपि मोक्षस्य सर्वोत्कर्षश्रुतेः ॥ ५ ॥

ارتھ - چونکہ موکش سب سُکھوں سے بڑھکر ہے۔ اور ہر ایک بُدھی مان سب سے بڑھکر ہی چیز کو چاہتا ہے۔ اس واسطے ظاہری سامان کو چھوڑ کر موکش کے واسطے محنت کرنا پرانیوں کا منزل مقصود ہے۔

अविशेषश्चोभयोः ॥ ६ ॥

ارتھ - اگر موکش کو اور سُکھوں کے برابر مانا جاوے۔ تو دونوں باتیں برابر ہو جائینگی لیکن یہ مہا اندھیر نگری ہے کہ چند منٹ کے سُکھ کو کلپ بھر کے سُکھ یعنی موکش کے برابر سمجھا جاوے۔

س - کیا تم جو موکش کو سب سے عمدہ مانتے ہو اور موکش کے معنی چھوٹنے کے ہیں اور چھوٹتا ہے۔ جو بندھا ہوا ہو۔ تو کیا یہ جیو بندھا ہوا ہے۔ اگر کہو بندھا ہوا ہے۔ تو وہ بندھن جیو کا خاصہ یعنی سوبھاؤ ہے یا نیمتّک یعنی کسی سبب سے پیدا ہؤا۔

ج - **न स्वभावतो बद्धस्य मोक्षसाधनोपदेशविधिः ॥ ७ ॥**

ارتھ - دُکھ جیو کا خاصہ یعنی سوبھاوک گُن نہیں۔ کیونکہ جو ذاتی صفت ہوتی ہے وہ موصوف کے ساتھ ناش ہوتی ہے۔ بس دُکھ کا ناش کہنے ہی سے معلوم ہو گیا

کہ دُکھ جیو کی ذاتی صفت نہیں کیونکہ ذاتی صفت کا ناش نہیں ہوا کرتا۔

स्वभावस्यानपायित्वादननुष्ठान लक्षणम प्रामाण्यम ॥ ८॥

ارتھ - ذاتی صفت کے اوناشی ہونے سے جن منتروں میں دُکھ دور کرنیکا اُپدیش کیا گیا ہے۔ وہ سب پرمان نہیں رہینگے - اسواسطے دُکھ جیو کا ذاتی خاصہ نہیں ہے۔

नाशक्योपदेशविधि रुपदिष्टेऽप्यनुपदेशः ॥ ९॥

ارتھ - نشپھل کرم کے واسطے وید میں کبھی اُپدیش نہیں ہوسکتا - کیونکہ ناممکن کے واسطے اُپدیش کرنا بھی نہ کرنے کے برابر ہے اس واسطے دُکھ جیو کی سوبھاوک یعنی ذاتی صفت نہیں بلکہ نیمتک یعنی دوسرے سبب سے پیدا ہوا ہے۔

س - शुक्लपटवद्बीजवच्चेत् ॥ १० ॥

ارتھ - ذاتی صفت کا بھی ناش ہوتا ہے - جیسے سفید کپڑے کا سفید رنگ ذاتی گُن ہے - لیکن وہ پیلا یا سُرخ ہوجانے سے ناش ہوجاتا ہے - اسی طرح بیج کی انکر لانے کی ذاتی صفت ہے - لیکن وہ بیج کو جلا دینے سے ناش ہوجاتی ہے - اسواسطے یہ خیال کرنا ٹھیک نہیں۔

ج - शक्त्युद्भवानुद्भवाभ्यां नाशक्योपदेशः ॥ ११ ॥

ارتھ - متذکرہ بالا مثال ذاتی صفت کے ناش ہونے کے واسطے ٹھیک نہیں کیونکہ یہ تو شکتی کے چھپ جانے اور ظاہر ہونے کی مثال ہے کیونکہ اگر دھوبی کے دھونے سے پھر وہ کپڑا سفید نہ ہوجاتا تب تو مثال ٹھیک ہوتی اسی طرح یہ جلا ہوا بیج کئی دواؤں کے میل سے ٹھیک ہوجاتا ہے - اسواسطے یہ ٹھیک نہیں کہ ذاتی صفت کا بھی ناش ہوجاتا ہے۔

س - اگر مان لیں کہ دُکھ جیو کی ذاتی صفت نہیں - تو کس سبب سے دُکھ پیدا ہوتا ہے میرے خیال میں تو سرشٹی کال میں دُکھ پیدا ہوتا ہے - اور سرشٹی کے ناش سے دُکھ ناش ہوجاتا ہے - اس واسطے دُکھ کا سبب کال ہے۔

ج - न कालयोगतो व्यापिनो नित्यस्य सर्वसम्बन्धात् ॥ १२ ॥

ارتھ - دُکھ کال کے سبب سے نہیں ہوسکتا کیونکہ کال - سردویاپک اور نتیہ یعنی ہمیشہ رہنے والا ہے اور اُس کا کل کے ساتھ تعلق ہے - اسواسطے کال کے سبب سے تو بندھن اور

مکتی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ اگر کال ہی دُکھ کا سبب مانا جاوے تو سب ہی دُکھی ہونے چاہئیں۔

س۔ تو کیا دیش یوگ سے دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ اٹک پار جانے سے پاپ ہوتا ہے اور اس سے دُکھ پیدا ہوتا ہے۔

ج۔ न देशयोगतोऽप्यस्मात ॥१३॥

ارتھ۔ چونکہ کال کی طرح دیش بھی سرو ویاپک اور سب کے ساتھ تعلق رکھنے والا اور نتیہ ہے۔ اس واسطے دیش یوگ سے بندھن نہیں ہو سکتا۔

س۔ تو پھر کیا اوستھا یعنی حالتوں کے سبب سے دُکھ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ تین اوستھا یعنی جاگرت (حالت بیداری) سوپن (حالت خواب) سوشپتی (حالت نیند غفلت) یا بال اوستھا یعنی (حالت طفلی) (یوا اوستھا) یعنی (حالت جوانی) بِردھ اوستھا یعنی (حالت پیری) ان چھ حالتوں میں کس کے سبب سے دُکھ اور بندھن پیدا ہوتا ہے۔

ج۔ नावस्थातो देहधर्मत्वात्तस्याः ॥१४॥

ارتھ۔ ان حالتوں سے بھی دُکھ پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ تو سب جوانی اور پیری شریر کے دھرم ہیں۔ اگر اور کے دہرم سے اور کا بندھن مانا جاوے تو بالکل اندھیر نگری ہو جاویگی کیونکہ کسی دوسرے کے بندھے ہوئے منش کے دہرم سے کوئی مُکت بندھن میں پڑ جاوے گا۔ اور مکت کے دہرم سے کوئی بندھا ہوا مُکت ہو جائیگا۔

س۔ کیا ان حالتوں کے ساتھ جیو کا کوئی تعلق نہیں یہ صرف شریر کی ہیں۔

ج۔ असङ्गोऽयं पुरुष इति ॥१५॥

یہ جیو بالکل اسنگ ہے۔ اس کا طفولیت جوانی اور بڑھاپے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

س۔ تو کیا کرم کے سبب سے دُکھ یعنی بندھن پیدا ہوتا ہے۔

न कर्मणान्यधर्मत्वादतिप्रसक्तेश्च ॥१६॥

ارتھ۔ وید کے انوکول یا مخالف کرم کرنے سے بھی بندھن رُوپی دُکھ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ کرم کرنا بھی شریر اور چِت سے ملی ہوئی آتما کا دہرم ہے۔ دوسرے کرم شریر سے ہوگا اور شریر کرم کے پھل سے پیدا ہوتا ہے تو انوستھا یعنی دور تسلسل آ جائیگا۔ تیسرے اگر شریر کا کرم آتما کے بندھن کا ہیتو مانا جاوے تو چھٹے ہوئے جیو کے کرم سے مُکت جیو کو بندھن ہونا ممکن

ہو سکتا ہے - اسواسطے کرم سے بندھن نہیں پیدا ہوتا -

س - تو ہم دُکھ یا بندھن بھی چت کو ہی مان لینگے - اس حالت میں چت کے کرم سے چت کو بندھن ہونے سے کوئی دوش نہیں رہیگا -

ج ॥१७॥ **विचित्र भोगानुपपत्तिरन्यधर्मत्वे**

ارتھ - اگر دُکھ یوگ روپ بندھن صرف چت کا دھرم مانا جاوے تو مختلف قسم کے بھوگ جو دنیا میں دیکھے جاتے ہیں نہیں رہنے چاہئیں - کیونکہ جیو کو دُکھ ہونے کے بغیر اگر دُکھ کا انوبھو کرتا مانا جاوے - تو کل منشیہ دُکھی ہو جائینگے - کیونکہ جس طرح دُکھ کا تعلق نہ ہونے سے جیسے دُکھی معلوم ہوتا ہے ایسے ہی دُکھ کے نہ ہونے پر سب لوگ دُکھی ہو سکتے ہیں - اس واسطے کوئی دُکھی اور سُکھی اس قسم کا مختلف بھوگ نہیں بھوگ سکیگا -

س - کیا پرکرتی کے سنگ سے دُکھ ہوتا ہے -

ج - ॥१८॥ **प्रकृति निबन्धनाच्चेन्न तस्या अपि पार तन्त्र्यम्**

ارتھ - اگر پرکرتی کے سبب سے بندھن مانو تو پرکرتی خود ہی مختار نہیں - تو بے اختیار پرکرتی کسی کو کسی طرح بھی نہیں باندھ سکتی ہے - کیونکہ جب تک پرکرتی کا سنیوگ نہ ہو تب تک تو پرکرتی کسی کو باندھ ہی نہیں سکتی اور سنیوگ دوسرے کے اختیار ہیں -

س - کیا برہم بھی اوپادھی سے جیو روپ ہو کر اپنے آپ بندھ گیا ہے -

ج ॥१९॥ **न नित्य शुद्ध बुद्ध मुक्त स्वभावस्य तद्योगस्तद्योगादृते**

ارتھ - جو ایشر نتیہ شُدھ بُدھ اور مُکت سوبھاو ہے - اُس کا تو پرکرتی کے ساتھ ہمیشہ سمبندھ ہے اس لئے وہ جیو روپ ہو کر دُکھ نہیں پا سکتا - کیونکہ اُس کے گن ایک رس ہیں اسواسطے برہم کو اوپادھی کرت بندھن نہیں بلکہ جیو اپنے سبب نت پدارتھ ہے اُسی کا پرکرتی کے ساتھ یوگ ہوتا ہے اور وہ متھیا گیان کے سبب بندھ جاتا ہے جیسا کہ آگے دکھلائینگے -

س - تو کیا اودیا سے برہم بھی جیو ہو گیا ہے اور اس دُکھ کی پیدائش صرف اودیا سے ہے -

नाविद्यातोऽप्यवस्तुना बन्धायोगात् ॥२०॥ ج

ارتھ - اودیا سے جو کہ کوئی پدارتھ نہیں - بندھن کا ہونا ممکن نہیں کیونکہ آکاش کے پھول کی سگندھی کسی کو بھی نہیں آتی اگر مایا وادی جو اودیا اوپادی سے جیو کو بندھن مانتے ہیں - اودیا کو وستو یعنی دروبیہ مانتے ہیں - تو انکا سدھانت اڑ جائیگا - جیسا کہ لکھا ہے -

वस्तुत्वे सिद्धान्तहानिः ॥२१॥

ارتھ - اگر اودیا کو وستو مان لیا جاوے تو ان کے ایک ادویت برہم کے سدھانت کا کھنڈن ہو جائیگا - کیونکہ ایک وستو تو برہم ہے دوسری اودیا ہو گئی - پس ادویت نہ رہا -

س - اس میں کیا دوش ہے -

ج - विजातीयद्वैतापत्तिश्च ॥२२॥

ارتھ - ادویت وادی برہم کو سجاتیہ - یعنی برابر جاتی والے - وجاتیہ مخالف جاتی والے سوگت اپنے چیتہ وغیرہ کے بھید سے رہت مانتے ہیں اور یہاں اودیا کو وستو ماننے سے وجاتیہ یعنی دوسری جاتی کا پدارتھ موجود ہونے سے ادویت سدھانت کا کھنڈن ہو گیا -

س - ہم اودیا کو وستو اور اوستو دونوں سے علیحدہ انروچنی پدارتھ مانتے ہیں - جیسے

विरुद्धोभयरूपाचेत् ॥२३॥

ارتھ - اگر دونو سے علیحدہ مانو تو یہ دوش آجائیگا -

ج - न तादृक् पदार्थाप्रतीतेः ॥२४॥

ارتھ - اس طرح پر اودیا وستو اوستو سے علیحدہ نہیں ہو سکتی - کیونکہ ایسا کوئی پدارتھ معلوم نہیں ہوتا کہ جو نفی اور وجود سے علیحدہ ہو اور یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا تمہاری اودیا کے انروچنی ہونے میں کوئی پرمان ہے یا نہیں اگر کہو پرمان ہے - تو وہ پرتیکش ہو گئی - پھر انروچنی کس طرح ہو سکتی ہے - اگر کہو پرمان نہیں - تو اس کے ہونے کا کیا ثبوت ہے -

न वयं षट् पदार्थवादिनो वैशेषिकादिवत् ॥२५॥

ارتھ ہم شٹ (چھ) پدارتھ کو ویشیشک کی طرح نہیں مانتے - اور نہ ہم نیائے کی طرح سولہ پدارتھ مانتے ہیں - اس واسطے ہمارے مت میں ست اسنت سے علیحدہ اودیا کا ہونا ٹھیک ہے اور وہی بندھن کا ہیتو ہے -

ج अनियतत्वेऽपि नायौक्तिकस्य संग्रहो -
ऽन्यथा बालोन्मत्तादिसमत्वम् ॥२६॥

ارتھ - تم پدارتھوں کی تعداد کا نیم مانو چاہے نہ مانو لیکن نفی اور مثبت سے علیحدہ کوئی پدارتھ بے دلیل نہیں مان سکتے اسی طرح بالک اور پاگل کا کہنا بھی ٹھیک ہو سکتا ہے - جس طرح بالک اور پاگل کا کہنا دلیل کے خلاف ہونے سے قابل تسلیم نہیں - اسی طرح تمہارا کہنا بھی غلط ہے -

س - تو کیا جیو انادی واسنا سے بندھن میں پڑا ہے -

ج नाऽनादिविषयोपरागनिमित्ततोऽप्यस्य ॥२७॥

ارتھ - اس آتما کو انادی پرواہ روپ واسنا سے بندھن ہونا بھی ناممکن معلوم ہوتا ہے - کیونکہ نیچے لکھی دلیل سے غلط معلوم ہوتا ہے -

न बाह्याभ्यन्तरयोरुपरञ्ज्योपरञ्जकभावोऽपि
देशव्यवधानात्स्रुघ्नस्थपाटलिपुत्रस्थयोरिव ॥२८॥

ارتھ - جو لوگ جیو آتما کو شریر میں ایک دیشی مانتے ہیں اس واسطے جیو آتما کا باہر کے تعلقات سے کچھ بھی تعلق نہیں رہے گا - کیونکہ آتما اور چیز کے درمیان بہت دیش کا فرق ہے - جس طرح پٹنہ کا رہنے والا بغیر آگرہ پہونچے وہاں کے رہنے والے کو نہیں باندھ سکتا - اسی طرح باہر کی اندریوں سے پیدا ہونے والی واسنا اندر رہنے والی آتما کو کسی طرح پر بندھن میں نہیں لا سکتی ہے اور ظاہرا دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ جب کپڑے اور رنگ کا تعلق بلا تفریق ہوتا ہے - تب تو کپڑے پر رنگ چڑھ جاتا ہے - اگر درمیان کوئی فاصلہ ہو تو بالکل نہیں رنگ چڑھتا - اس واسطے واسنا سے بندھن نہیں ہو سکتا اور جب لوگ آتما اور بیرونی حواس میں فرق مانتے ہیں تو حواس کی واسنا سے آتما کسی طرح بندھن میں نہیں آ سکتا - اگر کہیں بیرونی حواس کا اندرونی عقل وغیرہ سے تعلق ہے اور ان کا آتما سے اس سلسلہ سے آتما

بھی دِشٹے واسنا سے بندھن میں آسکتا ہے یہ کہنا بھی خلاف دلیل ہے۔

द्वयोरेकदेशलब्धोपरागान्न व्यवस्था ॥२९॥

جب آتما اور اندری دونوں کو وِشے واسنا میں بندھا ہوا مانوگے تو مکت اور بندھن میں رہنے والوں کا پتہ بھی نہیں لگے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آتما اور اندری دونوں چیز کی خواہش میں برابر تعلق رکھتی ہیں تو اندریوں کو بندھن نہ کہکر صرف آتما کو بندھن تبلانا بالکل غلط ہوگا۔ اس واسطے واسنا سے بھی بندھن نہیں ہوتا۔

अदृष्टवशाच्चेत् ॥३०॥

س - تو کیا پھر ادرشٹ (یعنی پُورو کے دہرم ادہرم سے جو ایک بھوگ شکتی پیدا ہوتی ہے) سے بندھن ہوتا ہے۔

ج
न द्वयोरेककालायोगादुपकार्योपकारकभावः ॥३१॥

ارتھ - جب تمہارا بندھن اور ادرشٹ ایک کال میں پیدا ہوتے ہیں۔ تو ان میں کرتا اور کرم نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہاری درشٹی میں دنیا ہر ایک ساعت میں بدلتی ہے تو ایک ستھر آتما کے نہ ہونے سے دوسری آتما کے ادرشٹ سے دوسری آتما کا بندھن روپ درش ہوگا۔

पुत्रकर्मवदिति चेत् ॥३२॥

ارتھ - جس طرح اُسی کال میں گربھادہان کیا جاتا ہے۔ اور اسی وقت اس کا سنسکار کیا جاتا ہے اسواسطے ایک کال میں پیدا ہونے والے پدارتھوں میں متذکرہ بالا تعلق ہو سکتا ہے۔

नास्ति हि तत्र स्थिर एकात्मा यो गर्भाधानादिना संस्क्रियते ॥३३॥

ارتھ - تمہارے خیال میں تو ایک مقررہ جیو آتما ہے ہی نہیں۔ جس کا گربھادانادی سے سنسکار کیا جاوے - اسواسطے تمہارا پیش کردہ دِرشٹانت ٹھیک نہیں۔ یہ درشٹانت ایک ستھر آتما ماننے والوں کے مت میں تو کچھ ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔

س - بندھن بھی (کشنک) ایک لمحہ بھر رہنے والا ہے - اسواسطے اس کا کارن یعنی نِت نہیں یا ابھاو ہی اس کا سبب ہے۔ یا وہ بلا سبب ہی ہے۔

ج - स्थिरकार्यासिद्धेः क्षणिकत्वम् ॥३४॥

ارتھ ۔ اگر تم بندھن کو (کشنک) ایک لمحہ بھر رہنے والا مانو اور اس میں دیپ شکھا یعنی پرولت لو کی مثال دو تو کوئی ستھر کاریہ پیدا نہیں ہوگا۔ اس کے ثبوت میں اگلا سوتر پیش کرتے ہیں۔ کہ کاریہ کو کشنک ماننے میں کیا دوش ہوگا۔

न प्रस्य भिज्ञाबाधात् ॥३५॥

ارتھ ۔ کوئی چیز بھی دنیا میں (کشنک) یعنی ایک لمحہ رہنے والی نہیں۔ کیونکہ یہ گیان کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ ہر شخص یہ کہتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ کہ جس کو میں نے دیکھا۔ اسکو سپرش کیا مثلاً ایک گھوڑا خریدا جائے تو کشنک وادی کے مت میں تحقیقات سے خریدنا ناممکن ہے۔ کیونکہ جس کشن میں گھوڑے کو دیکھا تب اور گھوڑا تھا۔ جس کشن میں ہاتھ لگایا تب اور تھا۔ جب دوبارہ دیکھا تب اور ہوا اسواسطے کوئی کاریہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بس جس کے درشٹانت یعنی مثال نہ ہو۔ وہ ٹھیک نہیں۔ اسواسطے بندھن آدی کشنک نہیں بلکہ ستھر ہیں۔ اس پر اور ثبوت دیتے ہیں۔

श्रुतिन्या-यविरोधाच्च ॥३६॥

یہ کہنا کہ جگت ایک کشن رہتا ہے۔ شرتی یعنی وید اور نیائے یعنی دلیل سے بالکل برخلاف ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

सदेव सौम्ये दमग्र आसीत् ।

ارتھ ۔ ہے سومید اس جگت سے پہلے بھی ست تھا۔ یعنی جگت کا کارن تھا۔

तमएवेदमग्र आसीत् ।

ارتھ ۔ اس سرشٹی سے پہلے یہ جگت تم روپ یعنی نام روپ گیان جو کاریہ ہیں ان سے علیحدہ ست روپ تھا۔ اور نیائے سے اسواسطے خلاف ہے۔ کہ نفی سے ثبوت کسی طرح پر ہو نہیں سکتا۔ اسواسطے یہ بندھن روپ دکھ نہ تو کشنک ہے۔ نہ بنا کارن ہی ہے۔ اور دلیل دیتے ہیں۔

दृष्टान्तासिद्धेश्च ॥३७॥

ارتھ ۔ کشنک میں جو دیپ شکھا کا درشٹانت دیا وہ غلط ہے۔ کیونکہ لمحہ اتنا تھوڑا کال ہے۔ کہ جسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کی کچھ تعداد ہے۔ اور پرتیکش میں دیپ شکھا کئی لمحہ تک ایک برابر رہتی ہے۔ اسواسطے یہ درشٹانت غلط ہوا۔ اور کشنک وادمیں یہ

بھی دوش آجائیگا - کہ کارن اور کاریہ بھاؤ نہیں ہو سکیگا - اور جب کاریہ کارن کا نیم نہ رہا تو کسی روگ کا علاج جو ندان یعنی کارن کے گیان کو معلوم کرکے اس کے مخالف شکتی سے کیا جاتا ہے - نہیں ہو سکیگا - اور سنسار میں جو گھٹ کا کارن مٹی کو مانا جاتا ہے - یہ بالکل نہ کہہ سکیں گے - کیونکہ جس لمحہ میں مٹی گھڑے کا کارن تھا - وہ لمحہ اب نشٹ ہو گیا - اور یہ کہنا تو بالکل غلط ہے - کہ مٹی گھڑے کا کارن ہیں کیونکہ بغیر کارن کے علم کے کمہار کو مٹی سے گھڑا بنانے کا خیال نہیں پیدا ہو سکتا - اور اگر مٹی اور گھڑے کی پیدائش بھی ایک ہی لمحہ میں مانیں تو یہ دوش ہوگا -

यगपज्जायमानयोर्न कार्यकारण भाव: ॥३८॥

ارتھ - جو چیزیں ایک ساتھ پیدا ہوتی ہیں ان میں کارن کاریہ کا تعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ اس قسم کی کوئی مثال دنیا میں موجود نہیں - جس سے معلوم ہو - کہ کبھی کارن اور کاریہ ایک ساتھ پیدا ہوئے ہوں - اگر کشنک وادی کہیں - کہ مٹی اور گھڑا سلسلہ وار ہیں - پہلے مٹی کارن پیدا ہوئی - پھر گھٹ کاریہ پیدا ہو گیا - تو اس میں بھی غلطی ہے -

पूर्वापाये उत्तरायोगात् ॥३९॥

ارتھ - اس حالت میں یہ غلطی ہوگی - کہ پہلے جب مٹی پیدا ہوئی - اور دوسری کشن میں وہ ناش ہوئی - پھر اس سے کس طرح پر کاریہ روپ گھڑے کی پیدائش ہو سکتی ہے - اسواسطے جب تک اُپادان کارن نہ مانا جاوے - تب تک کاریہ کی پیدائش ناممکن ہے - اس واسطے کارن کاریہ کا تعلق - کشنک وادیوں کے مت میں نہیں ہو سکتا

तद्भावे तदयोगादुभयव्यभिचारादपि न ॥४०॥

ارتھ - کارن کے ہونے سے اور کاریہ کے ساتھ اس کا تعلق نہ ماننے سے دونوں حالتوں میں ویبھچار دوش ہونے سے کارن کاریہ کا تعلق نہیں رہتا - جب کاریہ بنا تا تھا تب تو کارن نہیں اور کارن ہوا تب کاریہ بنانیکا خیال نہیں - اسی طرح پر کشنک وادیوں کے مت میں کارن کا کاریہ سے تعلق کسی طرح پر بھی ہو نہیں سکتا - بس - جس طرح پر گھٹ کا نمت کارن کلال (کمہار) پیشتر سے ہی مانا جاتا ہے - اگر اسی طرح پر اُپادان کارن بھی مانا جاوے - تو کیا حرج ہے -

पूर्वं भावमात्रे न नियम: ॥४१॥ - ج

ارتھ - اگر کارن کو مقررہ نہ مانکر صرف اس کا پہلے ہونا ہی تسلیم کیا جاوے - تو یہ قاعدہ نہ رہیگا - کہ مٹی سے ہی گھڑا بنتا ہے - اور ہوا سے نہیں بنتا - کیونکہ کشنک وادی کسی مقررہ کارن کو تو مانتے نہیں - صرف ہستی ہی تسلیم کرینگے - اس واسطے متذکرہ بالا اعتراض بنا رہیگا اور نمت کارن اور اُپادان کا فرق بھی معلوم نہیں ہوگا - اور دُنیا میں اُپادان کارن یعنی علت مادی اور نمت کارن یعنی فاعلی کا بھید مُسلمہ ہے - اسواسطے کشنک واد ٹھیک نہیں -

س - سنسار میں جس قدر چیزیں ہیں - سب متھیا ہی ہیں - اور سنسار میں ہونے سے بندھن بھی متھیا ہی ہے - اس واسطے اس کا کارن تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - وہ اپنے آپ ناش روپ ہی ہے -

ج - न विज्ञान मात्रं बाह्य प्रतीतेः ॥४२॥

اس جگت کو صرف متھیا گیان یا وِگیان ماتر نہیں کہہ سکتے - کیونکہ وگیان صرف اندر ہی ہوتا ہے اور جگت باہر اور اندر دونوں حالتوں میں ظاہر ہے -

س - جب ہم باہر کسی چیز کی ہستی کو مانتے ہی نہیں - صرف اندر رہا رشتہ میں سوراج کی سرشٹی کی طرح معلوم کرتے ہیں -

ج - तदभावे तदभावाच्छून्यं तर्हि ॥४३॥

اگر تم جگت کو باہر تسلیم نہ کرو - صرف اندر ہی تسلیم کروگے - تو اس ظاہری سنسار میں وگیان کو بھی نفی ماننا پڑیگا - اور جگت کو شُونیہ کہنا پڑیگا - اس کا سبب یہ ہے - کہ ظہور چیز کی ہستی کو ثابت کرتا ہے - اسواسطے اگر ظاہری ظہور جگت کو ثابت نہ کرے تو گیان کا ظہور بھی وگیان کو ثابت نہیں کر سکتا - تب تو وگیان کے ماننے والے شُونیہ کے ماننے والے ہو جائینگے -

س - اب شُونیہ وادی ناستک اپنی دلیل دیتا ہے -

शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तु धर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ ४४॥

ارتھ - جتنی چیزیں ہیں سب شُونیہ ہیں اور جو کچھ موجود ہے - سب ناش والا ہے - اور جو ناش والا ہے - وہ سوپن کی طرح متھیا ہے - اس واسطے کل چیزوں کے آغاز و گیام ہونے سے ان کا بننے سے پہلے اور ناش ہونے کے بعد تو نفی ثابت ہی ہے صرف

درمیانی حالت رہی سو یتھارتھ نہیں - ایسی حالت میں بندھن اور چھوٹنا نتھیا ہی معلوم دیتا ہے - موجودہ چیزوں کا ناش اس لئے ماننا پڑتا ہے - کہ چیزوں کا خاصہ ہی ناش ہے -

اس کا کھنڈن مہرشی کپل کرتے ہیں

अपवादमात्रम बुद्धानाम ॥४५॥

ارتھ - جو ہستی ہے سب نیست ہونے والی ہے - یہ بیوقوفوں کا بکواس ہے کیونکہ چیزوں کا خاصہ نیستی کہنے سے اور نیستی کا سبب نہ بتلانے سے جن چیزوں کے اجزاء نہیں ہیں - ان کا ناش نہیں کہہ سکتے - اسکا سبب یہ ہے - کہ کارن یعنی علت میں ملجانے کو ناش کہتے ہیں - اور جب جزو لاتجزی چیزوں کی علت ہی نہیں تو کارن میں شامل نہ ہونے سے ناش نہ ہوسکیگا - اس کے سوائے ایک اور دوش بھی رہیگا کہ ہر ایک کاریہ کا ابھاؤ لوک میں نہیں کہہ سکتے - جیسے گھڑا ٹوٹ گیا - اس لکھنے سے یہ خیال ہوگا - کہ گھڑے کی دوسری حالت ہوگئی - لیکن گھٹ روپی کاریہ تو بنا ہی نہ اور جاتی کو اس سبب سے مانا ہے - کہ وہ ایک گھڑے کے ٹوٹ جانے سے دوسرے گھڑوں میں تو موجود رہتی ہے - اب تینوں پکشوں کا کھنڈن کرتے ہیں - یعنی وگیان وادی اور کشنک وادی اور شونیہ وادی کا -

उभय पक्षसमान क्षेमत्वादयमपि ॥४६॥

ارتھ - جس طرح کشنک وادی اور وگیان وادی کا مت ظاہر پرتیتی اور پرتی ابھگیا دوش سے کھنڈن ہوجاتا ہے - کیونکہ اس حالت میں پرشارتھ کا بالکل ابھاو ہوجاتا ہے اگر کہو کہ شونیہ واد کے ماننے پر بھی ہم پرشارتھ کو قبول کرتے ہیں - تو یہ اعتقاد بالکل بے دلیل ہے - کیونکہ جب شونیہ وادی کے مت میں بندھن بھی شونیہ ہے اور اس کے دور کرنے کا علاج بھی شونیہ ہے - تو اسکا پرشارتھ بھی شونیہ ہی ہوگا -

अपुरुषार्थत्वमुभयथा ॥ ४७॥

ارتھ - شونیہ وادی کے مت میں پرشارتھ یعنی مکتی کے واسطے محنت نہیں ہوسکتی کیونکہ جب جکھ کوئی چیز ہی نہیں صرف شونیہ ہے - تو اس کے دور کرنے کیواسطے علاج بھی کیوں کیا جاوے - اور مکتی بھی شونیہ یعنی کوئی چیز نہ ہوگی - اور اس کے اسباب

بھی کچھ نہ ہونگے - پس - نفی چیز کیواسطے محنت بھی نفی ہی ہوگی - لیکن جو
نہ کچھ محنت کرتا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ نفی ماننے والوں کے ا
تسلی نہیں ہوسکتی -

न गतिविशेषात ॥ ४८ ॥

ارتھ - گتی کے تین معنے ہیں - اول گیان یعنی علم - دوسرے گمن یعنی کسی
حاصل کرنے کے واسطے جانا - تیسرے پراپتی یعنی کسی چیز کا حاصل ہوجانا
تینوں سے بھی بندھن یعنی دکھ کی پیدائش نہیں ہوسکتی - کیونکہ گتی بھی آ
دھرم نہیں - اگر کہا جاوے گیان سے بندھن پیدا ہوتا ہے - تو گیان تین ق
ہوتا ہے - ایک متھیا گیان - دوسرے ویوہارک گیان - تیسرے گیان حقی
اگر کہا جاوے کہ متھیا گیان سے بندھن ہوتا ہے - تو متھیا گیان اندری اور
کے دوش کے سبب سے پیدا ہوتا ہے - اور بندھن سے پہلے اندری اور سن
دوش نہیں ہوسکتے - جب اندری اور سنسکار جو بندھن کا کارن ہیں - موج
نہیں - تو ان کا کاریہ کس طرح ہوسکتا ہے - رہا ویوہارک گیان وہ تو سوا
کی حالت کے اور کبھی رہتا ہی نہیں - وہ بندھن کا سبب کیسے ہوسکتا ہے - گ
حقیقی تو بندھن کو ناش کرتا ہے - اسے بھی بندھن کا سبب نہیں کہہ سکتے
وہ تو مکتی کا سبب ہے - اس واسطے خاص گیان سے بندھن نہیں ہوسکتا
گمن یعنی جانا آنا - یہ کبھی بغیر شریر کے ہوہی نہیں سکتا - تیسرے بھی پراپتی
کو پراپت ہونے والی دو چیزیں ہیں - ایک پرکرتی دوسرے پرماتما - سو
کل ہونے سے بدھ مکت سب کو ہمیشہ حاصل ہیں - اس واسطے گتی سے ب
نہیں ہوتا - اس میں اور دلیل دیتے ہیں -

निष्क्रियस्य तदसम्भवात ॥ ४९ ॥

ارتھ - شریر سے رہت جیوآتما کو جانے آنے کی حرکت سے علیحدہ مانا جاتا ہے
اس واسطے اس میں گتی نہیں -

س - جبکہ پربھن جیوآتما کا دھرم ہے - اور جیو شریر کو چھوڑ کر دوسرے شریر میں
ہے اس وقت شریر تو یہاں پڑا رہ جاتا ہے - صرف جیوآتما جاتا ہے - اسواسطے جانا

...وسکا دھرم ہے۔

ج - شریر تین ہیں۔ ستھول۔ سوکھشم۔ کارن۔ جب جیو شریر چھوڑ کر دوسرے ...م میں جاتا ہے۔ تو وہ صرف ستھول شریر کو چھوڑ کر جاتا ہے۔ سوکشم اور کارن شریر ...اتھ ہوتے ہیں۔ اور جب تک اُن تینوں شریروں میں کوئی شریر رہتا ہے۔ تب ...جیو میں جانا آنا بنا رہتا ہے۔ اور جب حرکت سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔ تب جانا ...نا نہیں رہتا۔

س - ستھول شریر کسے کہتے ہیں۔

ج - یہ جو پنچ بھونک دیہہ ہے۔ جسکا پرتیکش گیان ہوتا ہے۔ یہ ستھول شریر ہے

س - سوکشم شریر کسے کہتے ہیں۔

ج - پنچ گیان اندری) - پنچ سوکشم بھوت - اور پنچ پران اور من اور بدھی ان سترہ ...چیزوں کے مجموعہ کا نام سوکشم شریر ہے۔ جب تک یہ دو شریر رہتے ہیں۔ تب ہی ...جیو حرکت کرتا ہے۔ اور جب یہ شریر علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ تب حرکت ناممکن ہے۔

س - پُرش الو پرمان والا یعنی سوکشم ہے۔ یا مدھیم پرمان والا یعنی درمیانی درجہ کا ...مورتی والا ہے۔ یا وِبھو سرو ویاپک ہے۔

ج - پُرش جو پرماتما ہے۔ وہ سرو ویاپک ہے۔ اور جیو آتما انو ہے۔

س - شریر کے برابر مدھیم پرمان والا کیوں نہ مان لیا جاوے کیونکہ وہ شریر میں ویاپک ہے

ج -

मूर्तत्वाद्घटादिवत्समानधर्मापत्तावपसिद्धान्तः ॥५०॥

ارتھ - اگر آتما کو مدھم پرمان یعنی مورتی والا مانیں۔ تو گھٹ پٹ کی طرح آتما میں سنیوگ یعنی ترکیب وغیرہ ہونے سے آتما کی پیدائیش اور ناش تسلیم کرنا پڑیگا۔ چونکہ آتما ...ت ہے۔ اسواسطے وہ سنجوگ یعنی ترکیب اور ویوگ یعنی اجزا کے علیحدہ ہوجانے سے مبرا ہے۔ اسواسطے وہ مورتی والا نہیں اور جو لوگ مورتی والا تسلیم کرتے ہیں وہ آتما کے نِتیہ ہونے کے سدھانت کا کھنڈن کرتے ہیں۔

गतिश्रुतिरप्युपाधियोगादाकाशवत् ॥५१॥

ارتھ - جسم کی ہر ایک چیز میں جو حرکت ہے۔ یعنی یہ جیو ایک شریر کو چھوڑ کر دوسرے

شریر کو جاتا ہے۔ یہ سوکشم شریر روپی اُپادھی یعنی بیرونی سبب سے جاتا ہے
س۔ اگر آتما کو انو مانوگے تو وہ سارے شریر کے دیوہاروں کو ٹھیک طور پر
انجام نہ دے سکیگا۔ اگر سروویاپک مانا جاوے۔ تو وہ نانا یعنی انیک نہیں ہوسکتے
سارے سنسار میں ایک ہی آتما ماننا پڑیگا۔ اسواسطے آتما کو شریر میں ویاپک مدہیم
پرمان والا ماننا ہی ٹھیک ہے۔

ج۔ مدہیم پرمان ماننا ٹھیک نہیں۔ بلکہ انُومان کر اس کی طاقت کی حد ماننا بہتر
ہے۔ کیونکہ اس میں بہت کم اعتراض کی گنجائش ہے۔

न कर्मणाप्यतद्धर्मत्वात् ॥५२॥

ارتھ۔ کرم سے کبھی بندھن نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ بھی جیو اور شریر کے ملنے سے ہوتا
ہے۔ اکیلا جیو کرم نہیں کرسکتا۔ اور کرم کے نہ کرنے سے سُکھ دُکھ روپ۔ بھوگ
جو دھرم ادھرم سے ہوتا ہے۔ پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ اسواسطے جو کرم سے پہلے
موجود ہے۔ وہ کرم سے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اسواسطے کرم سے پہلے شریر کا
ہونا لازمی ہے۔ اور شریر بندھن روپ ہے۔ جو بندھن کرم سے پہلے موجود
ہے۔ وہ کرم سے پیدا نہیں ہوسکتا۔

س۔ کیا اور کے دھرم سے اور کا بندھن نہیں ہوسکتا۔ جبکہ وہ خود بھی اس میں
شامل ہے۔

ج۔

अति प्रसक्तिरन्यधर्मत्वे ॥५३॥

ارتھ۔ اگر دوسرے کے فعل سے دوسروں کا بندھن قبول کرلیں۔ تو بالکل اندھیر
نگری ہوجائیگی۔ کسی مکت کے دہرم سے دوسرا پاپی مکت ہوجائیگا۔ اور پاپی کے
کرموں سے مکت جیو بندھن میں پھنس جائیگا۔

निर्गुणादिश्रुति विरोधश्चेति ॥५४॥

ارتھ۔ اگر اُپادھی کے بغیر بندھن ہونا تسلیم کیا جاوے تو وید کی جن شُرتیوں
میں پُرش کو نرگن بتلایا ہے۔ ان سے اختلاف ہوگا۔ اسواسطے جیو سبھاؤ سے نہ
بدھ ہے نہ مکت بلکہ یہ دونوں حالتیں من رُوپ اُپادھی کے تعلق سے پیدا ہوتی
ہیں۔ یعنی جب جیو جڑھ پرکرتی کے ساتھ سنگ کرتا ہے۔ تب بدھ ہوجاتا ہے۔

جب پرماتما کے ساتھ سنگ کرتا ہے۔ تب مکت ہو جاتا ہے۔ دراصل جیو سکھ اور دکھ سے مبرا ہے۔ صرف اہنکار کے سبب مانتا ہے جیسے کسی کا لاکھ روپیہ کا مکان دہلی میں ہے۔ اور وہ خود لاہور میں موجود ہے۔ اگر وہ مکان جل جاوے۔ تو اسے دکھ ہوتا ہے۔ اس سوتر میں لفظ اِتی کے آنے سے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ بندھن کے سبب کی تحقیقات ختم ہو گئی۔

س۔ جب دکھ سوبھاوک یعنے ذاتی خاصہ بھی نہیں اور نیمتک یعنے دوسرے سبب سے بھی نہیں ہوا تو معلوم کیسے ہوتا ہے۔

ج۔ جیو کی اگیانتا اور پرکرتی کے سنسرگ یعنے تعلق سے دکھ معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ دکھ پرکرتی کے سنسرگ سے ہوتا ہے۔ اسواسطے وہ سوبھاوک یعنے ذاتی خاصہ نہیں کہلا سکتا۔ اور نیمتک گن کسی سوکشم دریہ کے ستھول دریہ کے اندر داخل ہونے سے معلوم ہوا کرتے ہیں۔ پرکرتی جیو سے ستھول یعنے کثیف ہے۔ وہ جیو کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اسواسطے دکھ نیمتک گن بھی نہیں کہلا سکتا۔ اسواسطے اوپادھک ہے۔ متھیا گیان سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

س۔ جب تم پرکرتی کے تعلق سے دکھ مانتے ہو۔ اور پرکرتی کا تعلق کال اور دِشا کی طرح سرو ویاپک ہے۔ تو اس کے تعلق سے بندھن کیسے ہو سکتا ہے۔

तद्योगोऽप्यविवेकान्न समानत्वम् ॥५५॥

ارتھ۔ پرکرتی کا تعلق بھی بے تمیزی کے سبب ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر بے تمیزی نہ ہو تو غیر چیتن کا تعلق ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ اسواسطے یہ تعلق کال اور دیش کے موافق نہیں۔

س۔ بے تمیزی کسے کہتے ہیں۔

ج۔ مفید اور مضر شئے کو علیحدہ علیحدہ نہ کر سکنا بے تمیزی کہلاتی ہے۔

س۔ اس بے تمیزی کا سبب کیا ہے۔

ج۔ روح کی کم علمی ہی اس کا سبب ہے۔

س۔ کیا وہ جیو کی اگیانتا یعنے کم علمی اسکا ذاتی خاصہ ہے۔ یا اس کا بھی کوئی سبب ہے۔

ج۔ وہ جیو کا ذاتی خاصہ ہے۔ اسکا کوئی سبب نہیں۔

س - جب کم علمی جیو کا ذاتی خاصہ ہے - اور ذاتی خاصہ کا ناش ہو نہیں سکتا - پس جب بندھن کا سبب رہا تو بندھن بھی ہمیشہ رہے گا -

ج - جس طرح ہوا بذات خود نہ گرم ہے نہ سرد ہے - ایسے ہی جیو بندھن اور مکتی دونوں سے علیحدہ ہے - اسواسطے یہ دونوں گن عارضی ہیں - جو سلسلہ سے اناوی اور ذات سے پیدا شدہ ہوتے ہیں -

س - کیا اودیا کا ناش ہو جاتا ہے -

ج

नियतकारणात्तदुच्छित्तिर्ध्वान्तवत् ॥५६॥

ارتھ - جس طرح تھوڑے اندھیرے میں رسی میں سانپ کا بھرم ہوتا ہے - تو اس کا سبب کم روشنی ہے - جس کے ناش کرنے کا سبب روشنی ہے - لیکن سوائے روشنی کے کسی دوسرے سبب سے یہ بندھن دور نہیں ہو سکتا - اسی طرح بے تمیزی سے پیدا ہوا شدہ بندھن ہے - اُس کے دور کرنے کا سبب صرف تمیز ہے یعنے چیز جس قسم کی ہے اس کو ویسا ہی جاننا ہے -

س - کسی چیز کی بے تمیزی کے دور ہونے سے بندھن دور ہو جاویگا -

ج -

प्रधानाविवेकादन्याविवेकस्य तद्धाने हानम् ॥५७॥

ارتھ - جیو کو صرف پرکرتی کے صحیح گیان نہ ہونے سے اس کو سکھ وغیرہ کے سمجھنے کا گیان ہوتا ہے - مطلب یہ ہے - کہ جیو اپنی کم علمی سے پرکرتی کی اصلیت کو نہ جان کر اس کے اُلٹے گیان سے اس میں پھنس جاتا ہے - کیونکہ درحقیقت پرکرتی جیو کے نہ تو موافق ہے - نہ مخالف - کیونکہ مفید وہ شئے ہوتی ہے - جو کمی کو پورا کرے - یا نقص کو دور کرے - جیو میں کمی آنند کی ہے - جس کو پرکرتی پورا نہیں کر سکتی نہ ہی کم علمی کے نقص کو دور کر سکتی ہے - اسواسطے مفید نہیں - اور نراکار جیو کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتی - کیونکہ جڑھ ہونے کے سبب اس میں کوئی کریا نہیں - لہذا پرکرتی کو مفید یا مضر خیال کرنا اودیا ہے - اس سے بندھن پیدا ہوتا ہے - جب صحیح گیان ہو جاتا ہے - تب دُکھ چھوٹ جاتا ہے -

س - کیا دُکھ وغیرہ کا جیو کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟

ج -

वाङ्मात्रं न तु तत्त्वं चित्तस्थितेः ॥५८॥

ارتھ - دُکھ وغیرہ کا جیو کے ساتھ تعلق اور اُپادھک گن ہونے سے صرف کہنے کے لئے ہے - درحقیقت دُکھ چِت میں ہوتا ہے - لیکن اہنکار سے جیو اپنے میں تسلیم کرتا ہے - جس طرح روشنی میں سبزی وغیرہ رنگ نہیں - لیکن جس رنگ کا لالٹین میں شیشہ لگا دیا جاوے - روشنی اسی رنگ کی معلوم ہوتی ہے - ایسے ہی جس قسم کا اثر دُکھ یا سُکھ من میں ہوگا - ویسا ہی جیو اپنے کو اہنکار سے مانتا ہے -

س - اگر سُکھ دُکھ صرف کہنے کے لئے ہے حقیقت میں نہیں - تو یہ دلائل سے دور ہو سکتا ہے - تو اس کے واسطے پرکرتی کی اصلیت جاننے کی کیا ضرورت ہے -

ج - युक्तितोऽपि न बाध्यते दिङ्मूढवदपरोक्षादृते ॥५९॥

ارتھ - اہنکار سے پرتیت ہونے والے برائے نام دُکھ کا بھی دلیل سے ناش نہیں ہو سکتا - بغیر اپروکش گیان کے - جیسے کسی آدمی کو شمال کی سمت میں مشرق ہونے کا بھرم ہو جاوے - اسے خواہ کتنی ہی دلائل سے سمجھایا جاوے - کبھی یقین نہ ہوگا - جب تک کہ وہ سورج چڑھے کو دیکھ کر نہ سمجھ لے - اسواسطے تمیز کی بڑی ضرورت ہے - اسواسطے جبتک جیو کو اپنا اور اپنے لئے مفر اور مقید کا علم یعنے تمیز نہ ہو جاوے - اور وہ پرکرتی کی اوپاسنا چھوڑ کر پُرش کی اوپاسنا کرے - تب تک دُکھ نہیں چھوٹ سکتا -

س - جو پرکرتی پُرش اندریوں سے نظر نہیں آتے - ان کا گیان کیسے ہوگا -

ج - अचाक्षुषाणामनुमानेन बोधो धूमादिभिरिव वह्नेः ॥६०॥

ارتھ - جیو آتما پرماتما اور پرکرتی جو حواسوں سے محسوس نہیں ہوتے - ان کا انومان سے علم ہو جاتا ہے - جیسے دور سے دھوئیں کو دیکھ کر وہاں اگنی ہونے کا علم ہوتا ہے -

س - کیا یہ پرکرتی پرتیکش نہیں -

ج - پرکرتی حواسوں سے محسوس نہیں ہوتی - بلکہ جو محسوس ہوتی ہے - وہ وِکرتی تبدیل شدہ پرکرتی کی حالت ہے -

س - سوتر میں تو صرف پُرش شبد ہے - تم جیو آتما اور پرماتما کس طرح سمجھتے ہو -

ج - سانکھیہ میں شریر میں رہنے سے جیو آتما اور سنسار میں ویاپک ہونے سے پرماتما پُرش شبد سے لئے جاتے ہیں - ایسے ہی بنائے میں آتما شبد سے دونوں کا مطلب ہوتا ہے - اب تمیز کے واسطے اسی جنم کے اندر جو تین شریر اور دو پُرش ہیں - ان کا حال بتلاتے ہیں

کیونکہ سارے برہمانڈ کی تمیز کے واسطے جسم نقشہ ہے۔

सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान्महतो-
ऽहङ्कारोऽहङ्कारात्पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं, तन्मात्रेभ्यः
स्थूलभूतानि, पुरुष, इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥ ६१ ॥

ارتھ - ستوگن یعنے پرکاش کرنے والی اگنی - رجوگن جو نہ پرکاش کرے - نہ ڈھانپے یعنی جل وایو آکاش کال اور سمت تموگن یعنے ڈھانپنے والی زمین ان کی کارن (علت) کا نام پرکرتی ہے پرکرتی سے من پیدا ہوا - من سے اہنکار - اور اس سے دس گیان اندریاں اور پانچ سوکشم بھوت یعنی جزو لاتجزے - یا - بو - رس - روپ - لمس اور آواز بلا واد ان سے پانچ ستھول بھوت یعنے جو ہر کثیف پیدا ہوئے - اب پرکرتی کارن شریر - من - اہنکار - دس اندریاں اور پانچ سوکشم بھوت یہ سترہ مل کر لنگ شریر اور پانچ ستھول بھوت یعنے جسم کثیف یہ تین شریر اور جیو اور برہم دوسرا پُرش کل پچیس گن ہیں -

س - بہت سے لوگ مہتو کا ارتھ بدھی یعنے عقل کرتے ہیں - تم من کس طرح بیلتے ہو -

ج - بدھی جیو آتما کا گن ہے - وہ مادی چیز نہیں -

س - اگر بدھی جیو آتما کا گن ہے - تو کیا وہ پشوؤں میں بھی ہے - اگر ہے تو انسان اور حیوان میں جو بدھی کا فرق بتلایا جاتا ہے - وہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے - ؟

ج - بدھی تو پشو پکشی اور منشیہ میں برابر ہے - لیکن منشیہ کی بدھی آزاد ہے - کیونکہ وہ کرم یونی یعنے کرنے میں مختار ہے - اور پشو کی بدھی بندھی ہوئی ہے - کیونکہ وہ بھوگ یونی ہے - جس طرح قیدی اور آزاد کے ہاتھ پاؤں دونوں برابر ہوتے ہیں - آزاد ہاتھ پاؤں سے کام کر سکتا ہے - اور قیدی ہاتھ پاؤں کے بندھے ہونے سے کام نہیں کر سکتا -

س - من اندریوں میں شمار ہوتا ہے - اسواسطے یہاں بدھی کا ہی لینا چاہئے -

ج - لوگوں نے غلطی سے پُرش سے خالی جیو آتما لے کر پچیس کی تعداد پوری کرنے کیواسطے کپل جی کے سدھانت کے برخلاف مہتو کا ارتھ بدھی کر دیا - اور من کو اندریوں میں بڑھا کر کام چلایا - لیکن یہ غلطی تھی - کیونکہ سوتر بنانے والے مہرشی کپل کے خلاف ارتھ کرنا بہت بھاری غلطی ہے -

س - پنچ تن ماترا کے ہونے میں کیا پرمان ہے ؟

ج- स्थूलात्पञ्चतन्मात्रस्य ॥ ६२ ॥
ارتھ - ان پانچوں ستھول بھوتوں یعنی عناصر سے پنچ تن ماترا کا انومان ہوتا ہے جس طرح کاریہ کو دیکھ کر کارن کا انومان ہوتا ہے۔ جیسا کہ مہاتما کناد نے ویشیشک درشن میں لکھا ہے۔

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥
ارتھ - کارن کی صفت کے موافق کاریہ کی صفت کا اور کاریہ کے گن کے مطابق کارن کے گن کا انومان ہوتا ہے۔ اسی طرح کاریہ عناصر کو دیکھکر ان کے کارن تن ماتراؤں کا انومان ہوتا ہے۔

बाह्याभ्यन्तराभ्यां तैश्चाहङ्कारस्य ॥ ६३ ॥
ارتھ - بیرونی و اندرونی اندریوں اور تن ماتراؤں سے اہنکار کا انومان ہوتا ہے کیونکہ یہ اہنکار کا کاریہ ہیں۔ اُن کا کارن ہونے سے گیان ہوتا ہے۔

س - اہنکار کسے کہتے ہیں؟

ج - میں ہوں ایسے ماننے والا جو اندر کام کرتا ہے۔ وہ اہنکار کہلاتا ہے۔

س - اہنکار سے اندری اور تن ماترا کس طرح پیدا ہوتی ہیں۔

ج - جب تک اہنکار رہتا ہے۔ تب تک اندری اور تن ماترا کا گیان رہتا ہے۔ جہاں سُشپتی اوستھا میں اہنکار دور ہُوا۔ جھٹ اندری اور تن ماترا کا گیان بھی دور ہو گیا۔ کوئی بھوت اور اندری اہنکار کے بغیر کام نہیں کرتی۔

तेनान्तः करणस्य ॥ ६४ ॥
ارتھ - اور اس اہنکار نامی کاریہ سے اس کے کارن انتہ کرن یعنی من کا انومان ہوتا ہے۔ جب تک من نہ ہو۔ تب تک اہنکار ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ من میں چیز کی ہستی کا یقین کر کے اس میں اہنکار ہوتا ہے۔

س - من کیا چیز ہے؟

ج - جس کے سبب سے ایک کال میں دو اندریوں کے وِشے کا گیان نہیں ہوتا۔ جس اندری کے ساتھ من کام کرتا ہے۔ اسی کا گیان ہوتا ہے۔ اور جس کے ساتھ کام نہیں کرتا۔ اس کا گیان نہیں ہوتا۔ اس قسم کے کرم اندری اور گیان اندریوں کے

سرداکو من کہتے ہیں۔

तत: प्रकृते: ॥६५॥

ارتھ۔ اور اس من سے اس کے کارن پرکرتی کا انومان ہوتا ہے۔ کیونکہ من نہ تو سب سے سوکشم یعنی لطیف ہے۔ اور نہ کثیف ہے۔ بلکہ درمیانی حالت میں ہے۔ بہت چیزوں سے لطیف ہے۔ اور بہت سے کثیف ہے۔ اس واسطے مدھیم پرمان والا اور کاریہ ہے۔ اور جو کاریہ ہوتا ہے۔ اس کا کارن ضرور ہوتا ہے چونکہ من سے لطیف پرکرتی ہے۔ وہ بھی من کا اُپادان کارن ہے۔

س۔ من سے لطیف چیز جیو آتما اور پرماتما بھی ہیں۔ ان کو کیوں نہ کارن مانیں۔

ج۔ چونکہ پُرش یعنے جیو آتما، پرماتما دونوں حالت بدلتے نہیں۔ اس واسطے وہ کسی کے اُپادان کارن نہیں ہو سکتے۔

س۔ من کے کاریہ ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

ج۔ من کا کاریہ ہونا شُرتی اور عقل سے ثابت ہوتا ہے۔ جیسا چھاندوگیہ اُپنشد میں لکھا ہے۔ کہ من اناج کا سوکشم وِکار یعنی عطر ہے۔

س۔ من کا کارن پرکرتی ماننے میں کوئی دلیل بھی ہے۔

ج۔ چونکہ انادی تین پدارتھ ہیں۔ ان میں سے جیو اور ایشور تو موہ اور دُکھ سُکھ سے رہت ہیں۔ اور من دُکھ سُکھ اور موہ دھرم والا ہے۔ اس واسطے من کا کارن پرکرتی ہی ہے۔ کیونکہ کارن کے گنوں کے موافق ہی کاریہ میں گن رہتے ہیں۔

س۔ پرکرتی کو اُپادان کارن کیوں کہتے ہیں۔

ج۔ چونکہ اُپادان کارن پرتنتر یعنے دوسرے کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اور نمت کارن سوتنتر یعنے خود مختار ہوتا ہے۔ اسواسطے پرکرتی ہی اُپادان کارن ہے۔

س۔ پُرش کے ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

ج۔ संहतपरार्थत्वात्पुरुषस्य ॥६६॥

ارتھ۔ ہمیشہ پرکرتی کے اجزا کا میل دوسرے چیتن کے فائدہ کے واسطے ہوتا ہے اپنے فائدہ کے واسطے نہیں ہوتا۔ اس سے پُرش کا انومان ہوتا ہے۔ کیونکہ من وغیرہ جو پرکرتی کے کاریہ ہیں۔ وہ جڑھ ہیں۔ پُرش کو ان سے فائدہ پہنچ سکتا ہے

وہ اپنے واسطے کچھ بھی نہیں کر سکتے - اور جتنے جسم - اناج - کپڑا - برتن - وغیرہ پرکرتی کی بنی ہوئی چیزیں ہیں - ان سے پرکرتی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا - صرف جیو ہی کو فائدہ پہنچتا ہے - اور پُرش بھوگنے والا ہے - کسی کا بھوگیہ پدارتھ نہیں - جیسا کہ اُپنشدوں میں لکھا ہے -

नवा अरे सर्वस्य कामाय सर्वं प्रियं भवति आत्मनस्तु कामाय सर्वं प्रियं भवति ॥

ارتھ - تمام چیزوں سے جو پیار اور محبت ہے - وہ ان چیزوں کے پیارا ہونے سے نہیں - بلکہ آتما کے پیارا ہونے سے آتما کی خواہش کے واسطے ان سے پیار ہے -

س - کیا پرکرتی کا کوئی کارن نہیں - ہم برہم کو بھی پرکرتی کا کارن سنتے ہیں -

ج - برہم پرکرتی کا اُپادان کارن نہیں - بلکہ جگت کا نمت کارن ہے -

س - پرکرتی کو کارن سے نہ پیدا ہونے والی کیوں مانتے ہیں -

ج - मूले मूलाभावादमूलं मूलम् ॥६७॥

ارتھ - ۲۳ تتوں کا مُول یعنی اُپادان کارن پرکرتی ہے - چونکہ جڑھ کی جڑھ نہیں ہوتی - اگر کوئی فضول مان لے - تو دور تسلسل آجاتا ہے - جو محال ہے - اس واسطے پرکرتی جگت کا مُول یعنی اُپادان کارن ہے -

س - جیسے گھڑے کا اُپادان کارن یعنی علت مادی مٹی ہے - اسی طرح مٹی کا اُپادان کارن پرمانو یعنے جزو لاتجزی ہے -

ج - पारम्पर्येऽप्येकत्र परिनिष्ठेति संज्ञामात्रम् ॥६८॥

ارتھ - کارنوں کے سلسلے کے وچار سے پرمانو یعنے جزو لاتجزا ہی - گھڑے کا کارن ہے - مٹی تو برائے نام ہے

समानः प्रकृतेर्द्वयोः ॥६९॥

- گھڑے اور مٹی کے ساتھ پرکرتی کا یکساں تعلق ہے - یعنے سلسلہ سے پرکرتی ہی گھڑے اور مٹی کا کارن ہے - اور مفرد ہونے سے نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والی اور قدیم ہے - اس کا کوئی کارن نہیں -

अधिकारित्रैविध्यान्न नियमः ॥७०॥

ارتھ - اگر پرکرتی سب کا اُپادان کارن یعنے علّت مادی ہے - تو ہر ایک کاریہ میں جو تین کارن - اُپادان - نِمت اور سادھارن مانے جاتے ہیں - ان کا قاعدہ ٹھیک نہ رہیگا -

س - اُپادان کارن کسے کہتے ہیں -

ج - جس کے سنیوگ یعنے ترکیب سے کاریہ پیدا ہو - اور ناش ہوکر جس میں لیجاوے جس طرح گھڑے کا اوپادان مٹی ہے -

س - نِمت کارن کسے کہتے ہیں -

ج - جو کاریہ کے بنانے کا سبب ہو - لیکن کاریہ میں اس کے گُن نہیں جاتے - اور نہ کاریہ ناش ہوکر اس میں مل سکے - جیسے گھڑے کا کارن کمُھار ہے -

س - پرکرتی کو سب کا اُپادان کارن مانتے ہیں - کیا ہرج ہے -

ج - تین قسم کے گیان والے انسان دیکھنے میں آتے ہیں - جب سب پرکرتی ہی سے بنے ہوئے ہیں - تو سب ایک قسم کے ہونے چاہئیں -

س - پرکرتی کا پہلا کاریہ کون ہے -؟

महदाख्यमाद्यं कार्यं तन्मनः ॥ ७१ ॥

ارتھ - پرکرتی کا سب سے پہلا کاریہ مہتتو نامی ہے - جس کو لوگ من یا دل بھی کہتے ہیں - من سے اہنکار وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - من کی پیدائش سوتر نمبر ۶۱ میں تبلائی ہے -

चरमोऽहङ्कारः ॥ ७२ ॥

- پرکرتی کا دوسرا کاریہ اہنکار ہے - ان تین سوتروں کا مطلب یہ ہے - کہ اگر پرکرتی کو کارن کہا جاوے - تو صرف مہت یعنے من کا اور اہنکار کا کہنا چاہئے - باقی سارے جگت کا کارن مہت وغیرہ کو کہنا چاہئے - اس بات کو اگلے سوتر میں صاف کرتے ہیں -

तत्कार्यत्वमुत्तरेषाम् ॥ ७३ ॥

ارتھ - مہت اور اہنکار کو چھوڑ کر باقی سب چیزیں پرکرتی کا کاریہ نہیں - بلکہ وہ مہت اور اہنکار کا کاریہ ہیں -

س - جب تم نے پہلے تو پرکرتی کو سب جگت کا کارن کہا- اب صرف مہت اور اہنکار کا کارن کہتے ہو-

ج - आद्यहेतुता तद्द्वारा पारम्पर्येऽप्यणुवत् ॥७४॥

ارتھ - جس طرح گھڑے وغیرہ کا کارن مٹی ہے - اور اصل سلسلہ میں پرماتو یعنی جزو لاتجزی کو کارن مانا جاتا ہے - لیکن ہر وقت گھڑے کا کارن پرمانو نہیں کہے جاتے - اسی طرح جگت کا کارن پرکرتی کہتے ہیں کوئی بات قابل اعتراض ہے -

س - جب پرکرتی اور پُرش دونوں جگت کی پیدائش سے پہلے موجود ہیں - تو پُرش کو جگت کا کارن کیوں نہیں کہتے -

पूर्वभावित्वे द्वयोरेकतरस्य हानेऽन्यतरयोगः ॥७५॥

ارتھ - اگرچہ پرکرتی اور پُرش دونوں جگت سے پہلے موجود ہیں لیکن پُرش پیرنامی یعنے صورت بدلنے والا نہیں اور اُپادان کارن صورت بدل کر کاریہ کی صورت میں چلا جاتا ہے - اس واسطے پُرش کو اُپادان کارن نہیں کہہ سکتے جب جگت سے پہلے پرکرتی اور پُرش دو ہی چیزیں ہیں ان میں سے پُرش لاتبدل ہونے سے جگت کا کارن نہیں - تو خواہ مخواہ جگت کا کارن پرکرتی کو ماننا پڑیگا -

س - اگر پُرش میں حالت کا بدلنا تسلیم کر کے اس کو جگت کا اُپادان کارن مانیں تو کیا اعتراض ہوگا -

ج - اگر اس پرتیکش جگت کو پُرش کا کاریہ مانا جاوے - اور پُرش ہی اس کا اُپادان کارن تسلیم کر لیں - تو جگت میں پُرش کے گُن ہونے چاہئیں چونکہ یہ پرتیکش جگت جڑ ہے - اس واسطے پُرش کا کاریہ نہیں - کیونکہ چیتن کے اُپادان کارن ہونے سے کاریہ کا چیتن ہونا لازمی ہے -

س - یہ پرکرتی پرچھن یعنی محدود ہے یا لامحدود ہے -

ج - परिच्छिन्नं न सर्वोपादानम् ॥ ७६ ॥

ارتھ - سب جگت کا اُپادان کارن محدود نہیں ہوسکتا - کیونکہ جو چیز محدود ہے

وہ یا تو کاریہ ہے - یا انو ہے - کاریہ سب کا کارن نہیں کہلا سکتا - اور انو بلا دوسرے انو کے ملے کوئی چیز نہ تو پیدا کر سکتا ہے - اور نہ ہی وہ بڑھ سکتا ہے۔

س - حد کتنی قسم کی ہے -

ج - دیش اور کال کی حد ہوتی ہے - جو چیز پیدا ہوتی ہے - وہ دیش اور کال کی حدمیں آجاتی ہے - اور انو وغیرہ دیش کی حدمیں رہتے ہیں - ہمیشہ رہنے والی چیز کال کی حد سے باہر ہے - اور سروویاپک چیز دیش کی حد سے باہر ہے - بس سارے جگت کا اُپادان کارن دیش اور کال کی حد سے باہر ہونا چاہیئے -

س - محدود چیز کیوں جگت کا اُپادان کارن نہیں ہو سکتی -

ج - तदुत्पत्तिश्रुतेश्च ॥ ७७ ॥

انتیہ اور ایکدیشی پدارتھوں کی اُتپتی شرُتی میں مانی ہے - اور جسکی اُتپتی ہوگی - اس کا ناش بھی ہوگا -

س - اودیا سمبندھ سے جگت کی پیدائش ہوتی ہے - اس میں کیا دوش ہے

ج - नावस्तुनो वस्तुसिद्धिः ॥ ७८ ॥

ارتھ - نفی سے مثبت کی پیدائش نہیں ہو سکتی - کیونکہ دنیا ہستی ہے - اُسکا اُپادان کارن نیستی کسی طرح پر نہیں ہو سکتا - کیونکہ سنسار میں منش کے سینگ نہیں ہیں اگر سینگ ہوتے تو اس سے کوئی چیز بن بھی جاتی - جب منش کے سینگ سے جو نفی ہیں - کوئی چیز نہیں بن سکتی - تو نفی سے ہستی کی پیدائش ماننا بالکل غلط ہے

س - یہ سنسار بھی نفی ہے - صرف بھرم سے معلوم ہوتا ہے - جس طرح دور سے رسی میں سرپ یا بالو میں پانی معلوم ہوا کرتا ہے - جسے سراب کہتے ہیں -

ج - अबाधाददुष्टकारणजन्यत्वाच्च नावस्तुत्वम् ॥ ७९ ॥

ارتھ - چونکہ جگت کا خاص حالت میں بھی ناش نہیں ہوتا - جس طرح سوپن کے پدارتھ جاگنے کی حالت میں ناش ہو جاتے ہیں - اور نہ ہی جگت کسی دوش والے کارن سے پیدا ہوا ہے - جس طرح دور کا بالو سورج کی کرنوں کی وجہ سے پانی معلوم ہوتا ہے - اس طرح یہ بھی جگت کسی کارن سے پیدا نہیں ہوا - اس واسطے جگت نفی نہیں ہے -

س - جب شرتی میں جگت کا متھیا ہونا تبلایا گیا ہے - تو کس طرح پر جگت اوستو نہیں ہو سکتا -

ج - وہ شرتی جو جگت کو متھیا تبلاتی ہے - جگت کے اندر ہے یا جگت کے باہر ہے - اگر کہو اندر ہے - تو شرتی خود متھیا ہو گئی - متھیا چیز کبھی نہیں ہو سکتی -

س - متھیا کسے کہتے ہیں -

ج - جو اصل میں نہ ہو - صرف کم علمی یا بھرم سے معلوم ہو - جس طرح رسی سرپ نہیں ہے - وہ لبیب تھوڑی روشنی کے معلوم ہوتا ہے -

س - جو شرتی یہ دکھلا رہی ہے - کہ یہ برہم نہیں ان کا کیا مطلب ہو گا -

ج - وہ شرتی جگت کو برہم سے علیحدہ کر کے دکھلانے والی ہیں - اگلے سوتر میں نفی سے پیدائش ماننے کا کھنڈن کرتے ہیں -

भावे तद्योगेन तत्सिद्धिरभावे तदभावात्कुतस्तरां तत्सिद्धिः ॥८०॥

ارتھ - کارن کے مثبت ہونے سے اس کی ترکیب سے کاریہ کی پیدائش ہو سکتی ہے - لیکن کارن کے نفی ہونے سے کس کی ترکیب سے کاریہ کی پیدائش ہو گی - جس طرح مٹی کے ہونے سے تو گھڑا بن سکتا ہے - اور مٹی کے نہ ہونے سے کسی طرح بھی گھڑا نہیں بن سکتا -

س - ہم پرکرتی کو اُپادان کارن نہیں مانیں گے - بلکہ اس کی جگہ کرم کو اُپادان کارن مان لیں گے -

ج - न कर्मण उपादान त्वायोगात् ॥८१॥

ارتھ - چونکہ کرم دروبیہ نہیں ہے - اس واسطے وہ کسی کاریہ کا اُپادان کارن نہیں ہو سکتا - کیونکہ سوائے دروبیہ کے گُن وغیرہ اُپادان کارن نہیں ہو سکتے - سبب یہ ہے کہ دروبیہ کا اُپادان کارن دروبیہ ہی ہوتا ہے - اگر کہو ہم ایسا بھی فرض کرتے ہیں تو فرض بھی پرتکش کے خلاف ٹھیک نہیں ہو سکتا - کیونکہ ظاہری سامان کے مطابق ہی فرض کرنا درست ہے - اور اُس کے خلاف فرض کرنا غلط ہے - اور گُن و کرم سے دروبیہ کی پیدائش نہیں ہو سکتی -

یہاں تک تو یہ بتلایا کہ پرکرتی میں حالت بدلنے کی صفت ہے۔ جیو آتما اور پرماتما میں نہیں اور پرکرتی کے کاریہ پرکرتی کے فائدے کے واسطے نہیں بلکہ جیو کے فائدے کے واسطے ہیں۔ کیونکہ پرکرتی میں بھوگنے کی طاقت نہیں۔ اب پانچ سوتروں میں یہ بتلاتے ہیں کہ مکتی کا سبب کرم نہیں بلکہ وِویک ہے۔

س۔ مکتی کا کارن کرم ہے یا وِویک ہے۔

ج۔ नानुश्रविकादपि तत्सिद्धिस्साध्यत्वेनाऽऽवृत्ति- योगादपुरुषार्थत्वम् ॥८२॥

ارتھ۔ یہ پہلے دوسرے سوتر میں کہہ چکے ہیں۔ کہ ظاہری کرموں سے مکتی حاصل نہیں ہوتی اب کہتے ہیں کہ وید کے موافق کرموں سے بھی مکتی نہیں ہوتی۔ کیونکہ کرموں کے محدود ہونے سے ان کا محدود پھل پُرشارتھ نہیں کہلا سکتا۔ دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ جب بُرے کرم بندھن کا سبب نہیں بلکہ اوِویک ہے تو ویدوکت کرم بھی مکتی کا سبب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ کرم اوِویک کو جو بندھن کا سبب ہے ناش نہیں کرسکتے۔ اور جو بیماری کے سبب کو ناش نہ کرسکے۔ وہ بیماری کو دُور نہیں کرسکتا۔ اس واسطے خالی ویدوکت کرموں سے مکتی نہیں ہوسکتی۔

س۔ شرتی میں بتلایا گیا ہے۔ کہ اس قسم کے کرم سے برہم لوک کو پراپت ہوکر برہم لوک کی میعاد تک وہاں سے واپس نہیں آتا۔

ج۔ तत्र प्राप्तविवेकस्यानावृत्तिश्रुतिः ॥८३॥

ارتھ۔ اس شرتی میں بھی برہم لوک جانے کا اور وہاں سے برہم لوک کی میعاد تک واپس نہ آنے کا حق صرف وِویک والے پُرش ہی کو دیا ہے۔ ورنہ دوسری شرتیاں جن میں کرم سے مکتی نہیں مانی۔ اس شرتی کی مخالفت ہوکر دونوں کا پرمان نہیں رہے گا۔ اس واسطے وِویک ہی سے مکتی ہوتی ہے۔ اس میں اور دلیل دیتے ہیں

दुःखाद् दुःखं जलाभिषेकवन्न जाड्यविमोकः ॥८४॥

ارتھ۔ ویدوکت کرموں سے جن میں بہت سے کرموں کے کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بہت سے یگیہ وغیرہ کرموں کے کرنے میں دنیاوی چیزوں کو جمع کرنا پڑتا ہے۔ جس سے لوبھ وغیرہ کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس طرح دُکھوں سے دُکھ دور نہیں

ہو سکتے - جس طرح جل میں اشنان کرنے سے سردی کا ناش نہیں ہوتا - بلکہ بڑھتی ہے - اسی طرح وویک کے بنا کرم کرنے سے کبھی مکتی حاصل نہیں ہوتی -

काम्येऽकाम्येऽपिसाध्यत्वाविशेषात् ॥ ८५ ॥

ارتھ - چاہے کسی ذاتی فائدہ کے واسطے کام کیا جاوے - خواہ بلا غرض دوسروں کے اوپکار کے واسطے کیا جاوے - دونوں قسم کے کرموں میں جسم سے پیدا ہونے کی صفت برابر ہے - اور شرتی میں بھی لکھا ہے - کرم - پرجا اور دھن سے مکتی نہیں ہو سکتی - اسواسطے علم حقیقت کے سوائے اور کسی سبب سے بھی مکتی حاصل نہیں ہو سکتی - سنسار میں مکتی کا سیدھا راستہ علم حقیقت کو حاصل کرنا یعنی جیو آتما پرماتما اور پرکرتی کے ٹھیک ٹھیک سروپ کو جاننا ہے -

س - جس طرح کہ کرم متھیا گیان کا مخالف نہیں - اسی طرح گیان بھی دُکھ کا مخالف نہیں - پھر گیان سے کس طرح دُکھ کا ناش ہوگا -

ج - دُکھ پیدائش اور موت سے ہوتا ہے - اور پیدائش اور موت فعلوں سے ہوتی ہے - فعل (پرورتی) یعنی شغل سے ہوتا ہے - اور شغل خواہش اور نفرت سے حاصل ہوتا ہے - یعنی جس چیز کو اپنے مفید مطلب سمجھتا ہے - اُس کے حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے - اور اس کے حصول کے واسطے کوشش کرتا ہے - اور جس کو اپنے مخالف سمجھتا ہے - اس سے نفرت ہوتی ہے - اس کو ناش کرنے کے واسطے کوشش کرتا ہے - اور یہ خواہش اور نفرت ماہیت کو نہ سمجھنے یعنی اُلٹے گیان سے پیدا ہوتی ہے - اور علم حقیقت اُلٹے گیان کا مخالف ہے - یعنی دُکھ کی جڑھ کو اُکھاڑ ڈالتا ہے -

س - جب علم حقیقت یعنی گیان کو بھی مکتی کا سادھن یعنی سبب مانوگے - تو گیان بھی جسم سے پیدا ہوتا ہے - اسواسطے جو اعتراض کرم کی نسبت ہے - وہ گیان کی نسبت بھی قائم رہیگا - اور گیان سے پیدا ہونے سے مکتی بھی کرم کے پھل کی طرح انیتیہ ہوگی -

ج - **निजमुक्तस्य बन्धध्वंसमात्रं परं न समानत्वम् ॥ ८६ ॥**

ارتھ - کرم پھل تو بھاؤ روپ یعنی ثبت آرام ہے - اس واسطے وہ ناش والا ہے -

گیان کا پھل تو اودّیا کا ناش رُوپ ہے۔ جب کاریہ مثبت نہیں۔ تو اُس کا ناش کس طرح ہوگا۔ مثلاً ایک آدمی نے ایک گھڑا بنایا۔ اُس کا کاریہ مثبت ہے۔ گھڑے کے ٹوٹ جانے سے اُس کے کاریہ کا ناش ہو جائے گا۔ لیکن دوسرے آدمی نے اُس گھڑے کو توڑ پرمانوں میں مِلا دیا۔ اُس کا کاریہ نفی ہے۔ اس واسطے یہ ناش نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے گیان اور کرم کا پھل برابر نہیں۔ دوسرے کرم جسم اور روح کے ملنے کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور اس کا پھل کبھی دونوں کے ملے رہنے کی حالت میں نصیب ہوتا ہے۔ چونکہ جسم ناش والا ہے۔ اسواسطے کرم کا پھل بھی ناش والا ہے۔ لیکن گیان آتما کا دھرم ہے۔ وہ آتما میں ہمیشہ رہ سکتا ہے۔

س۔ کیا آتما بذات خود مُکت ہے۔

ج۔ آتما بذات خود بندھا ہوا نہیں۔ اودّیا کے ناش سے مُکتی کو حاصل کرتا ہے یہاں رشی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جیو آتما بذات خود دُکھ میں پھنسا ہُوا نہیں۔ صرف اوِدیک سے بدّھ ہوتا ہے۔ اور اوِویک کے ناش سے مُکت ہوتا ہے۔ تو مُکتی ناش روپ ہے۔ اب مُکتی کے سادھن یعنی سبب کی بحث ختم ہو گئی۔ پرمانوں کی بحث شروع ہوتی ہے۔

द्वयोरेकतरस्य वाप्यसन्निकृष्टार्थपरिच्छित्तिः प्रमात्साधकतमं यत्तत्त्रिविधं प्रमाणम् ॥ ८७ ॥

ارتھ۔ عالم اور معلومات کے قریب ہونے سے جو علم حاصل ہوتا ہے۔ اُس علم کو سنسکرت میں پرمان یعنی علم کہتے ہیں اور اُس کے اسباب تین قسم کے پرمان ہیں۔ اول پرتیکش دوسرا انومان۔ تیسرا شبد۔ جو چیز مادی اور نزدیک ہوتی ہیں۔ اُن کا علم پرتیکش پرمان سے ہوتا ہے۔ اور جو چیزیں مادی اور دُور ہیں۔ اُن کا انومان اور شبد سے علم حاصل ہوتا ہے۔ اور جو پدارتھ غیر مادی ہیں۔ اُن کا گیان زیادہ تر شبد اور مانسک پرتیکش سے ہوتا ہے۔ یہاں دور سے مطلب پروکش کا ہے۔ جہاں پر اندریوں سے کام نہ چل سکے۔ شبد کا مطلب یوگی اور ایشور کے اُپدیش سے ہے۔ جہاں مادی چیزوں کے دور ہونے میں شبد پرمان لیا گیا ہے

وہ درست گو آدمی کی بات سے مراد ہے۔

س - ایک شبد پرمان کے دو معنے کیوں لئے جاویں۔

ج - شبد پرمان کہتے ہیں۔ راست گو کے کلام کو۔ راست گو کے معنے جو آپ نے کانشنس کے علم کے موافق کہے۔ پس جس آدمی کو پروکش چیزوں کا ٹھیک ٹھیک گیان ہے۔ اس کے واسطے اس کا کلام پرمان ہے۔ اور جس کو پروکش پدارتھوں کا علم ہی نہیں ہے۔ اس کے واسطے اس کا کلام ثبوت نہیں ہو سکتا۔

س - کیا یہ تین ہی پرمان ہیں۔ اوپمان وغیرہ نہیں۔

ج -

तत्सिद्धौ सर्वसिद्धेर्नाधिक्यसिद्धिः ॥ ८८ ॥

ارتھ - ان تین پرمانوں کے سِدھ ہونے سے سب چیزوں کا علم ہو سکتا ہے اس واسطے اِن کے علاوہ کسی دوسرے پرمان کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مہاتما منو نے بھی لکھا ہے۔

प्रत्यक्षञ्चानुमानं च शास्त्रं च विविधागमम् ॥ त्रयंसुविदितं
कार्यं धर्म शुद्धिमभीप्सता ॥

ارتھ - پرتیکش انومان اور شاستر کے موافق سمجھ کر ہر ایک کام کو کرنا چاہیئے کیونکہ دھرم کی پاکیزگی کے خواہشمندوں کے واسطے اس سے بڑھکر اور کوئی پرمان نہیں۔ اور ان سے دھرم کی پوری تحقیقات ہو سکتی ہے۔

س - پرتیکش پرمان کسے کہتے ہیں۔

ج -

यत्सम्बद्धं सत्तदाकारोल्लेखि विज्ञानं तत्प्रत्यक्षम् ॥ ८९ ॥

ارتھ - جس موجود چیز کے ساتھ گیان اندری کا تعلق ہو اور من کو اس اندری کے ذریعہ سے اس چیز کا ٹھیک علم ہو جاوے۔ تو اس علم کو پرتیکش گیان کہتے ہیں۔ اور اس گیان یعنی پرمان کا سبب من اور گیان اندری ہے۔ اسواسطے من اور گیان اندری پرتیکش پرمان کہلاتے ہیں۔

اندریوں کا وِشے صرف پرکرتی کی بنی ہوئی یعنی مادی چیزیں ہی ہیں۔ اور غیر مادی چیزوں کا پرتیکش اندریوں سے نہیں ہوتا۔

س - یوگیوں کو تینوں کال کی حالتوں کا پرتیکش ہوتا ہے۔ اور تینوں کال

کی حالت اندریوں سے محسوس نہیں ہوتی۔ اس واسطے پرتیکش کی یہ تعریف ٹھیک نہیں۔

ج۔ योगिनामबाह्यप्रत्यक्षत्वान्न दोषः ॥९०॥

ارتھ۔ اندریوں کے ذریعہ سے پرتیکش ہوتا یہ بیرونی پرتیکش کی تعریف ہے۔ اور یوگی لوگوں کو اندرونی پرتیکش بھی ہوتا ہے۔ اس واسطے اندرونی پرتیکش اور بیرونی پرتیکش کے مختلف ہونے سے کوئی دوش نہیں اور دلیل دیتے ہیں۔

लीनवस्तुलब्धातिशयसम्बन्धाद्वाऽदोषः ॥९१॥

ارتھ۔ یوگی لوگ ایسی چیز سے جو دور ہو یا دوسرے کے اندر ہو اپنے دل کے خیالات مجتمع ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسواسطے یوگیوں کے ایسے پرتیکش پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔

س۔ مسلمہ وہ ہوتا ہے۔ جو سب کے واسطے برابر ہو۔ جو پرتیکش صرف یوگیوں کو ہی ہوتا ہے۔ اُس کے ہونے میں نہ تو کوئی دلیل ہے۔ اور نہ وہ پرمان ہی کہلا سکتا ہے۔

ج۔ اندری یعنی حواسوں میں خرابی ہونے سے بہت لوگوں کو بیرونی پرتیکش بھی نہیں ہوتا۔ جیسے اندھے کو روپ کا گیان اور بہرہ کو شبد گیان۔ اس طرح جن کا من قایم نہیں اُن کو مانسک پرتیکش نہیں ہوتا۔

س۔ کیا سب کے من میں دوش ہے۔ جو مانسک پرتیکش نہیں ہوتا۔

ج۔ جس کے من کے خیالات بہت چنچل ہوتے ہیں۔ ایک لمحہ میں کچھ خیال آتا ہے۔ دوسرے لمحہ میں کچھ اُسے مانسک پرتیکش نہیں ہوتا۔ جس طرح گنگا میں یہ طاقت ہے کہ وہ ایک بھاری مکان کو بہا دے۔ لیکن جب اُس گنگا کی چھوٹی چھوٹی نالیں ہو جاویں۔ تو وہ ایک اینٹ کو بھی نہیں بہا سکتی۔ اسی طرح من میں طاقت ہے کہ وہ سارے سنسار کے پدارتھوں کو معلوم کر سکے لیکن چنچل ہونے سے اُس کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

س۔ کیا یوگی ایک کال میں سب کو جان سکتا ہے۔

ج۔ نہیں بلکہ جس وقت جس چیز کو جاننے کے واسطے من کو قایم کر کے دیکھنا ہے

اُس کا گیان ہو جاتا ہے۔

س۔ مانندیوں کے پرتیکش کے ماننے اور النک پرتیکش کے نہ ماننے میں کیا ہرج ہے۔

ج۔ ईश्वरासिद्धेः ॥ ९२ ॥

ارتھ۔ من کے پرتیکش کو نہ ماننے سے ایشور کی ہستی ثابت نہ ہوگی۔ کیونکہ ایشور روپ نہیں۔ جس کو آنکھ سے دیکھا جاوے شبد نہیں جس کو کان سے سُنا جائے رس نہیں جس کو جیبھ سے معلوم کیا جاوے۔ جب پرتیکش نہ ہوا تو انومان بھی نہ ہوگا۔ کیونکہ انومان اُسی کا ہوتا ہے جس کا کسی کال میں پرتیکش ہو۔ جس کا تینوں کال میں پرتیکش نہ ہو اس میں انومان ہو ہی نہیں سکتا اور کبھی پرتیکش نہ ہونے سے شبد سے بھی کام نہ چلے گا۔ کیونکہ وید کو ایشور کا اُپدیش یا گیان ہونے سے پرمان مانا جاتا ہے۔ جب ایشور خود ثابت نہ ہوگا تو اُس کا واکیہ وید کس طرح ثابت ہوگا۔ اس میں ایک کا ثبوت دوسرے کے سہارے ہونے سے دونوں کی ہستی قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ جب ایشور ہو تو اُس کا اُپدیش وید مستند مانا جاوے اور جب وید مستند ہو تو ایشور کی ہستی ثابت ہو۔

س۔ انومان کیوں نہ ہوگا۔ کیونکہ کاریہ کو دیکھکر اُس کے کارن کا ضرور انومان ہو جائیگا

ج۔ انومان کا ہونا مقررہ تعلق کے گیان پر منحصر ہے۔ اور مقررہ تعلق کا گیان پرتیکش پر منحصر ہے۔ جب تک پرتیکش پرمان سے مقررہ کارن کا تعلق معلوم نہ ہو جاوے تب تک ویاپتی نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک ویاپتی یعنی مقررہ تعلق کا علم نہ ہو تب تک انومان نہیں ہو سکتا جیسے جب بادل ہوتا ہے۔ تب ہی بارش ہوتی ہے اور بغیر بادل کے کبھی بارش ہوتی نظر نہیں آتی۔ اب بادل کے ہونے اور بارش کا تعلق یعنی ویاپتی ہے اور ویاپتی کا گیان پرتیکش سے حاصل ہوتا ہے۔ اس واسطے جس کا تین کال میں پرتیکش نہ ہو اُسکا انومان سے گیان نہیں ہو سکتا۔

س۔ ہم باقاعدہ فعل کو دیکھ کر اُس کے مدرک فاعل کا انومان کر سکتے ہیں کیونکہ کوئی باقاعدہ کام بغیر چیتن کرتا کے ہو نہیں سکتا۔ چونکہ یہ جگت تبدیلی پذیر ہونے سے فعل اور باقاعدہ ہے۔ اسواسطے اِس کا کارن چیتن ایشور ضرور ہے۔

ج۔ मुक्तबद्धयोरन्यतराभावान्न तत्सिद्धिः ॥ ९३ ॥

ارتھ۔ سنسار میں کوئی چیتن مُکتی اور قید سے علیحدہ نہیں۔ اگر تم ایشور کو بدھ

یعنی قیدی تسلیم کرو۔ تو وہ دنیا کے پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اگر مُکت مانو تو خواہش نہ ہونے سے دنیا پیدا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنسار میں جس قدر باقاعدہ پیدائش ہے وہ فاعل کی خواہش سے ہوتی ہے۔ اُس کے واسطے اور دلیل دیتے ہیں۔

उभयथाप्यसत्करत्वम् ॥ ९४ ॥

ارتھ۔ متذکرہ بالا مُکت اور بدھ دونوں قسم کے چیتن سے دنیا کی پیدائش ثابت نہ ہوگی۔ اس واسطے مانسک پرتیکش جو کہ یوگیوں کو ہوتا ہے۔ تسلیم کرنا چاہئے اِیشور سمادھی کی حالت میں سُکھ سروپ ہو کر یوگی کے من میں پرتیت ہوتا ہے کیونکہ سِمتر من کے سوائے اِیشور کو بتلانے والا کوئی بھی ثبوت نہیں اِیشور کو مُکت اور بدھ دونوں قسم کا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ مُکت کے معنی چھوٹے ہوئے یعنی آزاد کے ہیں۔ چھوٹنا وہ ہے۔ جو پہلے قید ہو اور قیدی وہ کہلاتا ہے۔ جو پہلے آزاد ہو لیس آزادی اور قید ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اِیشور نہ تو قیدی تھا جو مُکت ہوتا۔ اِیشور خواہش سے جگت کو نہیں رچتا بلکہ جگت کا رچنا اُس کا سوبھاؤ یعنی ذاتی صفت ہے۔

س۔ چونکہ سوبھاؤ ایک چیز میں دو مخالف قسم کا ہو نہیں سکتا اگر رچنا اِیشور کا سوبھاؤ یعنی ذاتی خاصہ مانا جاوے۔ تو وِناش کرنا کس کا خاصہ مانا جائے گا۔

ج۔ یہ اعتراض اچیتن یعنی غیر مدرک چیزوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جہاں پرتین یعنی حرکت دنیا جیو میں پاتے ہیں۔ وہاں روکنا بھی جیو میں دیکھتے ہیں۔

س۔ جیو تو ہر ایک کام کو خواہش سے کرتا ہے۔ جب اس کی خواہش ہوتی ہے تب چلاتا اور جب خواہش ہوتی ہے۔ تب روکتا ہے۔ اِیشور بلا خواہش ایسا کس طرح کر سکتا ہے۔

ج۔ جس طرح جیو کو آنکھ کھولنے اور بند کرنے کی خواہش نہیں ہوتی لیکن آنکھ برابر کھلتی اور بند ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح پرماتما جگت کو رچنے اور وِناش کرنے ہیں

س۔ جب تمہارے اِیشور میں مانسک پرتیکش کے سوا کوئی دوسرا پرمان نہیں۔ اور مانسک پرتیکش سوائے یوگیوں کے اور دوسرے کو ہو نہیں سکتا۔ اس لئے سب لوگ ناستک ہو گئے۔ ان کے خیال میں اِیشور کی سِدّھی کس طرح ہو سکتی ہے۔

ج - मुक्तात्मनः प्रशंसोपासासिद्धस्य वा ॥ ९५ ॥

ارتھ - چونکہ آتما کی تعریف اوپاسنا کی سدھی سے تسلیم کی جاتی ہے - وہ ایشور کے ہونے میں پرمان ہے - کیونکہ جین لوگ جو ایشور کو نہیں مانتے - اگر ان سے پوچھا دیو کہ تمہارے آدی ناتھ کس کی اوپاسنا سے مکت ہوئے اگر کہیں بلا اوپاسنا مکت ہو گئے تو اب جو جینی وغیرہ ایشور کے نہ ماننے والے اوپاسنا کرتے ہیں - وہ فضول ہو گی - اگر کسی کی اوپاسنا سے سدھی ہوئی - تو وہ سوائے ایشور کے کوئی دوسرا ہو نہیں سکتا -

तत्सन्निधानादधिष्ठातृत्वं मणिवत् ॥ ९६ ॥

ارتھ - مادہ حرکت سے مبرا ہے - اس کو حرکت پرمیشور کے سبب نصیب ہوتی ہے - جس طرح ایک سفید نگینہ کو سُرخ ڈانک کی نزدیکی سے سُرخی حاصل ہوتی ہے اسی طرح مادہ میں حرکت ہے چونکہ پرماتما کو خواہش نہیں - اس واسطے وہ کرتا نہیں کہلاتے - چونکہ سوائے پرماتما کی مدد کے پرکرتی کچھ بھی نہیں کر سکتی - جس طرح جیو ہاتھ کے بغیر کسی چیز کو اُٹھا نہیں سکتا - اور نہ ہاتھ ہی جیو کی امداد کے بغیر کسی چیز کو اُٹھا سکتا ہے - بس اُٹھانا جیو کی مدد سے ہاتھ کا کام ہے - اسی طرح جگت پرماتما کی مدد سے پرکرتی سے پیدا ہوتا ہے -

س - کیا پرماتما کے سنکلپ یعنے خواہش سے پرکرتی جگت روپ نہیں ہوتی ہے -

ج - نہیں - بلکہ جس طرح آتشی شیشے کے سبب سے کپڑے میں آگ لگ جاتی ہے - اسی طرح پرماتما کی نزدیکی سے پرکرتی میں حرکت پیدا ہو کر سارا جگت بن جاتا ہے -

س - شرتی میں تو یہ بتلایا گیا ہے - کہ برہم نے خواہش کی میں بہت ہو جاؤں -

ج - یہ شرتی صرف ویدانوکول جگت کی پیدائش بتلاتی ہے -

س - سب کاریہ پرکرتی اور پرماتما کے سنسرگ سے ہی بنتے ہیں -

ج - विशेषकार्येष्वपि जीवानाम् ॥ ९७ ॥

ارتھ - جگت کے جو بڑے بڑے عام کام ہیں وہ تو پرکرتی اور پرماتما کے سنسرگ سے پیدا ہوتے ہیں - اور جو خاص کام ہیں - وہ جیووں کی خواہش کے موافق محنت سے ہوتے ہیں -

س - اگر ایشور صرف مانک پرتیکش سے جانا جاتا ہے - اور کوئی پرمان اس میں نہیں

ہو سکتا۔ تو وید وغیرہ کا ہونا فضول ہے۔ کیونکہ جس چیتن کے جاننے سے مُکتی ہوگی۔ وہ وید کے بغیر ہی جانا جائے گا۔ پھر وید کس کام آئیگا۔

ج۔ सिद्धरूपबोद्धृत्वाद्वाक्यार्थोपदेशः ॥९८॥

ارتھ۔ مانسک پرتیکش یا انومان سے ایشور کی ہستی کا گیان تو ہو جائیگا لیکن اس کی صفات کی اصلی ماہیت کا علم نہ ہوگا۔ جیسے بیٹے کو دیکھ کر باپ کے ہونے کا انومان تو ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی صورت شکل اور چال چلن کے جاننے کی پھر بھی ضرورت رہتی ہے۔ اور عمر کے واسطے تو ضرور ہی شبد پرمان کی ضرورت رہتی ہے۔ اسواسطے ایشور کے مانسک پرتیکش ہونے پر بھی اس کی ٹھیک ماہیت جاننے کیواسطے ویدوں کی ضرورت ہے۔

س۔ خواہش اور نفرت کا منبع کون ہے؟

ج۔ یہ سب انتہ کرن یعنی من اور اہنکار کے دھرم ہیں۔

س۔ من کو تو آپ جڑ مانتے ہیں۔ وہ خواہش اور نفرت کا منبع کس طرح ہو سکتا ہے۔

ج۔ ॥९९॥

अन्तःकरणस्य तदुज्ज्वलितत्वाल्लोहवदधिष्ठातृत्वम् ॥९९॥

ارتھ۔ جس طرح سنگ مقناطیس کے سبب سے لوہے میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح چیتن جیوآتما کے نزدیک ہونے سے من میں بھی ورک کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اب اس مصنوعی ورک سے من خواہش اور نفرت کا منبع ہو جاتا ہے۔ جس طرح لوہا اگنی میں سُرخ ہو جاتا ہے۔ اس اگنی کے سبب چیزوں کو جلانے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح من بھی جیو کے تعلق سے خواہش اور نفرت کے پیدا کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ اب پرتیکش پرمان کے متعلق تحقیقات کو ختم کر کے انومان کی تحقیقات کرتے ہیں۔

س۔ انومان کسے کہتے ہیں۔

ج۔ प्रतिबन्धदृशः प्रतिबद्धज्ञानमनुमानम् ॥१००॥

ارتھ۔ ویاپتی یعنی کاریہ کارن کے تعلق کو دیکھ کر ایک سے دوسرے کا گیان حاصل کرنا انومان کہلاتا ہے۔ جو چیزیں حواس خمسہ سے جاننے کے قابل ہیں

لیکن وہ بسبب دُوری یا کسی پردہ وغیرہ کے معلوم نہیں ہوتیں۔ صرف ان کے متعلق کوئی جزو جس کا اس کل کے ساتھ یقینی تعلق ہے۔ نظر آتا ہے تو اس جزو کو دیکھ کر تعلق کے علم سے کل کو جان لینا انومان کہلاتا ہے۔ مثلاً چولھے میں دیکھ کر دھوئیں اور آگ کا تعلق معلوم ہو چکا ہے۔ اب کہیں دور دھواں نظر آتا ہے۔ لیکن آگ نظر نہیں آتی۔ اس دھوئیں سے آگ کا جان لینا انومان کہلاتا ہے۔ لیکن جب تک ٹھیک تعلق کا گیان پرتیکش سے نہ ہوے۔ تب تک انومان کسی حالت میں نہیں ہوسکتا۔ انومان کے اقسام بعد میں بیان کرینگے اب شبد کا لکشن کرتے ہیں۔

आप्तोपदेशश्शब्दः ॥ १०१ ॥

ارتھ۔ یہ سوتر سب شاستروں میں ایک سا ہے۔ آپت کہتے ہیں ادھرم کے موافق چلنے والے اور چیز کو اس کی صفات کی تحقیقات سے۔ تحقیق کر کے اس کی ماہیت کے موافق اُپدیش کرنے والے کو۔ پس جو راست گو دھرماتما چیز کی ماہیت کو ٹھیک طور پر جان کر اس کا اُپدیش کرتا ہے۔ وہ آپت کا اُپدیش کہلاتا ہے۔ لیکن اُپدیش کہتے ہیں جو اول دفعہ کہا جاوے۔ دوبارہ اسی بات کو کہنا پرچار کہلاتا ہے۔ اس واسطے سرشٹی کے آغاز سے جو اُپدیش ہوتا ہے۔ اگر وہ سب چیزوں کی ماہیت کے جاننے والے ایشور کی طرف سے ہے۔ تو آپت اُپدیش یعنی شبد پرمان کہلاتا ہے۔ چونکہ جگت کے شروع میں سب چیزوں کی ماہیت کے جاننے والے پرماتما کی طرف سے جو اُپدیش ویدوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ وہی شبد پرمان ہے۔

س۔ پرمانوں کے ماننے اور ان پر بحث کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

ج۔ उभयसिद्धिः प्रमाणात्तदुपदेशः ॥ १०२ ॥

ارتھ۔ جب انسان کو چیز کی ٹھیک ماہیت معلوم نہ ہو۔ اور معمولی علم ہو تو شکیہ علم کہلاتا ہے۔ اس کو سنشے کہتے ہیں۔ اب شک کے دور کرنے کے واسطے سوائے پرمان کے کوئی دوسرا علاج نہیں۔ اور جب تک کسی چیز کے متعلق شکیہ علم ہو۔ اس کے حاصل کرنے یا تیاگنے کی کوشش نہیں ہوسکتی۔ پرمان سے سچ

جھوٹ اور دُکھ سُکھ کے اسباب کو جان کر سُکھ کے اسباب کے حاصل کرنے اور دُکھ کے اسباب کے چھوڑنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔ اسواسطے ہر ایک انسان کو اپنا مدعا حاصل کرنے کے واسطے سب سے پہلے پرمان کی ضرورت ہے۔ یہ سمجھکر پرمان ہی کا اُپدیش ہر ایک رشی نے کیا ہے۔

س - انومان کتنی قسم کا ہے؟

ج - تین قسم کا۔ सामान्यतो दृष्टादुभयसिद्धिः ॥१०३॥

ارتھ - انومان تین قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) پُوروَوت - جیسے پہلے چولھے میں آگ کو دیکھا تھا۔ جس سے دُہواں نکلتا تھا۔ اب دور دھوئیں کو دیکھ کر یہ انومان کرتے ہیں۔ کہ وہاں پر آگ ہے۔ کیونکہ دھواں نکلتا ہے۔ اور جہاں ہوتا ہے۔ وہاں آگ ضرور ہوتی ہے۔ یہاں پر کاریہ سے کارن کا انومان ہوتا ہے۔ (دوسرے) شیش وت جس کاریہ کا پرتیکش نہیں۔ بلکہ کارن سے انومان ہوتا ہے۔ جیسے بادل اور بجلی کو دیکھ کر بارش ہونے کا انومان کیا جاتا ہے۔ (تیسرے) (سامانیہ تو درشٹ) جیسے ایک گائے کو دودھ دیتے دیکھا ہے۔ اس سے دوسری گایوں کے دودھ دینے کا انومان کرنا یا ایک درخت کے ایک پھل کو میٹھا پاکر باقی کو میٹھا جاننا یہ سب سامانیہ تو درشٹ انومان کہلاتا ہے۔ یا ایک دو آدمی کو سینگ والا نہ دیکھکر یہ سمجھ لینا کہ کسی آدمی کے بھی سینگ نہیں تیسرے انومان کی مثال ہے۔

س - تین قسم کے انومان ایک انومان کے اندر آسکتے ہیں یا نہیں۔

ج - تین قسم کے انومان سامانیہ تو درشٹ میں آجاتے ہیں۔

س - پرمانوں سے کس چیز کا گیان حاصل کرنا چاہئے۔

ج - دُکھ سُکھ کے اسباب کا یا بھوگتا یا بھوگ کا۔

س بھوگ کسے کہتے ہیں۔

चिदवसानो भोगः ॥१०४॥

ارتھ - جس میں چیتنا یعنی درک کا ابھاؤ ہے۔ اسے بھوگ کہتے ہیں۔ اس جگہ پر مہاتما کپل جی پرکرتی پُرش میں بھوکتا اور بھوگ کا فرق بتلاتے ہیں کپل جی کہتے ہیں۔ کہ جو چیتن نہیں وہ بھوگ ہے۔ اور چیتن یعنی مدرک ہے۔

وہ بھوگتا ہے۔ یعنے پرکرتی بھوگ اور جیو آتما بھوگتا ہے۔ اور اس سوتر نے ان لوگوں کے سدہانت کا کہ جو کہتے ہیں۔

جीवो जीवस्य भोजनम् ॥ (یعنی جیو ہی جیو کی خوراک ہے)

رد کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اناج کو جو بھوگ کہلاتا ہے۔ جیو سے خالی ثابت کر دیا ہے

س۔ بھوگتا اور بھوگ کا فرق کسطرح معلوم ہو۔

ج۔ بھوگ پرنامی یعنی حالت بدلنے والا ہوتا ہے اور بھوگتا اپنی ذات میں ایک رس ہوتا ہے۔

س۔ کیا اندری اور من بھوگتا نہیں۔

ج۔ نہیں یہ تو بھوگ کے سادھن یعنی اسباب ہیں۔

س۔ کرم تو من اور اندری کرتے ہیں۔ اسکا پھل جیو آتما کسطرح بھوگ سکتا ہے

ج۔ अकर्तुरपि फलोपभोगोऽन्नाद्यवत् ॥१०५॥

ارتھ۔ جس طرح کسان لوگ اناج کو پیدا کرتے ہیں۔ اور رسوئیا اس سے کھانا تیار کرتا ہے۔ اور راجہ اس کو کھاتا ہے۔ اسی طرح اندری اور من جو کہ جیو آتما کے غلام ہیں۔ دنیاوی کرموں کو کرتے ہیں۔ ان کے سبب سے جیو آتما دکھ سکھ کو بھوگتا ہے۔ یا فوج کی فتح اور شکست سے راجہ کو دکھ یا سکھ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھ لینا چاہیئے۔

س۔ پہلے تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ دوسرے کے لئے کرموں کا پھل دوسرے کو نہیں ہو سکتا اب اس کے خلاف کس طرح مانا جا سکتا ہے۔

ج۔ کرتا آزاد ہوتا ہے۔ آزاد کے کئے کرموں کا پھل دوسرے آزاد کو نہیں مل سکتا۔ لیکن یہ اندری اور من آزاد نہیں۔ یہ تو جیو آتما کے کام کرنے کے واسطے غلام ہیں۔ ان کے کام کا پھل جیو آتما کو ملتا ہے۔

س۔ چیتن یعنی مدرک جیو آتما کو دکھ وغیرہ کی خرابی کس طرح ہو سکتی ہے۔

ج۔ अविवेकाद्वा तत्सिद्धेः कर्तुः फलावगमः ॥१०६॥

ارتھ۔ کرتا کو پھل اودیکیا یعنی تمیز کے نہ ہونے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ محدود گیان والے جیو آتما کو ہر ایک چیز کی ٹھیک ٹھیک ماہیت کا علم نہیں رہتا۔ جب

تک کہ اسے علم کل کے اُپدیش سے مدد نہ ملے۔ اسواسطے وہ تمیز کے نہ ہونے سے جسمانی خرابیوں کو اپنے میں تسلیم کرتا ہے۔ جس سے اس کو دُکھ سُکھ معلوم ہوتا ہے جس طرح دنیا میں لوگ دولت کو اپنی مان کر اُس کے تباہ ہو جانے سے بہت دُکھ مانتے ہیں۔ ایسے ہی تمیز کے نہ ہونے سے جسمانی خرابیوں کو اپنے میں تسلیم کرتے ہیں۔

س۔ جب جیو کو گیان ہوتا ہے۔ تب اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔

ج۔

नोभयं च तत्त्वाख्याने ॥१०७॥

ارتھ۔ جب جیو چیزوں کی اصلی ماہیت کو پرمانوں کے ذریعہ سے جان لیتا ہے تب اُس کو دُکھ سُکھ دونوں ہی نہیں رہتے۔ کیونکہ جس وقت ہمیں یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ ہم جسم نہیں۔ اور نہ یہ جسم ہمارا ہے۔ بلکہ پرکرتی یعنے مادہ کا بنا ہوا ہے تو اس کے رنج و راحت کا ہمیں قسم بھی اثر نہیں ہوتا۔

س۔ پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے پرکرتی کا علم نہیں ہوتا۔ اسواسطے پرکرتی کی ہستی ثابت نہیں ہوتی۔

ج۔

विषयोऽविषयोऽप्यतिदूरादेर्हानोपादानाभ्यामिन्द्रियस्य ॥१०८॥

ارتھ۔ اندری یعنے حواس سے محسوس ہونے کے لائق چیزیں بھی زیادہ دوری وغیرہ کے سبب سے محسوس ہونے کے لائق نہیں رہتیں۔ اسواسطے کسی حواس سے محسوس نہ ہونے سے کسی چیز کی ہستی سے انکار کرنا ٹھیک نہیں۔ مثلاً ابھی ایک آدمی ہمارے سامنے تھا اور جو بیرسوں سے محسوس ہوتا تھا۔ لیکن وہ دور چلا گیا اب جو بیرسوں سے محسوس نہیں ہوتا۔ کیا اب اس کی ہستی سے منکر ہونا واجب ہے۔

س۔ کتنے سبب ہیں۔ جن سے پرتیکش گیان نہیں ہوتا۔

ج۔ اول۔ چیز کے دور ہونے سے۔ جیسے امریکہ کے شہر ہندوستانیوں کو پرتیکش نہیں معلوم ہوتے (دوم) بہت نزدیک ہونے سے جس طرح آنکھ میں لگا ہوا سُرمہ معلوم نہیں ہوتا۔ سوم اندری یعنے حواس میں خرابی آجانے سے جس طرح اندھا روپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ بہرہ آواز کو نہیں سُن سکتا (چہارم) من کے قائم نہ ہونے سے

یا کسی دوسرے کام میں لگے ہونے سے (پانچویں) بہت باریک ہونے سے (چھٹے) درمیان میں کوئی پردہ ہونے سے اسی طرح اور بھی کئی اسباب ہیں۔ کہ جن کے سبب سے حواس سے محسوس ہونے لایق چیز محسوس نہیں ہوسکتی۔ اسواسطے جو چیز محسوس نہ ہو۔ اس کی ہستی سے انکار واجب نہیں۔

س۔ یہ پرکرتی کس سبب سے محسوس نہیں ہوتی۔

ج۔ सौक्ष्म्यात्तदनुपलब्धिः ॥१०९॥

ارتھ۔ پرکرتی کے سوکشم یعنے لطیف ہونے سے اس کا علم بذریعہ حواس نہیں ہوتا۔ یہاں لطیف کے معنے بہت چھوٹا ٹکڑا نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ پرکرتی ہر جگہ موجود

س۔ پرکرتی کے محسوس نہ ہونے سے یہ کیوں تسلیم کیا جاوے۔ کہ وہ بہت لطیف ہونے سے محسوس نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی نفی ہی تسلیم کرنی چاہیئے۔ ورنہ خرگوش کے سینگ بھی لطیف ہونے سے غیر محسوس مثبت تسلیم کرنے پڑیں گے۔

ج۔ कार्यदर्शनात्तदुपलब्धेः ॥ ११० ॥

ارتھ۔ سنسار میں پرکرتی سے بنی ہوئی چیزوں کے دیکھنے سے ان کے کارن پرکرتی کا انومان ہوتا ہے۔ اور ان کاریہ پدارتھوں کے بگڑ کر لطیف ہوجانے سے ان کے کارن کے لطیف ہونے کا انومان ہوتا ہے۔

वादिविप्रतिपत्तेस्तदसिद्धिरिति चेत् ॥१११॥

ارتھ۔ اگر اس خیال سے کہ سنسار کے کارن میں دنیا کی بحث کرنے والوں میں اختلاف ہے۔ کوئی برہم کو جگت کا کارن مانتا ہے۔ کوئی پرمانو کو کارن لکھتا ہے۔ کوئی جگت کو پیدا شدہ ہی نہیں مانتا۔ اس واسطے پرکرتی کا انومان کرنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اول تو جگت پیدا شدہ ثابت کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد اسبات کی تحقیقات ہونی چاہیئے کہ برہم جگت کا کارن ہے۔ یا پرکرتی۔ جب تک ان ساری باتوں کا تحقیقات سے فیصلہ نہ ہوجاوے۔ تب تک پرکرتی کو اپیتدہ سمجھنا چاہیئے۔ یہ پورو پکشی کا سوال ٹھیک ہے۔

तथाऽप्येकतरदृष्ट्यैकतरसिद्धेर्नापलापः ॥११२॥

ارتھ۔ جب ایک کاریہ کو دیکھکر کارن کا انومان ہوتا ہے۔ اور کارن کو دیکھ کر کاریہ

کا انومان کیا جاتا ہے۔ تو جو پدارتھ پرنامی یعنے حالت بدلتا رہتا ہے۔ وہ کاریہ کہلاتا ہے۔ جگت کی حالت تبدیل ہوتی دیکھ کر کون اس کو پیدا شدہ نہیں کہے گا۔ دوسرے جگت شبد کا ارتھ بھی پیدا اور ناش ہونے والا ہے۔ جب جگت کا ریہ ثابت ہوگیا۔ تو ضرور کوئی کارن ماننا پڑیگا۔

پرانو اور پرکرتی ایک ہی چیز ہے۔ صرف بحث یہ ہے۔ کہ برہم کو کیوں کارن نہ مانیں۔ اس کا جواب پہلے دیا جاچکا ہے۔ کہ برہم پرنامی نہیں۔ اور اپادان کارن کے پرنام سے کاریہ پیدا ہوتا ہے۔

त्रिविधविरोधापत्तेश्च ॥११३॥

دنیا میں جس قدر کاریہ ہیں۔ وہ تین قسم پر منقسم ہو جاتے ہیں۔ ایک گذرے ہوئے دوسرے حال کے۔ تیسرے آنے والے۔ اگر کاریہ کی ہستی تسلیم نہ کرو۔ تو یہ تین قسم کا ویوہار کہ گھڑا ٹوٹ گیا۔ یا موجود ہے۔ یا پیدا ہوگا۔ کس طرح پر ہو سکتا ہے اور برہم کو کارن ماننے سے دکھ سکھ کا ہونا ٹھیک نہیں ہوگا۔ کیونکہ برہم آنند سروپ ہے۔ اس کا کاریہ بھی آنند روپ ہوگا۔ اس کو اگلے سوتر میں اور بھی مضبوط کرتے ہیں۔

नासदुत्पादो नृशृङ्गवत् ॥११४॥

ارتھ۔ نفی کسی جزو کی علت نہیں ہو سکتی۔ چونکہ انسان کے سینگ نہیں۔ اس واسطے اس کا کوئی کاریہ نظر نہیں آتا۔ اگر انسان کے سینگ کا کوئی کاریہ دیکھ پڑتا تو کہہ سکتے تھے۔ کہ نفی سے ہستی پیدا ہو سکتی ہے۔

उपादाननियमात् ॥११५॥

ارتھ۔ دنیا میں ہر ایک چیز کی علت مادی مقرر ہے۔ جیسے مٹی گھڑے کی علت مادی ہے۔ اور سوت کپڑے کا علت مادی ہے۔ اب مٹی سے گھڑا بن سکتا ہے کپڑا نہیں بن سکتا۔ اور سوت سے کپڑا بن سکتا ہے۔ گھڑا نہیں بن سکتا۔ پانی سے برف بن سکتی ہے۔ روغن زردہ سے نہیں بن سکتی۔ اسی طرح ہر ایک کاریہ کے واسطے علت مادی مقرر ہے۔ کوئی کاریہ یعنے معلول ایسا نہیں۔ جس کی علت مقررہ نہ ہو۔

س۔ کیا است سے ست پیدا نہیں ہوتا۔

ج۔ सर्वत्र सर्वदा सर्वसम्भवात् ॥११६॥

ارتھ - یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ نفی سے مثبت پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے مسائل کا ثبوت کوئی بھی نہیں اور نہ کوئی مثال ہی ملتی ہے کہ کہیں نفی سے مثبت پیدا ہوا ہو۔ اسواسطے یہی ماننا پڑے گا کہ ہستی سے ہستی پیدا ہوتی ہے۔

س - اگر کاریہ موجود مانا جاوے تو اس کی پیدائش نہیں مان سکتے۔

ج - शक्तस्य शक्य करणात् ॥११७॥

ارتھ - جو کارن کاریہ بننے کی شکتی والا ہوتا ہے۔ وہ اُپادان کارن کہلاتا ہے کیونکہ جس کارن میں جو کاریہ بننے کی شکتی موجود نہیں اُس سے وہ کاریہ کبھی بھی بن نہیں سکتا۔ جیسا کہ سیاہی سے سفید رنگ کبھی بن نہیں سکتا۔ اب اس سے تحقیق ہو گیا کہ جس طرح سیاہی سے سفیدی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح نفی سے مثبت کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے کاریہ کارن کا مقررہ نیم سمجھ کر کاریہ کو بھی مثبت ماننا چاہیئے۔ اس کے واسطے اور دلیل دیتے ہیں +

कारणभावाच्च ॥११८॥

ارتھ - پیدائش سے پہلے کاریہ کا کارن سے بھید نہیں ہے۔ کیونکہ کاریہ کارن میں ہمیشہ مخفی طور پر رہتا ہے۔ جیسے تلوں میں تیل رہتا ہے۔ اس پر معترض اعتراض کرتا ہے۔

न भावे भावयोगश्चेत् ॥११९॥

ارتھ - اگر کاریہ کو قدیم اور ہمیشہ رہنے والا مان لیا جاوے تو اس کی پیدائش نہیں ہو سکتی کیونکہ نتیہ اُسے کہتے ہیں جو تینوں کال میں رہے۔ اور جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ پیدائش سے پہلے نہیں رہتی اور ناش کے بعد بھی نہیں رہتی۔ گویا کاریہ کی موجودگی صرف موجودہ زمانہ میں رہتی ہے پیدائش سے پہلے اور ناش کے بعد بالکل نہیں رہتی اس واسطے جس کی پیدائش ہو اُسے نت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی کاریہ کو ستھان کر پھر اس کی پیدائش نہیں بتلا سکتے۔ اگلے سوتر میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں۔

ج - नाभिव्यक्तिनिबन्धनौ व्यवहाराव्यवहारौ ॥१२०॥

ارتھ - کاریہ کی پیدائش کا ذکر کرنا صرف اس کے ظہور ہونے کا نام ہے جس طرح

تلوں میں تیل ظاہر نہیں اس کے ظاہر کرنے کا نام پیدا کرنا ہے۔ظہور کا نام پیدائش ہے اور ظہور کا نہ ہونا عدم پیدائش کہا جاتا ہے۔نفی سے مثبت ہونا پیدائش نہیں اور ظہور کے معنے گیان نہیں بلکہ موجودہ حالت ہے کارن کا ویوہار بھی صرف کاریہ کی موجودہ حالت کا ہی لکشن ہے۔مہنتو کاریہ کا کارن کے ویوہار سے ظہور ہوتا ہے پیدائش کا مطلب ہے۔جس طرح پتھر میں تصویر موجود تھی۔اس کے ارد گرد کی خاک ہٹا کر کاریگر نے ظاہر کر دی۔یا تلوں میں تیل موجود تھا۔جو کولھو میں پیلنے سے ظاہر ہو گیا۔جیسے دھانوں میں چاول تھے کہ وہ کوٹنے سے ظاہر ہو گئے۔

س۔ تمہاری پیدائش سے پہلے موجود ہونے والے کاریہ کا ناش کیسے ہوگا۔

ج۔ नाश: कारणलय: ॥१२१॥

ارتھ۔ناش کے معنے گلان یعنی اصل میں شامل ہو جانا ہے۔کاریہ کی جو حالت ظہور سے پہلے تھی اسی کو پھر اختیار کر لینا ناش کہلاتا ہے۔اور جو ناش زمانہ مستقبل میں ہونے والا ہے اس کا نام پراگ بھاؤ نامی ناش ہے۔بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو چیزیں ناش ہو جاتی ہیں۔ان کی پھر پیدائش نہیں ہوتی۔لیکن یہ کہنا بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ ایسا ماننے سے پرتی ابھگیا یعنی یادداشت میں دوش ہوگا۔یعنی جس چیز کو دو سال پہلے دیکھا تھا۔اُس کو اُس وقت دیکھنے سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ وہی چیز ہے جس کو پہلے دیکھا تھا۔اِس جگہ یہ ہرج واقع ہوتا ہے۔کہ اُس چیز کا گیان جو ناش ہو گیا تھا۔اب پھر موقع پر پیدا ہو گیا۔اگر ناش شدہ پدارتھ کی دوبارہ پیدائش نہ ہو سکتی تو یہ گیان کبھی پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔اس واسطے یہ کہنا ٹھیک ہے کہ ناش ہو کر چیز پھر بھی پیدا ہو سکتی ہے۔اب یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔کہ اگر کارن میں مل جانا ہی ناش ہے تو ہر ایک چیز اپنے کارن میں مل جانی چاہئے۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کپڑا جل کر بجائے سوت ہو جانے کے جو اُس کا کارن ہے راکھ ہو جاتا ہے۔اُس کا جواب یہ ہے کہ کارن کا کاریہ میں مل جانا سمجھ دار آدمیوں کو نظر آتا ہے۔عام لوگ اس کو نہیں سمجھ سکتے۔جس طرح کپڑے کے سوت کو مٹی میں مل جانا دیکھا جاتا ہے۔اسی طرح کپاس کا مٹی سے پیدا ہونا بھی نظر آتا ہے۔وہ مٹی کپاس کا درخت پھول وغیرہ ہو کر روئی کی حالت میں مل جاتی ہے اور روئی سے پھر سوت میں مل جاتی ہے یک سنسار میں ہر چیز کا نام اور کچھ بدلتا ہوا روپ دور بینا سے والے کے دل

ہیں اُس کا علم موجود رہتا ہے تو کسی چیز کا بھی ناش کہنا ٹھیک نہیں۔ مہاتما پتنجلی جی کا بھی یہی سدھانت ہے کہ چیزوں کی ہستی وصورت قدیم ہے وہ ناش ہونے کے بعد بھی بنانے والے کے گیان میں موجود رہتی ہے۔

س۔ کیا چیز کی پیدائش سے پہلے اُس کی صورت وغیرہ تھی یا نہیں اگر تھی تو کارن کی حرکت سے کیا پیدا ہوئی۔ کیونکہ اُس حالت میں تو ساری محنت فضول ہوگی۔ کیونکہ جس جسم کے بنانے کے واسطے اس قدر محنت کی گئی وہ جسم پہلے بھی موجود تھا۔ اگر کچھ صورت وغیرہ نہ تھی تو یہ سدھانت کھنڈن ہو جائے گا کہ جو کچھ تھا وہی پیدا ہوتا ہے۔ اور جو نہیں تھا وہ پیدا نہیں ہو سکتا تو صورت کا پیدائش سے پہلے نفی ماننا ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

ج۔ ہر ایک جسم وصورت پیدائش سے پہلے موجود ہوتا ہے۔ اس کے بننے کی طاقت تو اُپادان کارن میں رہتی ہے۔ اور بنانے کا گیان کرتا کے من میں رہتا ہے۔ صرف کارن کی محنت سے ان دونوں کا سنیوگ ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک گاڑی کے سارے ٹکڑے الگ الگ پڑے ہوں تو اصل میں گاڑی کی شکل تو بنانے والے کے خیال میں موجود ہے اور گاڑی کے اجزاء بھی موجود ہیں۔ صرف کرنے والے کی محنت سے دونوں کارنوں کا سنیوگ ہو کر اس کا ظہور ہوگا۔

س۔ اگر اس طرح کارن کے بنانے سے پہلے کاریہ کی ہستی اور اُس کی شکل کو تسلیم کر لیا جاوے تو اُس میں تسلسل لازم آئے گا۔ کیونکہ گھٹ کو دیکھ کر کمہار کو گھٹ کا گیان ہوگا اور کمہار کے گیان سے گھٹ بنے گا۔

ج۔ पारम्पर्यतोऽन्वेषणा बीजाङ्कुरवत् ॥१२२॥

ارتھ۔ جس طرح بیج اور درخت سلسلہ سے پرم پرا مانی جاتی ہے۔ اسی طرح شکلوں کے واسطے ماننا پڑیگا۔ کیونکہ جس بیج سے جو درخت پیدا ہوا۔ وہ بیج اُس درخت کا کارن کہلاتا ہے اور جس درخت سے جو بیج پیدا ہوئے ہیں وہ اُن کا کارن کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کے کارن میں پرم پرا یعنی سلسلہ ہے جو گھڑا کمہار نے دیکھا تھا وہ گھڑا کمہار کے اس گیان کا سبب اور جو گھڑا کمہار نے پیدا کیا کمہار کے گیان اس کا سبب ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بیج اور درخت میں یہ اغراض

پیدا ہوتا ہے کہ پہلے دونوں میں سے کون تھا۔ اسمیں یہ اعتراض ہوگا کہ گھمار کو گھڑے کا گیان اور گھڑا ایک وقت میں کسطرح پیدا ہو گئے اسواسطے یوگ بھاشیہ میں بیاس جی نے کاریہ یعنے معلول کو ذات سے قدیم اور حالت سے ناش والا مانا ہے۔

س۔ کیا انوستھا دوش کے ہونے پر بھی سدھانت ٹھیک ہو سکتا ہے۔

ج۔

उत्पत्तिवद्वाऽदोषः ॥१२३॥

ارتھ۔ جس طرح پر گھڑے کی پیدائش کو دیکھ کر یہ مانا جاتا ہے کہ گھڑا پیدا ہوا مانتے ہیں اور یہ سوال نہیں کرتے کہ وہ پیدائش کس سبب سے پیدا ہوئی۔ اسی طرح شکل کی پیدائش کا سوال کرنا فضول ہے۔ صرف شکل کو ہی ماننا چاہئے کیونکہ کاریہ کو ست ماننے والوں اور است ماننے والوں میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ است کاریہ کے ماننے والے کاریہ کی پہلی حالت کو پراگ بھاؤ اور کاریہ کے کارن میں مل جانے کو دھونس کہتے ہیں اور کاریہ کی ان دونوں حالتوں کو نفی مانتے ہیں اور ست کاریہ کے ماننے والے کاریہ کی دونوں حالتوں کو اناگت یعنی آنے والی اور اتیت یعنی گذری ہوئی کہتے ہیں۔ اور ان حالتوں میں کاریہ کی ہستی مانتے ہیں۔ اسواسطے کاریہ سے کارن کا انومان کرلینا چاہئے۔

س۔ کاریہ کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ हेतुमदनित्यमव्यापि सक्रियमनेकमाश्रितं लिङ्गम् ॥१२४॥

ارتھ۔ جس کی ہستی دوسرے کے اختیار میں ہو۔ جس کو منطق میں ممکن الوجود کہتے ہیں۔ متغیر جو ہمیشہ ایک سا رہنے والا نہ ہو۔ محدود جگہ میں رہنے والا یعنے مدھیم پرمان والا۔ فاعل کی محنت کی خواہش والا اور جس کے الگ الگ حصے نظر آئیں اور اسباب پیدائش کے سہارے رہنے والا کاریہ یعنی معلول کہلاتا ہے۔ متذکرہ بالا نشان سے معلول کی شناخت ہوتی ہے۔

س۔ یہ نشانات جو معلول یعنی کاریہ کے بتلائے ہیں وہی پردھان کے مانے گئے ہیں

ج۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ اول تو اس سوتر یا اس سے پہلے سوتریں پردھان کا نام ہی نہیں دوسرے سانکھیہ شاستر میں پردھان شبد اصطلاحی نہیں مانا ہے۔ اس واسطے اس کو پُرش کا مراوف نہیں کہہ سکتے بلکہ پرکرتی کا مرادف ہے۔ اگر آپ کے

سب منشا یہ پُرش کے نشان مان لئے جاویں تو بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ سانکھیہ شاستر میں سب کاریوں کی پیدائش پرکرتی سے مانی جاتی ہے اور پرکرتی اور پُرش کا فرق بھی مسلمہ ہے اور ایک دوسرے کے سہارے بھی نہیں مانے گئے۔ اس طرح پرکرتی کے لکشنوں سے پُرش کا انومان نہیں ہوسکتا۔ صرف نشانات مذکورہ کاریہ کارن کا فرق بتلانے کے واسطے پرمان دیتے ہیں۔

आज्ञस्यादभेदतो वा गुणसामान्यादेस्तत्सिद्धिः प्रधानव्यपदेशाद्वा ॥ १२५ ॥

ارتھ۔ پرتیکش پرمان یعنی بدیہی طور پر دیکھنے سے یا کارن کے عموماً گُن کاریہ میں پائے جاتے ہیں یعنی علّت کی عام صفات معلول میں پائی جاتی ہیں۔ اور خاص صفات میں فرق رہتا ہے اس سے اور یہ کاریہ ہے یہ کارن ہے اس دنیاوی طریقہ سے بھی کاریہ کارن کا فرق معلوم ہو جاتا ہے۔

س۔ کون سے گُن مل جاتے ہیں۔

ج (तथा प्रधान शब्दात्) त्रिगुणचेतनत्वादि द्वयोः ॥ १२६ ॥

ارتھ۔ کاریہ اور کارن کے ان گنوں میں فرق ہوتا ہے۔ کاریہ پری نامی یعنی متغیر ہوتا ہے اور کارن متغیر نہیں ہوتا اور سُکھ اور دُکھ وغیرہ مختلف دھرم کاریہ روپ من میں تو نظر آتے ہیں اور کارن پرکرتی میں نہیں ہوتے۔ اب نیچ شِکھا چارج وغیرہ شبد سے جن کو گرہن کرنا چاہئے۔ اُن گنوں کی تشریح کرتے ہیں جیسے ستوگُن سے خوشی اور ہلکا ہونا دوسروں سے پریم اور تحمل و بُردباری صبر و استقلال وغیرہ سُکھ دینے والے گُن پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح رجوگُن سے شہرت کی خواہش حسد و بغض لوبھ موہ وغیرہ دُکھ دینے والے اور ظاہری طور کبھی کبھی تھوڑا سا دُکھ بتلانے والے کاریہ ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح تموگن سے سونا۔ آلس۔ یعنی سُستی غشی وغیرہ گیان کو ناش کرنے والے کاریہ گُن پیدا ہوتے ہیں۔

س۔ جب سُکھ وغیرہ کو ست۔ رج۔ تم وغیرہ کی صفات مانوگے تو یہ درویہ ہونگے۔ کیونکہ درویہ میں گُن ہوتے ہیں۔ گُن میں گُن نہیں ہوتے۔

ج۔ ست۔ رج۔ تم۔ وغیرہ گُن دھرم ادھرم وغیرہ گنوں کی طرح نہیں۔ بلکہ

ست - رج - تم وغیرہ شکل وجسم کے فرق سے اننت قسم کے ہیں۔
س - ہم ست - رج - تم کے فرق کو لامحدود نہیں مانتے۔
ج - اگر آپ ایسا نہ مانیں گے تو تین گنوں سے بے انتہا قسم کے کاریہ نہ بن سکیں گے۔ لیکن دُنیا میں بے انتہا قسم کے کاریہ نظر آتے ہیں۔
(سدھانت) ست - رج - تم کی ایک شکل ماننے سے ان میں بڑھنا گھٹنا وغیرہ تغیرات ہرگز نہیں ہو سکتے اور تینوں کے محدود ہونے سے ان کی ملی ہوئی حالت جس کو پرکرتی کہتے ہیں وہ بھی محدود ہوگی اور اس محدود پرکرتی سے لامحدود پیدائش نہیں بن سکیگا +

प्रीत्यप्रीतिविषादाद्यैर्गुणानामन्योन्यं वैधर्म्यम् ॥१२८॥

س - مٹی کے کاریہ اور مٹی میں کیا فرق ہے۔
ج - گھٹ روپ کاریہ اور مٹی میں صرف روپ کا ہی فرق ہے ورنہ باقی گن برابر ہیں۔
س - گنوں کا آپس میں کس بات میں اتفاق اور کس میں اختلاف ہے۔
ج - **लघ्वादि धर्मैः साधर्म्यं वैधर्म्यं च गुणानाम्॥१२९॥**
ارتھ - ہلکا پن وغیرہ صفات ست میں موجود ہیں۔ اس واسطے جتنے ستوگن والے پدارتھ ہوں گے ان میں ہلکا پن ہوگا اور جتنے رجوگن والے پدارتھ ہونگے ان میں چنچل پن ہوگا اور جتنے تموگن والے پدارتھ ہیں ان میں وزن یعنی بھاری پن ہوگا۔ اس واسطے ہلکی چیزوں کے ساتھ ستوگن کا اتفاق ہے اور بھاری چیزوں سے اختلاف ہے۔ لیکن رج اور تم کا ہلکی چیزوں کے ساتھ اختلاف ہے اور چنچل چیزوں کے ساتھ رجوگن کا اتفاق اور ستوگن کا اختلاف ہے۔
س - اگرچہ مہتّو وغیرہ چیزیں موجود ہیں۔ لیکن اُن کی پیدائش اندریوں سے محسوس نہیں ہوتی۔ اس واسطے اُن کے کاریہ یعنی معلول ہونے میں کوئی بھی پرمان یعنی ثبوت نہیں نظر آتا اور جب تک کاریہ ہونے کے واسطے کوئی معقول ثبوت نہ مل جاوے تب تک کاریہ ماننا غلطی ہے +
ج - **अथान्तत्वात् कार्यत्वं महदादेर्घटादिवत् ॥१३०॥**

ارتھ - چونکہ پرکرتی اور پُرش ان دونوں چیزوں سے مہتتو وغیرہ علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں - اس واسطے اُن کو کاریہ یعنے معلول ہی ماننا چاہیئے - جس طرح گھڑا مٹی سے الگ ہے - اور اس میں مٹی کے گُن پائے جاتے ہیں - اس واسطے وہ مٹی کا کاریہ کہلاتا ہے - کیونکہ مٹی کہنے سے نہ تو گھڑے کا علم ہوتا ہے اور نہ گھڑا کہنے سے مٹی ہی کا گیان ہوتا ہے - اسی طرح پرکرتی اور پُرش کہنے سے نہ تو مہتتو وغیرہ کا گیان ہوتا ہے - اور نہ ہی مہتتو وغیرہ کہنے سے پرکرتی اور پُرش کا علم ہوتا ہے اس واسطے مہتتو وغیرہ کو پرکرتی اور پُرش سے علیحدہ کاریہ ماننا پڑتا ہے کارن کے معنی علّت اور واجب الوجود کے ہیں - اور کاریہ کے معنے معلول اور ممکن الوجود لینے چاہئیں -

س - اگر پرکرتی اور پُرش سے علیحدہ ہونے سے مہتتو وغیرہ کو کاریہ مانو گے تو مہتتو وغیرہ سے علیحدہ ہونے سے ہم پرکرتی کو ہی کاریہ کیوں نہ مانیں -

ج - چونکہ محدود چیز لامحدود کا کاریہ ہو سکتی ہے - لیکن لامحدود چیز محدود چیز کا کاریہ نہیں ہو سکتی یا بڑی چیز چھوٹی کا کارن ہو سکتی ہے - لیکن چھوٹی چیز بڑی کا کارن نہیں ہو سکتی - اس واسطے مہتتو وغیرہ جو کہ پری چھن یعنی محدود ہیں - وہ لامحدود پرکرتی کا کارن نہیں ہو سکتے -

س - مہتتو وغیرہ کو ہم کیوں کاریہ مانیں - ہم ان کو بھی پرکرتی اور پُرش کی طرح ازخود قدیم رہنے والے اور واجب الوجود ہستی مانیں گے -

ج - परिमाणात् ॥१३१॥

ارتھ - چونکہ پرکرتی اور پُرش میں تغیر نہیں اور مہتتو وغیرہ متغیر ہیں اور پریکٹش سے دیکھا گیا ہے - کہ پیدا شدہ چیزیں ہی متغیر ہوتی ہیں جبکہ پرکرتی اور پُرش میں پری نام یعنے تغیرات نہیں ہیں - اس واسطے وہ کاریہ نہیں ہیں - اور مہتتو وغیرہ میں تغیرات ہیں - اس واسطے وہ کاریہ ہیں -

س - تمہارے پاس کیا ثبوت ہیں کہ مہتتو وغیرہ میں تغیرات واقع ہوتے ہیں -

ج - समन्वयात् ॥१३२॥

ارتھ - من وغیرہ جس قدر انتہ کرن ہیں وہ سب اَن یعنے خوراک وغیرہ سے بنتے

ہیں۔ اگر خوراک اچھی ملی تو من شانتی سے کام کرتا ہے اگر بھوکے رہیں تو من کمزور ہو جاتا ہے۔ من کی ان طاقتوں کے بڑھنے گھٹنے سے اُس کے کاریہ یعنے پیدا شُدہ ہونے کا انومان ہوتا ہے۔ کیونکہ جس چیز کے ٹکڑے یعنے حصّے ہوتے ہیں وہ ساویو یعنے مرکب کہلاتی ہے وہ متغیّر ہے۔ اور جو متغیر ہے وہ پیدا شدہ ہے اس کا سیدھا نتیجہ یہ ہے کہ جس چیز میں گھٹنا بڑھنا وغیرہ وکار یعنے تبدیلی حالت ہو وہ کاریہ یعنے پیدا شدہ ہے۔ چونکہ مہتتو وغیرہ میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ اس واسطے وہ کاریہ ہیں۔ اس کے واسطے اور بھی دلیل دیتے ہیں۔

शक्तितश्चेति ॥१३३॥

ارتھ۔ چونکہ مہتتو یعنی من وغیرہ پُرش یعنے جیو آتما کے کام کرنے کے اوزار ہیں اسواسطے بھی مہتتو وغیرہ کاریہ ہیں یعنی معلول ہیں۔ کیونکہ ان کے بِنا انسان کوئی کام نہیں کرسکتا اور یہ جڑ ہونے کے سبب سے پُرش کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے جیسے آنکھ کی موجودگی میں جیو آتما دیکھتا ہے اور کان کی موجودگی میں سُنتا اور ناک کی موجودگی میں سُونگھنا وغیرہ کام کرتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی اندری یعنی حواس موجود نہ ہو تو جیو آتما اس کے کام کرنے میں مجبور ہے۔ مثلاً اندھا روپ کے دیکھنے میں مجبور ہے۔ لیکن آنکھ بھی بغیر جیو آتما کی مدد کے کوئی کام نہیں کرسکتی۔ اسواسطے یہ آنکھ وغیرہ جو روح کے کام کرنے کے اوزار ہیں کاریہ مانے جاتے ہیں۔ اس سوتر میں اتی شبد کے آنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک معلول کے ثابت کرنے کیواسطے اس قدر ثبوت ہوتے ہیں اس پر ایک اور دلیل دیتے ہیں۔

तद्धाने प्रकृतिः पुरुषो वा ॥१३४॥

ارتھ۔ اگر مہتتو وغیرہ کو کاریہ نہ مانوگے تو اُسے یا تو جڑھ مان کر پرکرتی ماننا پڑیگا یا چیتن کہہ کر پُرش ماننا پڑیگا۔ اگر مہتتو وغیرہ کو جڑھ مانوگے تو پرکرتی اگر چیتن مانوگے تو پُرش کہوگے۔

س۔ ہم پرکرتی پُرش دونوں سے علیحدہ ایک تیسری چیز تسلیم کرینگے تو کیا اعتراض آسکتا ہے۔

तयोरन्यत्वे तुच्छत्वम् ॥१३५॥

ارتھ - اس میں یہ اعتراض ہوگا - کہ پھر مہتتو وغیرہ تُچھ یعنی نفی ثابت ہونگے کیونکہ دُنیا میں جڑھ چیتن کے سوائے تیسری قسم کی چیز دکھلائی نہیں دیتی اور تمام جڑھ چیزیں ست - رج - تم کے اندر آجانے سے پرکرتی میں آجاتی ہیں - اور چیتن چیزیں پُرش میں داخل ہونگی - جب مہتتو وغیرہ جڑھ چیتن سے علیحدہ ہوئے تو نفی مطلق ہوں گے - اس واسطے اُن کو پرکرتی کا کاریہ ماننا چاہیئے - اگر کسی دوسرے کا کاریہ مانا جاوے گا - تو اُن کارنوں کو ثابت کرنا پڑیگا - اور اُن کو واجب الوجود ہونا لازمی ہوگا - اسی طرح پر مہتتو وغیرہ کو کاریہ ثابت کرکے اُن کے ذریعہ سے پرکرتی کا انومان کرتے ہیں -

कार्यात्कारणानुमाने तत्साहित्यात् ॥ १३६ ॥

ارتھ - کاریہ یعنے معلول سے کارن یعنے علّت کا انومان ہوتا ہے - کیونکہ جہاں کاریہ ہوگا - وہاں اُس کا کارن بھی ضرور ہی ہوگا - مثلاً جہاں گھڑا ہے وہاں مٹی ضرور ہے - اور مہتتو وغیرہ کاریہ بھی ان سے پیدا ہونے والے کاریوں کے کارن ہیں - جس طرح تیل کا اُپادان کارن تل روپ کاریہ ہے - اس کہنے کا مطلب یہ ہے - کہ مہتتو وغیرہ اپنے کاریوں کے کارن ہونے پر بھی پرکرتی کے کاریہ ہو سکتے ہیں - کارن ہونیکے واسطے یہ لازمی نہیں کہ وہ دوسرے کا کاریہ نہ ہو چونکہ اس کے متعلق بہت سی مثالیں دُنیا میں موجود ہیں - اس واسطے یہاں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں - اب پرکرتی کو مہتتو وغیرہ سے لطیف ہونے سے ان کا کارن ثابت کرتے ہیں -

अव्यक्तं त्रिगुणाल्लिङ्गात् ॥ १३७ ॥

ارتھ - مہتتو وغیرہ سے بھی مول کارن پرکرتی سوکشم یعنے لطیف ہے - کیونکہ مہتتو کے گن سُکھ وغیرہ کا پرتیکش یعنی اندریوں کے ذریعہ اظہار ہوتا ہے - لیکن لطیف ہونے سے پرکرتی کا کوئی گن حواسوں سے محسوس نہیں ہو سکتا -

س - جس کے گنوں کا پرتیکش نہ ہو اس کی ہستی میں کیا ثبوت ہے کیونکہ بہت لطیف کہہ کر اگر ہم کہہ دیں کہ ان کا پرتیکش نہیں ہوتا تو اس کی ہستی کے واسطے ثبوت ضرورت چاہیئے -

ج - तत्कार्यतस्तत्सिद्धेर्नापलापः ॥१३८॥

ارتھ - پرکرتی کے پرتیکش نہ ہونے سے اس کا ابھاؤ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے کاریوں سے اس کی ہستی کا انومان ہوتا ہے۔ اگر کہو ہم پرتیکش کے بغیر دوسرے انومانوں کو تسلیم نہیں کرتے تو بتاؤ تمہارے پرتیکش کا بھی پرتیکش ہوتا ہے تو انوستھا دوش ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرتیکش پرمان کے واسطے دوسرا پرتیکش اور دوسرے پرتیکش کے واسطے تیسرا پرتیکش ماننا پڑے گا۔ اگر کہو پرتیکش خود بخود اپنے گنوں سے ثابت ہے۔ تو جب تمہارا پرتیکش بلا پرتیکش کے ثابت ہے۔ تو پرکرتی کیوں نہ مانو گے۔

س - پرش کے ہونے میں کیا ثبوت ہے۔

ج - सामान्येन विवादाभावाद्धर्मवन्न साधनम् ॥१३९॥

ارتھ - جس چیز کی ہستی میں عام طور پر بحث نہیں اور سب تسلیم کرتے ہیں - اس کے ثابت کرنے میں ثبوتوں کی ضرورت نہیں - کیونکہ ثبوت شک کو دور کرنے کے واسطے ہوتے ہیں - اس واسطے جس کو عام لوگ تسلیم کرتے ہیں جس میں کسی کو بحث ہی نہیں اس کے واسطے ثبوتوں کی ضرورت نہیں لیکن پرکرتی میں بحث ہے - کیونکہ اس کو سب لوگ تسلیم نہیں کرتے اس واسطے اس کے ثابت کرنے کے واسطے ثبوتوں کی ضرورت ہے - جس طرح ہر ایک جیو کے مدرک ہونے سے مدرک ہستی کے ثابت کرنے کے واسطے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کیونکہ بغیر چیتن کے سنسار میں گیان کے کام ہو نہیں سکتے - بالکل اگیان اور اندھیرا ہو جاوے - یہاں تک کہ بدھ مذہب والے عام طور پر کرموں کا پھل بھوگنے والا چیتن جیو مانتے ہیں - اس واسطے کسی کو اسکی ہستی میں شک نہیں جیسے دھرم کو ناستک آستک سب لوگ مانتے ہیں -

س - دھرم کیا چیز ہے ؟

ج - جو چیز کی ہستی کو قائم رکھے یا چیز کی ہستی کے قائم رکھنے کے واسطے جسکو دھارن کیا جاوے - جیسے اگنی کا دھرم پرکاش اور گرمی ہے - ان کے بغیر کبھی اگنی قائم نہیں رہ سکتی - اسی طرح جیو کا دھرم گیان اور پریتن ہے - ایسی

کوئی چیز دنیا میں نہیں جس میں دھرم نہ ہو۔

س۔ اگر دھرم کے یہ معنے لئے جاویں تو چیز کا دھرم نشٹ ہو گا۔ لوک میں جو یہ سُنتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنا دھرم ناش کر لیا۔ اس کا کیا مطلب ہو گا۔

ج۔ یہاں ناش لفظ کے معنے چھپ جانا ہے۔ جس طرح اگنی پر راکھ ڈال دینے سے اس کے دھرم کا اظہار نہیں ہوتا۔ اور ظاہر نہ ہونے سے اس کا خوف جاتا رہتا ہے۔ مثلاً جس اگنی سے شریر وغیرہ خوفناک درندے ڈرتے تھے۔ جب وہ راکھ میں دب گئی۔ اس سے کوئی خوف نہیں کھاتا۔

س۔ پُرش کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ शरीरादिव्यतिरिक्तः पुमान् ॥१४०॥

ارتھ۔ شریر۔ اندری۔ من وغیرہ سے لے کر پرکرتی تک جن چوبیس چیزوں کا ذکر سوتر ۶۱ میں ہو چکا ہے۔ ان سے علیحدہ چیز پُرش ہے۔ یعنی پرکرتی اور اُن کے کاریوں سے علیحدہ اور جو کسی کا کاریہ نہیں وہ پُرش ہے۔

س۔ اس میں کیا دلیل ہے کہ اُن سے علیحدہ جو چیز ہے وہ پُرش ہے۔

ج۔ संहतपरार्थत्वात ॥१४१॥

ارتھ۔ جس قدر سیج وغیرہ اچیتن چیزیں ہیں۔ وہ دوسرے کے سُکھ کے واسطے ہوتی ہیں اپنے سُکھ کے واسطے نہیں اسی طرح پرکرتی وغیرہ جتنی چیزیں ہیں وہ سب بھی دوسرے کے واسطے ہیں۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جس قدر سنیوگ ہونے والی پرکرتی وغیرہ جڑھ پدارتھ ہیں۔ وہ سب دوسرے کے اُپکار کے واسطے ہیں۔ اور ان جڑھ پدارتھوں سے علیحدہ جو دوسرا ہے اُسی کا نام پُرش ہے۔ اور یہ پہلے کہہ آئے ہیں کہ سنیوگ والی چیزوں سے وہ علیحدہ ہے۔

س۔ پُرش کو بھی پرکرتی کا کاریہ کیوں نہ مان لیا جاوے۔

ج۔ त्रिगुणादिविपर्ययात् ॥१४२॥

ارتھ۔ تینوں گُن یعنی ست۔ رج۔ تم سے برعکس ہونے کے سبب پُرش پرکرتی کا بنا ہوا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ست کہتے ہیں پرکاش والے کو جس کا دھرم ہر چیز کو ہلکا کر کے اوپر کی طرف لے جاتا ہے۔ چونکہ پُرش اس کے خلاف ہے۔ اس واسطے

وہ ستوگُن سے پیدا نہیں ہوا۔ اور رج کا دھرم ہے پھیلانا۔ نیچے گرانا۔ اور برابر رکھنا۔ لیکن پُرش میں یہ بھی پائے نہیں جاتے اور تَم کا دھرم ہے ڈھانپنا اور بھاری بنانا پُرش میں یہ باتیں بھی پائی نہیں جاتیں۔ اور یہ لازمی ہے کہ علت کی صفات یعنے کارن کے گُن کاریہ میں موجود ہوں۔ جب پرکرتی کے تینوں گُن اور جڑھ پنا وغیرہ دھرم پُرش میں پائے نہیں جاتے۔ بلکہ جب وہ چاہے چل دے اور جب چاہے بیٹھ جاوے۔ غرضیکہ وہ اپنی ہر ایک حرکت کو جس ڈھنگ پر چاہے رکھ سکتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پُرش پرکرتی کا کاریہ نہیں ہے۔

س۔ اگر پُرش کو پرکرتی کا کاریہ مان کر چیتنیا کو بھی پرکرتی سے پیدا شدہ مانا جاوے تو کیا اعتراض ہوگا؟

ج۔ اس حالت میں چیتنیا پرکرتی کا گُن ہو جائیگی۔ جس سے موت اور نیند کا ہونا ناممکن ہو جائیگا۔ کیونکہ پرکرتی کا دھرم گیان مان لیا جاویگا تو گیان جہاں پرکرتی ہوگی وہیں رہے گا۔ اب مردہ میں چونکہ پرکرتی کے تینوں گُن موجود ہیں۔ اس واسطے اس میں گیان کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن کوئی آدمی بھی مردے میں گیان محسوس نہیں کرتا۔ اور یہ بھی عالم نے تسلیم کیا ہے۔ اس واسطے مردے میں گیان کا نہ ہونا ثابت کرتا ہے۔ کہ پُرش پرکرتی سے پیدا نہیں ہو سکتا۔

س۔ بہت لوگ یہ کہتے ہیں کہ حرارت کے سبب زندگی تھی۔ مردہ کے جسم میں سے حرارت جو گیان کا سبب ہے۔ نکل گئی۔

ج۔ جو لوگ صرف کھانے سے ہستی کا نام زندگی سمجھتے ہیں وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کھانا پینا پرانوں کا دھرم ہے۔ اور پران اگنی سے ملی ہوئی ہوا ہے۔ جو ہر وقت خوراک کے ذرہ بنا کر جسم میں لے جاتی ہے۔ باہر سے سُورج کی کرنوں کے ذریعہ سے لطیف یعنی اگنی سے ملی ہوئی ہوا جس کو بے وقوف لوگ آکسیجن کے نام سے خالص تتو مانتے جانتے ہیں۔ اور وہ اندر سے خوراک کے ذروں سے مل کر باہر آتی ہیں۔ جس کو لوگوں نے کاربن نام رکھ لیا ہے۔ لیکن گیان کے کام اگنی سے نہیں ہوتے اور کوئی مردہ جسم نہیں کہ جس میں کچھ بھی حرارت موجود ہو

س - اگر پرکرتی کے سنیوگ کی ایک خاص حالت میں گیان کا پیدا ہونا مانا جاوے تو کیا اعتراض ہوگا -

ج - جو کچھ متفرق اجزا میں موجود نہ ہو وہ اس کی ترکیب اور کسی خاص حالت سے پیدا نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس سے نفی سے مثبت کی پیدائش لازم ہو جاتی ہے - جس کی تردید پہلے کر چکے ہیں - جب تک کوئی چیتن شکتی پرکرتی کے کسی مفرد جزو میں نہ مان لے - اور اُن کو ست - رج - تم - ان تینوں گنوں کے اندر ثابت نہ کر دے تب تک پُرش کو پرکرتی سے پیدا شدہ ماننا بالکل غلطی ہے -

س - بہت لوگ ایشور سے دُنیا میں چیتنا کے کاریوں کا پیدا ہونا مانتے ہیں اس کا کیا جواب ہے ؟

ج - اگر وہ ایشور کو جڑھ مانیں گے تو وہ پرکرتی کے اندر آجائے گا تو اس کے جواب کے واسطے وہی دلائل کافی ہوں گے جو پرکرتی سے پُرش کی پیدائش کی تردید میں دیگئیں - اگر ایشور کو چیتن مانیں تو وہ پُرش کا دوسرا نام ہوگا -

س - پرکرتی اور پُرش میں کیا بھید ہے ؟

ج - پُرش نتیہ - شُدھ گیانی اور مکتی یعنے آزادی والا ہے اور پرکرتی اُس کے خلاف ہے یعنی آزاد نہیں ہے اور نہ اُس میں گیان ہے - چونکہ پرکرتی اور پُرش کے گُن متضاد ہیں - اسواسطے پُرش کو پرکرتی کا کارن نہیں مان سکتے اور نہ ہی پرکرتی مان سکتے ہیں اس میں اور دلیل دیتے ہیں -

अधिष्ठानाच्चेति ॥१४३॥

ارتھ - دوسرا سبب پُرش کے پرکرتی سے علیحدہ ہونے کا یہ ہے - کہ پُرش ادھشٹان یعنی آدھار ہے - چونکہ آدھار اور آدھیہ دو چیز ہوتی ہیں - اس واسطے ایک ہی پرکرتی ادھشٹان یعنے آدھار اور آدھیہ نہیں ہو سکتی - اس واسطے بغیر دو چیزوں کے مانے سنیوگ وغیرہ کوئی نہیں ہو سکتا -

س - ادھشٹان اور آدھار شبد کا کیا مطلب ہے -

ج - رکھنے اور ٹھیرنے کی جگہ جیسے گھی کا آدھار برتن ہے اور انسان کے جسم کا

آدھار زمین ہے۔

س - ادھشٹان اور آدھیہ لفظوں کا کیا مطلب ہے۔

ج - رکھنے کی چیز جیسے برتن آدھار ہے اور گھی آدھیہ ہے پُرش کی پرکرتی نہ ہونے میں اور دلیل دیتے ہیں۔

भोक्तृभावात् ॥१४४॥

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کوئی بھوگنے والا چیتن پُرش نہیں ہے صرف جسم وغیرہ ہی چیزوں کا بھوگ کرتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ اپنے آپ کو کوئی نہیں بھوگتا۔ جس طرح جسم وغیرہ پرکرتی کے اجزا ہیں۔ اسی طرح چندن وغیرہ چیزیں بھی پرکرتی کے اجزا ہیں۔ اس واسطے چندن وغیرہ کی خوشبو کا بھوگ جسم نہیں کر سکتا۔ اس واسطے ماننا پڑتا ہے کہ کوئی بھوگتا چیتن جسم وغیرہ سے علیحدہ ضرور ہے۔ آگے اور دلیل دیتے ہیں کہ جسم وغیرہ سے چیتن کی پیدائش نہیں۔

कैवल्यार्थं प्रवृत्तेश्च ॥१४५॥

اگر شریر یعنی جسم وغیرہ کو ہی بھوگتا ماننا جاوے گا تو کوئی بھی مکتی کے واسطے پرشارتھ کرنے والا نظر نہیں آئیگا۔ لیکن دنیا میں ہر شخص اپنے خیال کے موافق مکتی کا ارمان کر رہا ہے۔ جب یہ مان لیا کہ جسم ہی بھوگنے والا ہے تو جسم کے ناش ہو جانے سے بھوگ کا خود بخود ناش ہو جائے گا یعنے مکتی ہو جائے گی۔ تیسرے خرابی یہ واقع ہوگی کہ سکھ دکھ وغیرہ جو پرکرتی کے سوبھاوک دھرم ہیں اور سوبھاؤ یعنے ذاتی خاصہ کسی کا ناش نہیں ہوا کرتا۔ اس واسطے دکھوں سے چھوٹنا ناممکن ہو جائیگا اس واسطے پُرش کو ہی بھوگتا ماننا ٹھیک ہے۔ پہلے چوبیس تتوں سے علیحدہ پُرش کو بتلا چکے ہیں۔

س - پُرش کیا چیز ہے؟

ج -

जडप्रकाशायोगात् प्रकाशः ॥१४६॥

ارتھ - جو لوگ پُرش کو تتوں سے بنا ہوا مانتے ہیں۔ ان کا ماننا بہت بے دلیل ہے۔ کیونکہ جڑھ تتوں سے پرکاش یعنے چیتن کا پیدا ہونا ناممکن ہے کیونکہ سنسار میں جس قدر چیزیں ہیں۔ ان میں پرکاش یعنے گیان نظر نہیں آتا۔ اس واسطے

پُرش چیتن یعنی اگیان سے رہت ہے۔
س - پرکاش سروپ یعنی آتما میں ست - رج - تم وغیرہ گنوں کے دہرم ہیں یا نہیں
ج - निर्गुणत्वान्न चिद्धर्मा ॥१४६॥
ارتھ - پُرش نرگن ہے - کیونکہ ستوگن - رجوگن - تموگن پرکرتی اور اس کے کاریوں میں رہتے ہیں - پُرش میں نہیں ہوسکتے - وہ پُرش میں "وجانتا ہوں" وغیرہ جو اہنکار ورتی کا گیان ہے - کیا یہ جیو آتما کا دھرم نہیں ہے -
ج - श्रुत्या सिद्धस्य नापलापस्तत्प्रत्यक्षबाधात् ॥१४८॥
ارتھ - اگرچہ ایسے موقعوں پر پُرش میں اہم دھرم معلوم ہوتا ہے لیکن دلیل اور وید کے خلاف ہونے سے یہ ٹھیک نہیں ہے بلکہ چت کی اہنکار ورتی میں آتما کا بھرم ہونے سے ایسا انوبھو ہوتا ہے - کیونکہ اول سُشپتی کی حالت میں جب جیو پرکرتی کے کاریوں سے علیحدہ ہوتا ہے - تو اسے ایسے انوبھو نہیں ہوتا - دوسرے شرتی میں ساکشی چیتا - کیول اور نرگن مانا ہے - اس واسطے اہنکار پُرش کا دھرم نہیں اور اس انوبھو میں پرتیکش میں بھی ایک اعتراض ہوسکتا ہے - کیونکہ میں جانتا ہوں یہ انوبھو کس کو ہوگا - اگر کہو پُرش کو ہوگا تو اہنکار دھرم کو پُرش سے علیحدہ ماننا پڑیگا - اس واسطے پُرش میں ست - رج - تم وغیرہ گن نہیں ہیں -
س - اگر پُرش کو پرکاش کا سروپ مانا جاوے تو سُشپتی وغیرہ حالتیں نہیں ہوسکتیں - کیونکہ ان حالتوں میں پُرش پرکاش سروپ نہیں رہتا -
सुषुप्त्याद्यसाक्षित्वम् ॥१४९॥
- سُشپتی وغیرہ جس قدر حالتیں ہیں - ان سب کا ساکشی یعنے دیکھنے والا ہے - اگر سُشپتی کی حالت میں پُرش پرکاش سروپ نہ ہوتا تو کس طرح کہتا کہ آج میں سُکھ سے سویا - گویا سونے کی حالت میں جو سُکھ ملا اس کا پُرش دیکھنے والا تھا - دوسرے جس بدھی کی ورتی یعنی عقل کے تعلقات بیرونی سے علیحدہ ہوجانے سے حالت سُشپتی ہوتی ہے اُس کا بھی وہ ساکشی ہے - اس واسطے اُسے پرکاش سروپ یعنے چیتن ہی ماننا پڑیگا -
س - اگر پُرش پرکاش سروپ اور عقلی تعلقات کا ساکشی ہے تو وہ ایک ہی ماہیت ہے

ج- जन्मादिव्यवस्थातः पुरुषबहुत्वम् ॥१५०॥

ارتھ- سنسار میں پیدائش وغیرہ مختلف حالتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ پرش ایک نہیں بلکہ بہت سے ہیں کیونکہ اگر ایک ہی پرش ہوتا تو اس کے عل
تعلقات ایک وقت میں مختلف قسم کے نہیں ہو سکتے۔ جیسے ایک آدمی سوتا ہے ا
دوسرا جاگتا ہے۔ اگر وہ دونوں ایک ہیں تو اُن کی دو مختلف حالتیں نہیں ہو سک
اس سے صاف ظاہر ہے کہ پرش بہت سے ہیں ورنہ ایک ساکشی ہونے سے سب
بدھیوں کو ایک گیان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سب عقلوں کا سہارا ایک ہی جیو ہے
اس واسطے جیو بہت مانے جاتے ہیں۔

س- بہت سے لوگ ایسا مانتے ہیں کہ جیو تو ایک ہے۔ لیکن بے تعداد عقلو
کے ساتھ تعلق ہونے سے بہت قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک سورج کا عک
بہت سے گھڑوں میں پڑنے سے بہت سے سورج معلوم ہوتے ہیں۔

ج- یہ بات ٹھیک نہیں معلوم ہوتی کیونکہ سورج کا عکس سب گھڑوں میں
گول ہی نظر آتا ہے۔ لیکن سکھی اور دکھی دو قسم کے معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ
بھی بہت سے بھید ہیں جو بتلا رہے ہیں کہ جیو بے تعداد ہیں۔

س- اس پر معترض جیو کو ایک ماننا ہوا یہ اعتراض کرتا ہے۔

ج- पाधिभेदेप्येकस्य नानायोग आकाशस्येव घटादिभिः ॥१५१॥

ارتھ- اوپادھی کے فرق سے ایک کا ہزاروں کے ساتھ تعلق ہو سکتا ہے۔ ج
کہ ایک آکاش ہزاروں گھڑوں میں علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتا ہے اور گھڑوں
چھوٹا بڑا اور مختلف قسم کا ہونے سے ویسا ہی معلوم ہوتا ہے اس واسطے ا
ہی جیو آتما یعنی پرش ہے وہ بے تعداد عقلوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے سب
قسم کا معلوم ہوتا ہے۔ چھوٹی عقل میں چھوٹا اور بڑی عقل میں بڑا ہوتا ہے
لیکن یہ سدھانت ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس وقت آکاش ایک گھڑے کے آکا
کا اس گھڑے کی موجودگی میں دوسرے آکار کا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً جو آکا
ہمارے مکان میں موجود ہے۔ اس مکان کی موجودگی میں یہ آکاش دوسری
کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیو اس بدھی سے پہلے لمحہ میں تکلیف پا رہا تھا اور د

لمحہ میں آرام پاتا ہے۔ ایک منٹ پہلے آرام میں مست تھا۔ دوسرے لمحہ میں تکلیف پاتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح پر مختلف حالتوں سے مختلف جیو معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر معترض کہتا ہے۔ نہیں بُدھی ہر ایک منٹ میں بدلتی رہتی ہے۔ اس کے بدلنے سے جیو کی حالتیں بھی بدل جاتی ہیں کیونکہ گھڑے کی موجودگی میں آکاش نہ بدلے۔ لیکن گھڑے کے بدلنے سے آکاش بدل جائے گا۔ اس کا جواب دیتے ہیں۔

ج۔ उपाधिभिद्यते न तु तद्वान् ॥ १५२॥

ارتھ۔ اس طرح تمہارے کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپادھی میں فرق آتا ہے۔ اُس اوپادھی والے میں فرق نہیں آتا۔ جیسے چھوٹے بڑے گھڑوں میں چھوٹائی بڑائی گھڑوں میں ہے آکاش میں نہیں۔ اگر اس طرح کمی زیادتی عقل میں پائی جائے اور جیو یعنے پُرش کو علیحدہ رکھا جاوے تو ہم دُکھی ہم سُکھی کا فرق بُدھی مانا پڑیگا۔ لیکن دُکھ سُکھ کے معلوم کرنے کے واسطے بُدھی پرمان ہو سکتی ہے۔ پرماتا نہیں۔ چونکہ سنسار میں یہ قاعدہ نظر آتا ہے کہ جبتک پرماتا یعنے معلوم کرنے والا پرمان یعنے معلوم کرنے کا اوزار۔ پرمیہ جس کو معلوم کیا جاوے یہ تین چیزیں نہ ہوں تب تک کسی چیز کا گیان نہیں ہوتا۔ اب اگر ہم دُکھ سُکھ کے معلوم کرنے میں بُدھی کو پرماتا مان لیں تو دُکھ سُکھ کے معلوم کرنے کے واسطے کوئی پرمان نظر نہیں آتا۔ اگر کہو پرماتا جیو آتما ہے اور بُدھی پرمان ہے تو دُکھ سُکھ کا گیان پرماتا کو ہوا۔ اور ایک پرماتا ایک کال میں دو مختلف گیان حاصل نہیں کر سکتا۔ جس وقت وہ دُکھی ہے اُس وقت سُکھی نہیں کہلا سکتا اور جس وقت سُکھی ہے اُس وقت دُکھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب آدمی لڑتے ہیں تو اُس وقت جیتنے والے کو خوشی اور ہارنے والے کو دُکھ محسوس ہوتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیو آتما ایک نہیں ہو سکتا۔ اگر پرماتا ایک ہوتا تو ایک ہی بات کو محسوس کرتا۔ اس وقت دوسرے مخالف کو محسوس نہیں کرتا۔

س۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ ایک ہی برہم اودیا اُپادھی سے جیو اور مایا اُپادھی سے ایشور ہو گیا ہے۔ جب اُس کا مایا میں عکس پڑتا ہے تب وہ ایشور کہلاتا

ہے اور جب اودّیا میں عکس پڑتا ہے۔ تب جیو کہلاتا ہے اور اصل میں وہ ایک ہی شُدھ برہم ہے۔

۔یہ بات بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ جس جگہ کوئی چیز موجود ہوتی ہے اس جگہ اس کا عکس نہیں پڑتا۔ اس کو چھوڑ کر دوسری جگہ پر عکس پڑتا ہے۔ اب تم بتاؤ برھم کہاں نہیں۔ جہاں اس کا عکس پڑنے سے وہ جیو اور ایشور کہلائے گا۔ اس واسطے جیو نانا ہیں ان کی مُکتی ہو جانے سے ایشور سنگیا ہوتی ہے اور بدھ ہونے سے جیو برہم ان دونوں سے علیحدہ ہے۔

س۔ کیا جیو برہم ایک نہیں۔

ج۔ रूपमेकत्वेन परिवर्त्तमानस्य न विरुद्धधर्माध्यास: ॥ १५३ ॥

ارتھ۔ اگر ایک ہی برہم جیو روپ ہو کر پادھی لوگ سے بہت معلوم ہو تو اس میں مخالف دھرموں کا ہونا ناممکن ہوگا۔ لیکن سنسار میں بدھ مُکت اور دُکھی سُکھی جیووں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں وِرُدھ دھرم یعنی متضاد صفتیں ہیں جو ایک چیز میں نہیں ہو سکتیں۔

س۔ جبکہ پُرش کو نرگُن یا اسنگ کہدیا تو اب جنم مرن اور بندھ موکش وغیرہ دھرم اور تعلق کس طرح ہو سکتے ہیں۔

ج۔ یہ دھرم پُرش کی ہستی کو متغیر کرنے والے نہیں یعنی نہ تو ان کے ہونے سے جیو سروپ میں بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ پُرش میں ست۔ رج۔ تم وغیرہ پرنامی یعنی حالت بدلنے والے گُن نہیں ہیں جس طرح ہیرے کے نیچے مختلف رنگ کا ڈانک رکھ دینے سے نگینہ میں مختلف رنگ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اس نگینہ کی اصلی ہستی میں کچھ بھی فرق نہیں آسکتا۔ وہ مختلف رنگوں کی حالت ایک سی ہے۔ اسی طرح جیو میں من کے دھرم سُکھ۔ دُکھ اور شریر کا دھرم مرنا و بوڑھا ہونا جیو کی ہستی میں کچھ تغیر پیدا نہیں کرتے اس پر اور دلیل دیتے ہیں۔

अन्यधर्मत्वेऽपि नारोपात्तत्सिद्धिरेकत्वात् ॥ १५४ ॥

ارتھ - من اندری اور پران وغیرہ کے دھرم کو جیو کا دھرم مان لینے سے اس کی ہستی میں کچھ فرق نہیں آتا - جیسے طرح کسی راجہ کی فوج کے کسی آدمی کے مارے جانے سے راجہ کا اپنا کوئی انگ نہیں کٹ جاتا - اسی طرح من وغیرہ کے دھرم سے جیو کا کچھ نہیں بگڑ سکتا مختلف حالتوں میں جہاں من دکھی سکھی ہوتا ہے جیو آتما ایک سا بنا رہتا ہے اس میں کوئی بھی پری نام نہیں ہوتا -
س - اس طرح بہت سے پرش ثابت ہوئے اور شرتی میں لکھا ہے کہ برہم ایک ہی ہے - اس شرتی کے ساتھ اختلاف رائے ہوگی -

ج - नाद्वैतश्रुति विरोधो जातिपरत्वात् ॥ १५५ ॥

ارتھ - ادویت کو ظاہر کرنے والے شرتیوں سے اختلاف نہیں ہوگا - کیونکہ وہ برہم کو ایک بتلاتی ہیں نہ کہ جیو کو جیو دوسری جاتی ہے اور برہم دوسری چیز ہے جیسے کوئی آدمی کہتا ہے کہ فلاں آدمی ایک ہی ہے - اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گنوں میں بے مثل ہے اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ دنیا میں کوئی دوسرا آدمی ہی نہیں -
س - جس طرح ادویت کے ظاہر کرنے والی شرتیوں سے اختلاف دور کرنے کے واسطے برہم کو سجاتی بھید سے شونیہ کہا اسی طرح پرش یعنے جیو کو بھی برہم کا روپانتر یعنے دوسری صورت کیوں نہیں مان لیتے -

ج - विदितबन्धकारणस्य दृष्ट्या तद्रूपम् ॥ १५६ ॥

ارتھ - جیو کے بندھن کے سب اسباب ظاہر ہیں اور برہم نت - شدھ - بدھ اور مکت سبھاؤ ہے - اس واسطے جیو برہم کا روپانتر یعنے تبدیل صورت نہیں ہو سکتا -
س - اگر جیو برہم کا بگڑا ہوا دوسرا روپ نہیں تو اس میں کیا پرمان ہے کہ انیک جسم دھارن کرنے پر بھی وہ پرش ایک ہی رہتا ہے -

ج - नान्धाऽदृष्ट्या चक्षुष्मतामनुपलम्भः ॥ १५७ ॥

ارتھ - اگر اندھے کو روپ نظر نہ آئے تو اس سے یہ خیال نہیں ہوتا کہ آنکھ والوں کو روپ نظر نہیں آئے گا - یا روپ ہے ہی نہیں - اسی طرح اگر مختلف اقسام

میں جانے والا ایک پُرش مورکھوں کی سمجھ میں نہ آوے تو اُس سے سدھانت کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس واسطے منش پشو آدی مختلف جسموں میں جاکر بھی جیو آتما ایک ہی رہتا ہے۔ وہ غیر متغیر ہو کر کبھی بدلتا نہیں۔ جیسے ہزاروں مکانوں میں جانے سے آدمی کی صورت بدل نہیں جاتی۔

س۔ کیا پُرش جسم سے علیحدہ ہو کر یعنے مُکت ہوتے ہی ایک برھم میں ملجاتا ہے

ج۔

वामदेवादिर्मुक्तो नाद्वैतम् ॥१५८॥

ارتھ۔ وام دیو وغیرہ رشی جو مُکت ہو گئے وہ ایک برھم میں شامل نہیں ہو گئے۔ کیونکہ اب بھی بدھ منش موجود ہیں۔ اس واسطے اکھنڈ برھم کو بدھ مُکت نہیں ہوتا بلکہ بے تعداد جیو آتما بندھن اور مُکتی میں آتے ہیں۔ جس طرح سونے میں ہر ایک جیو اہنکار سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن سب جیو ایک نہیں ہو جاتے۔ اسی طرح مُکت ہو کر بھی سب جیو مِل کر ایک نہیں ہو سکتے۔

س۔ وام دیو وغیرہ کا کیول مُکتی یعنی پرم موکش نہیں ہُوا ہوگا۔

ج۔ ॥१५९॥

अनादावद्ययावदभावाद्भविष्यदप्येवम् ॥१५९॥

ارتھ۔ انادی کال سے جو بات آج تک نہیں ہوئی وہ زمانہ مستقبل میں بھی نہیں ہوئی ہوگی۔ کیونکہ کوئی پیدا ہوئی چیز نِت نہیں ہو سکتی۔ اور جو سادھنوں سے پیدا ہوا اُسے نِت ماننا اودیا ہے۔ کیونکہ نیم یہ ہے کہ نِتیہ وہ ہوتا ہے جو تینوں کال میں ہو۔ چونکہ موجودہ حالت میں مُکت نہیں ہے۔ جس کے واسطے مُکتی کے سادھن کرنے پڑتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مُکتی جیو کی نِت نہیں ہو سکتی اور برھم نتیہ مُکت ہے۔ اس واسطے جیو برھم نہیں ہو سکتا۔ اگر جیو آتما مُکت ہو کر برھم میں مل جاتے تو جیووں کی تعداد میں کمی آنی لازمی ہوتی جس کا کوئی ثبوت نہیں مل سکتا۔ اس واسطے یقین کرنا پڑتا ہے کہ جیسے آج تک کوئی جیو مُکت ہو کر برھم میں نہیں مِلا ایسے ہی آگے بھی نہ ملے گا۔ اس کو اور مضبوط کرتے ہیں۔

इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥१६०॥

ارتھ۔ موجودہ حالت کی مثال سے یہ یقین ہوتا ہے کہ جیو آتما کسی کال میں بھی

نتیہ مکت نہیں ہو سکتا - اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سادھنوں سے ہونے والی مکتی نتیہ نہیں ہو سکتی -

س - تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ مکتی سادھنوں سے پیدا ہوتی ہے ؟

ج - اول تو موجودہ حالت میں جیو کا مکت نہ ہونا ہی پورا ثبوت ہے کہ مکتی کے واسطے سادھنوں کی ضرورت ہے ورنہ نتیہ مکت ہونے کی حالت میں کوئی جیو بھی بندھن میں دکھائی نہ دیتا - کیونکہ بندھ اور مکتی دو متضاد صفات ہیں جس وقت جیو پھنسا ہو - اس وقت آزاد نہیں کہلا سکتا اور جس وقت آزاد ہے اس وقت پھنسا ہوا نہیں کہلا سکتا - چونکہ موجودہ حالت میں ہر ایک جیو بھوگنے میں مجبور ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ آزاد نہیں ہے - کیونکہ کوئی آدمی بھی مرنا پسند نہیں کرتا - اور نہ دکھ کی خواہش کرتا ہے - لیکن سب مرتے اور دکھ اٹھاتے دیکھے جاتے ہیں -

س - موکش کا کیا سروپ ہے ؟

ج - व्यावृत्तोभयरूपः ॥१८६॥

ارتھ - سنسار میں جو دکھ اور سکھ نظر آتے ہیں - وہ ان دونوں سے علیحدہ قسم کے ہیں - کیونکہ دکھ سے تو چھوٹنا ہے - لیکن یہ سکھ بھی اس قسم کا ہے کہ اس کے اندر دکھ پیدا کرنے کا بیج موجود ہے مثلاً ایک آدمی عمدہ چیزوں کو کھا رہا ہے لیکن اس کھانے میں بدہضمی وغیرہ مختلف قسم کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خوف ہے - اسی طرح پر دنیا میں کوئی بھوگ نہیں جس میں دکھ کے پیدا ہونے کا خوف نہ رہے اور جس سکھ کا نتیجہ دکھ ہو وہ سکھ عقلمندوں کے نزدیک حاصل کرنے کے قابل نہیں اور مکتی سکھ اس سکھ سے اس واسطے علیحدہ ہے کہ اس میں دکھ کا لیش نہیں ہوتا ہے یعنی اس کا نتیجہ دکھ نہیں ہوتا - اس واسطے موجودہ دکھ سکھ دونوں سے علیحدہ قسم کا ہے -

س - جب پرش کو ساکشی یعنے دیکھنے والا کہا - لیکن یہ دیکھنا مکتی کی حالت میں ہو نہیں سکتا - کیونکہ وہاں من وغیرہ اندریوں کا ابھاؤ ہے - اس واسطے پرش ہمیشہ ایک سا بنا رہتا ہے - یہ کہنا غلط ہوا -

ج - साक्षात्सम्बन्धात्साक्षित्वम् ॥ १६२॥

ارتھ - جیو کو جو چیزوں کے گیان سے تعلق ہے وہ اسی حالت میں ہے - جب کہ من وغیرہ سے تعلق ہو - اور جب من وغیرہ نہ ہوں تو بیرونی چیزوں کا گیان نہیں ہو سکتا لیکن اس سے جیو کے ساکشی ہونے میں فرق نہیں ہو سکتا - جیسے مکان کے دروازے کھلے ہونے سے انسان کو بیرونی چیزیں نظر آتی ہیں اور دروازے بند کرنے سے باہر کی چیزوں کا گیان نہیں ہوتا - لیکن اس سے انسان کی نظر میں فرق نہیں ہوتا - اس کے دیکھنے کی طاقت میں فرق نہیں آگیا - اس واسطے من وغیرہ کے تعلق نہ رہنے سے جیو کے ساکشی پن کوئی فرق نہیں آئیگا - اس واسطے مکتی اور بندھ کی وجہ سے مختلف حالتوں کے ہونے پر اس کی ہستی میں کوئی فرق نہیں آسکتا - اس واسطے جب تک جیو کا من وغیرہ سے تعلق رہتا ہے - تب تک ہی بیرونی گیان اور دکھ سکھ رہتے ہیں - لیکن جہاں من وغیرہ چیزیں علیحدہ ہوئیں - تو یہ دکھ وغیرہ بیرونی گن بھی دور ہو جاتے ہیں - جس کے واسطے پرماتما نے سُشپتی کا درشٹانت دیدیا ہے -

س - اگر جیو کو نتیہ مکت مانیں تو کیا اعتراض ہوگا -

ج - नित्यमुक्तत्वम् ॥ १६३॥

ارتھ - اگر پرش کو نتیہ مکت مانوگے تو مکتی کا سادھن کرنا بے فائدہ ہوگا - اور مکتی کے بتلانے والے جو وید منتر ہیں وہ نشپھل ہونگے - علاوہ اس کے انسان جو محنت کرتا ہے وہ سب فضول ہوگی - کیونکہ اب تو دکھ سے چھوٹنے اور سکھ کو حاصل کرنے کے واسطے لوگ محنت کرتے ہیں - لیکن نتیہ مکت ہونے کی حالت میں تو دکھ کا وجود بھی نہ ہوگا - کیونکہ مکتی اُس حالت کا نام ہے جبکہ دکھ کا بالکل تعلق نہ ہو - جب دکھ ہی نہیں تو کس کے دور کرنے کیواسطے محنت کی جائے گی - اگر کہو سکھ کے حاصل کرنے کیواسطے تو بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ مکتی سے بڑا کوئی سکھ نہیں اور وہ اُسے حاصل ہے جس طرح خواب غفلت کی حالت میں دکھ کے نہ ہونے اور سکھ کے ہونے سے کوئی پُرشارتھ یا محنت نہیں کی جاتی - اسی طرح نتیہ مکت ماننے کی حالت میں بھی محنت نہیں ہو سکیگی -

س۔ وگیان بھکشو نے جو اپنی ٹیکا میں پرش کو نتیہ مکت مانا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔

ج۔ نتیہ مکت برھم ہے، جیو نہیں۔ بگیان بھکشو چونکہ نوین ویدانتی تھا۔ اس واسطے اس نے بے دلیل اور کپلا چاریہ کے سدھانت کے خلاف جیو کو نتیہ مکت کہا۔

س۔ پھر جیو کا اصلی سروپ کیا ہے وہ بدھ یعنے پھنسا ہوا یا مکت یعنے دکھوں سے آزاد ہے۔

ج۔

औदासीन्यं चेति ॥१६४॥

ارتھ۔ جیو بدھ مکت دونوں سے علیحدہ ہے۔ کیونکہ سوابھاوک بدھ ماننے سے تو مکتی کا اپائے بتانا غلط ہے۔ کیونکہ سوابھاوک گن بغیر گنی کے ناش کے ناش نہیں ہو سکتے۔ اور سوابھاوک مکت ماننے سے اس شاستر کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ دکھوں کا دور کرنا جو انسانی زندگی کا منزل مقصود مانا گیا ہے وہ نتیہ مکت ہونے کی حالت میں فضول ہوگا۔ کیونکہ جب دکھ ہی نہیں ہے تو کس کا دور کرنا منش جیون کا مقصد ہوگا۔ اس واسطے بدھ اور مکت دونوں جیو کے سوابھاوک گن نہیں اور سوابھاوک گن نہ ہونے سے نتیہ بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ کوئی نیمتک گن نتیہ نہیں ہو سکتا۔ جیو سوبھاو سے دونوں سے علیحدہ یعنے اُداس ہے۔ اُداس کے معنے یہ ہیں کہ جس کو نہ پیار ہو نہ نفرت۔ گویا دونوں سے علیحدہ ہو۔ پیار اُن میں ہوتا ہے جو سکھ دایک ہو نفرت اُس سے ہوتی ہے جو دکھ دایک ہو۔ پس جیو کی سوابھاوک حالت سکھ دکھ دونوں سے علیحدہ ہے۔

س۔ اس کے واسطے کوئی مثال نہیں مل سکتی کہ جس میں دونوں قسم کے تعلقات نہ ہوں۔

ج۔ اس کے واسطے مثال موجود ہے۔ مثلاً اگنی۔ وایو۔ جل تین چیزیں ہیں جس میں سے اگنی گرم اور پانی ٹھنڈا ہے۔ اور ہوا بذات خود نہ گرم ہے نہ سرد ہے بلکہ جس چیز سے اس کا تعلق ہوتا ہے اسی کے گن اس میں آجاتے ہیں۔ اگر ہوا پانی کے ساتھ مل کر چلتی ہے تو ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے اگر اگنی کے ساتھ مل کر ملتی ہے

تو گرم معلوم ہوتی ہے بذات خود سپرش اُس کا گُن ہے اور ٹھنڈا اور گرم سپرش اگنی اور جل کے سبب سے ہے - اسی طرح جیو آتما بذات خود دُکھ سُکھ سے علیحدہ ہے - اور دوسری چیزوں کے تعلقات سے اس میں دُکھ سُکھ پیدا ہوتے ہیں۔

س - اس سوتر میں اِتی شبد کیوں کہا۔

ج - اب پُرش کے ہونے میں جو اعتراض ہوتے تھے ان کا جواب ختم ہو گیا۔

س - کس کے سبب سے جیو میں کرم کرنا اور اس کے پھل دُکھ سُکھ کو محسوس کرنا ہوتا ہے۔

ج -

उपरागात्कर्तृत्वं चित्सान्निध्याच्चित्सान्निध्यात् ॥१६५॥

ارتھ - جیو میں جو کرنے کا خیال ہے وہ من کے سبب سے ہے - من جس چیز کو آتما کے موافق سمجھتا ہے اس کے حاصل کرنے میں جیو پُرشارتھ کرتا ہے اور جس کو آتما کے خلاف سمجھتا ہے اُس کے تیاگنے میں پُرشارتھ کیا جاتا ہے اور جب تک کسی چیز کو آتما کے موافق یا مخالف نہ سمجھ لیا جاوے - تب تک اس کے تیاگنے یا حاصل کرنے کی کوشش نہیں ہو سکتی اور جب تک من اور اِندری موجود نہ ہوں - تب تک چیزوں کا آتما کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو سکتا - اور جب تک آتما کے ساتھ تعلق نہ ہو تب تک بُدھی کو اس کا علم نہیں ہوتا - اس سوتر کا آخری مطلب یہ ہے کہ آتما میں سُکھ دُکھ وغیرہ من کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں - اور من کو جو جاننے کی طاقت ہے وہ آتما کے سبب سے ہوتی ہے - جس طرح اگنی کے سنگ سے لوہے میں جلانے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے - اسی طرح اچیتن من میں آتما کے سنگ سے بیرونی چیزوں کے گیان کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے - اب سانکھیہ درشن کا پہلا ادھیاے ختم ہو گیا +

پہلا ادھیاے ختم ہوا۔

اوم

دوسرا ادھیاے

द्वितीयाध्याय: ॥

پہلے ادھیاے میں بتلادیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد اعلےٰ تین قسم کے دُکھوں سے چھوٹنے کا ہے اور وہ دُکھ انسان کا سوابھاوک دھرم یعنی ذاتی خاصہ نہیں ہیں بلکہ پرکرتی کے سنگ سے جو ان کا گیان پیدا ہوتا ہے۔ اُس سے معلوم ہوتے ہیں۔ اب اس بات کے ثابت کرنے کے واسطے کہ پُرش یعنی جیوآتما و پرماتما غیر متغیر ہیں۔ پرکرتی کو جو جگت کا اُپادان کارن ہوتا ثابت کرتے ہیں اور پرکرتی کے کاریہ تومن اور اہنکار وغیرہ ہیں۔ اِس کا بکی ری ادھیاے میں بیان کریں گے اور ان کی تعریف وغیرہ بتلاکر ان کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان پیدا کرادیں گے۔ کہ جس سے جیو مکتی کے سادھنوں کو ٹھیک طور سے کر سکے۔ کیونکہ جب تک پرکرتی کے کاریوں کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو۔ تب تک جیو کی صفات کا بھی ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن چیزوں سے ہمارا تعلق ہوتا ہے اگر ہم ان کی ماہیت کو نہ جانتے ہوں۔ تو اکثر دھوکا ہو جانے سے بہت ہی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔

س - غیر متغیر کسے کہتے ہیں۔

ج - جو صورت تبدیل نہ کرے اور جس میں چھ قسم کے وِکار نہ ہوں۔

س - چھ قسم کے وِکار کون سے ہیں۔

ج - اول پیدا ہونا دوسرے بڑھنا - تیسرے صورت تبدیل کرنا - چوتھے ایک حد تک پہنچکر کچھ کال رُک جانا یا قیام - پانچویں گھٹنا - چھٹے ناش ہونا یہ چھ وکار ہیں جو ہر ایک پیدا شدہ چیز میں رہتے ہیں۔

اس سوال پر بحث کرتے ہیں کہ پرکرتی جگت کو بلا مطلب پیدا کرتی ہے یا کچھ غرض سے۔

विमुक्तमोक्षार्थं स्वार्थं वा प्रधानस्य ॥ १ ॥

ارتھ - پرکرتی جو جگت کو پیدا کرتی ہے - اس کا مطلب جیو کو مکت کرنا ہے یا اپنی کوئی غرض ہے کیونکہ جب دُکھ وغیرہ دھرم من کے ٹلنے جاتے ہیں تو اُن دُکھوں سے من ہی چھوٹے گا - اور وہ پرکرتی کا کاریہ ہونے سے پرکرتی روپ ہی ہے - اس واسطے سوال پیدا ہوا کہ پرکرتی جیو کو دُکھ سے چھوڑانے کیواسطے جگت کو پیدا کرتی ہے۔

س - پرکرتی جو جڑ ہے اس میں کرنے کی طاقت کس طرح ہوسکتی ہے - کیونکہ کسی جڑھ چیز میں کرنے کی طاقت دیکھی نہیں جاتی -

ج - چیتن کی موجودگی سے جڑھ میں کرنے کی طاقت ہوسکتی ہے - مثلاً گھڑی چلتی ہے - گھنٹہ بجاتی ہے یہ چلنے اور گھنٹہ بجانے کی حرکت گھڑی میں ہے - اور کہتے بھی یہی ہیں کہ گھڑی نے گھنٹہ بجایا - جس طرح گھڑی ساز کے ہونے سے گھڑی میں حرکت ہوتی ہے - اسی طرح پُرش کے سبب سے پرکرتی میں حرکت ہو رہی ہے -

س - کیا ایک ہی بار کی پیدائش سے مکتی نہیں ہوسکتی جو بار بار جنم مانا جاوے -

ج -

विरक्तस्य तत्सिद्धेः ॥ २॥

ارتھ - ویراگ پیدا ہونے سے مکتی ہوسکتی ہے - خواہ ویراگ ایک جنم میں ہو یا کئی جنموں میں لیکن ویراگ کے پیدا ہونے کیواسطے پرکرتی - پُرش اور پرکرتی کے کاریوں کا ہونا لازمی ہے - چونکہ پُرش یعنے جیو آتما کی طاقت اور گیان محدود ہے - اس واسطے وہ ایک ہی دفعہ میں سب پدارتھوں کو ٹھیک طرح نہیں جان سکتا - اس واسطے کسی چیز کے ایک دفعہ دیکھنے سے نہ تو اُس کے سروپ کا ٹھیک ٹھیک گیان ہوتا ہے اور جب تک گیان نہ ہو تب تک ویراگ پیدا ہی نہیں ہوسکتا اور جب تک ویراگ پورے درجہ پر نہ پہنچ جاوے تب تک مکتی نہیں ہوسکتی - کیونکہ چند منٹ ویراگ تو اگیانی لوگوں کو بھی ہوتا ہے - لیکن وہ دیر تک قایم نہیں رہ سکتا اور جو دیر تک قایم نہ رہے اُسے پھل بھی نہیں لگ سکتا -

س - کیا ودیا کے پڑھنے سے چیزوں کا گیان اور اُن سے ویراگ نہیں ہوسکتا - کیونکہ اڑتالیس برس کے برہم چریہ میں انسان چاروں وید پڑھ سکتا ہے -

न श्रवणमात्रात्तत्सिद्धिरनादिवासनाया बलवत्त्वात् ॥ ३॥

ارتھ - اکیلے پڑھ لینے سے ہی گیان نہیں ہوجاتا - کیونکہ وہ تو شروتر اندری یعنی کان کا وشئے ہے اور ویدوں کا پڑھنا بھی ایک جنم کی محنت سے نہیں ہو سکتا - بلکہ کئی جنموں تک دھرم کے کام کرنے سے یہ لیاقت پیدا ہوتی ہے کہ وہ ویدوں کے باریک مضامین کو سمجھ سکے - اس کے سننے کے بعد ان مضامین کے تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ جب تک تحقیقات نہ ہو تب تک علم حق الیقین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور جب تک علم اس درجہ تک نہ پہنچ جاوے تب تک مستقل مزاجی سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا - کیونکہ ہم بہت سے آدمیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ لوبھ اور کرودھ بُری چیز ہے - اس میں پڑنا بڑا بھاری پاپ ہے - لیکن جس وقت کوئی موقع مصیبت کا آتا ہے وہ خود گر جاتے ہیں -

س - اگر ایک جنم میں مکتی نہیں ہو سکتی تو اس کے واسطے محنت کرنا فضول ہے -

ج - جب چھوٹی چھوٹی باتوں کے واسطے بڑے بڑے امتحان دینے پڑتے ہیں - مثلاً ایک معمولی عہدہ دار بننے کے لئے دس پندرہ برس تک پڑھنا پڑتا ہے بھلا جس مکتی سکھ کے مقابلہ میں تمام دنیا کی بادشاہت کوّے کی بیٹھ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی - وہ مکتی آپ باتوں میں چاہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپکو مکتی سکھ کا گیان نہیں -

س - دنیا کا سلسلہ کس طرح چل رہا ہے -

ج - बहुभृत्यवद्वा प्रत्येकम् ॥ ४॥

ارتھ - جس طرح کسی آدمی کے بہت سے نوکر لڑکے جوان بوڑھے اور عورت مرد ہر قسم کے ہوں اور اُن کے کام سے ان کا بعذ گار چلتا ہو - اور ہر ایک آدمی کا ترقی وتنزل اُس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے - اسی طرح پر کرتی ستوگُن وغیرہ گُن انسانوں کو سلسلہ وار موافق اُن کی لیاقت کے مکت کرتے ہیں - یعنی جس منش کا من ستوگنی ہوجاتا ہے - اس سے رج اور تم بالکل دب جاتے ہیں - وہ منش مکت ہوجاتا ہے - اسی طرح جو ستوگنی ہوگا - وہی مکتی حاصل کرے گا - باقی رجوگنی اور تموگنی ویسے ہی بدھ رہیں گے - ان کو مکت ہوجانے کے واسطے دنیا کے سلسلہ کی ضرورت بنی رہیگی -

س - پرکرتی کو جگت کے بنانے والی کیوں مانتے ہو۔ کیونکہ ہر ایک مذہب کے آدمی پُرش یعنے خدا کو جگت کا کارن مانتے ہیں۔

प्रकृतिवास्तवे च पुरुषस्याध्यासासिद्धिः ॥ ५॥

ارتھ - کاریہ یعنے معلول کو دیکھنے سے پرکرتی کا درحقیقت کارن ہونا ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ سوائے پرکرتی کے اور کون جگت کا کارن یعنی علّت ہو سکتی ہے اگر پُرش کو علّت مانوگے تو ہر ایک معلول میں پُرش یعنے خدا کے گُن ہونے چاہئیں۔ لیکن جگت کی بے تعداد چیزیں غیر مدرک ہیں۔ جو بتلا رہی ہیں کہ ان کی علت غیر مدرک ہے مدرک خدا سے غیر مدرک چیزوں کی پیدائش ناممکن ہے۔ جیسے سونے سے جو چیزیں بنیں گی تو وہ سونے کی صفات والی ہوں گی۔ اُس میں لوہے کی صفات کا ہونا ممکن نہیں۔ جب تک ان میں لوہا نہ ملایا جاوے اور جو لوگ پرکرتی کے اثر ہونے میں خواب کی مثال دیتے ہیں۔ ان کا کہنا بھی ایک طرح ٹھیک ہے۔ کیونکہ خواب اُس حالت میں ست ہی ہوتا ہے۔ جاگنے کی حالت میں اسَت ہو جاتا ہے۔

कार्यतस्तत्सिद्धेः ॥ ६॥

س - پرکرتی اپنے چھوٹنے کیواسطے سرشٹی کرنے میں کیوں تیار ہوتی ہے۔

ج -

चेतनोद्देशान्नियमः कण्टकमोक्षवत् ॥ ७॥

ارتھ - پرکرتی چیتن پُرش کے سبب سے موکش کا انتظام کر سکتی ہے۔ جیسے کسی کے کانٹا لگ جاوے تو اُس کانٹے کے دور کرنے کے واسطے کانٹے ہی سے کام لیا جاویگا۔ لیکن بغیر چیتن پُرش کی مدد کے کانٹے سے کانٹا نہیں نکل سکتا اس واسطے پرکرتی کا بنا ہوا من ہی دُکھ میں پھنس جاتا ہے۔ اور اسی کے دُکھ سے جیو آتما اپنے آپکو دُکھی معلوم کر لیتا ہے اور اُس من کو دُکھ سے چھوڑانے کے واسطے پرکرتی سے چیتن پرماتما سرشٹی کرتے ہیں۔

س - پرماتما میں سرشٹی کا کرنا آپ نے نام ماتر مانا یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ پرکرتی کے تعلقات سے پُرش یعنے جیو آتما۔ من وغیرہ کے دھرم دُکھ سُکھ کو گرہن کرکے پرنامی ہوتا ہے۔ جس طرح بہت دن مٹی میں پڑے رہنے سے لکڑی مٹی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پرکرتی کے سنگ سے جیو بھی جڑھ ہو جاتا چاہئے۔

ج - अन्ययोगेऽपितत्सिद्धिर्नाञ्जस्येनायोदाहवत् ॥८॥

ارتھ - پرکرتی کیساتھ پُرش کا میل ہونے پر بھی پُرش درحقیقت پری نامی یعنی حالت بدلنے والا نہیں ہوسکتا - اور سرشٹی کی علت مادی بھی نہیں ہوسکتا جس طرح لوہے اور اگنی کے میل سے لوہے میں جلانے کی طاقت موجود ہوجاتی ہے - لیکن یہ جلانا دھرم لوہے کا نہیں مانا جاتا وہ اگنی کا ہی دھرم مانا جاویگا اور لوہے کے بھاری ہونے سے وزن اگنی کا دھرم نہیں ہوگا - اگرچہ اس وقت لوہے اور اگنی دونوں میں وزن اور جلانے کی طاقت معلوم ہوتی ہے لیکن وہ دونوں کے جُدے جُدے دھرم ہیں جلانا اگنی کا اور وزن لوہے کا اسی طرح جگت میں پرکرتی اور پُرش کے ملے ہونے سے جو تغیرات اور سرشٹی کا بنانا اور گیان اور نیم وغیرہ دھرم نظر آتے ہیں - اگرچہ وہ ان دونوں میں معلوم ہورہے ہیں - لیکن درحقیقت سمجھداروں کی نظروں میں دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں یعنے تغیرات اور سرشٹی کا اُپادان کارن ہونا تو پرکرتی کا دھرم ہے اور گیان اور نیم کا چلانا پُرش کا دھرم ہے پُرش کو سرشٹی کا اوپادان کارن ماننا ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے پُرش میں پری نام یعنی متغیر ہونے کا الزام عائد ہوتا ہے - لیکن نمت کارن یا کرتا ماننے میں کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا - کیونکہ سانکھیہ کاردیا کرتا جیسا کہ نوین ویدانتی لوگ مانتے ہیں کہ برھم ہی سرشٹی کا اوپادان اور نمت کارن ہے - نہیں مانتے باقی وہ سوتریں دلیل بتلا چکے ہیں کہ چیتن کے اُپدیش سے پرکرتی جگت کو پیدا کرتی ہے - جیسے کانٹے کو جو پاؤں میں لگا ہو کانٹا ہی نکال سکتا ہے لیکن وہ چیتن کی مدد سے ایسا کرتا ہے -

س - سرشٹی کا مکھیہ نمت کارن کون ہے -

ج - रागविरागयोर्योगः सृष्टिः ॥९॥

ارتھ - راگ یعنے ملنا اور ویراگ یعنی علیحدہ ہونا ان دونوں کا نام سرشٹی ہے کیونکہ یہ سارا جگت جو بنتا اور بگڑتا ہے وہ سب سینوگ یعنی اجزا کے ملنے سے اور جو بگڑتا ہے وہ ویوگ یعنے اجزا کے علیحدہ ہوجانے سے گویا سینوگ اور ویوگ ہی سرشٹی کا کارن ہے اور یہ سینوگ اور ویوگ پرکرتی کا دھرم ہے

س- سرشٹی کا سلسلہ کس طرح جاتا ہے۔

ج- महदादिक्रमेण पञ्चभूतानाम् ॥२०॥

ارتھ- پرکرتی سے مہتتو یعنے من- من سے اہنکار- اور اسی طرح جیسے پیچھے بتلا چکے ہیں- آکاش- ہوا- آگ- پانی اور زمین یہ پانچ بھوت پیدا ہوئے۔ اگر یہ کہہ سکتے ہیں کہ پرکرتی جو کچھ کرتی ہے اپنی مکتی کے واسطے کرتی ہے کیونکہ وہ نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والی ہے۔ لیکن مہتتو وغیرہ کے جیسے کام ہیں وہ اپنی مکتی کے واسطے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ انتیہ یعنے پیدا شدہ اور ناش والے ہیں۔

س- کیا مہتتو وغیرہ جو پرکرتی کے کاریہ ہیں وہ پرکرتی کی مکتی کے واسطے سرشٹی کرتے ہیں یا کسی دوسرے کی۔

ج- आत्मार्थत्वात्सृष्टेर्नैषामात्मार्थ आरम्भः ॥२१॥

ارتھ- من وغیرہ جو کچھ کام کرتے ہیں اُس کا مطلب صرف پُرش یعنی جیو آتما کو موکش دلانا ہے۔ یعنے جس قدر خیال یا کام انسان کی اندری یا من کرتے ہیں۔ اُن سب کا مطلب دُکھوں سے چھوٹنا اور سُکھوں کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ پُرش کی الپگیتا اور من کے گیان شونیہ ہونے سے جو کام وہ سُکھ کا سبب سمجھ کر کریں۔ وہ دُکھ کا سبب ہو۔

س- من وغیرہ میں جو کرنے کا خیال ہے وہ پرکرتی کی مکتی کے واسطے ہونا چاہئے کیونکہ وہ اُس کے کاریہ ہیں۔ پُرش کے واسطے ہونے کا کیا سبب ہے۔

ج- چونکہ کوئی ہاتھ اپنے بندھن نہیں چھوڑا سکتا۔ کوئی آنکھ اپنے کو نہیں دیکھ سکتی ہر ایک اندری دوسرے کیواسطے کام کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے کیواسطے ہی سب من وغیرہ اندری کام کرتی ہیں۔ اور پرکرتی کے کاریہ ہونے سے اندری پرکرتی روپ ہی ہیں۔ اس واسطے اُن کا سارا کام پُرش کے واسطے ہے۔

س- وقت اور جگہ- واطراف کی پیدائش کس طرح ہوئی۔

ج- दिक्कालावाकाशादिभ्यः ॥२२॥

ارتھ- اطراف اور وقت آکاش کی طرح پرکرتی کے اندر شامل ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں جسطرح آکاش ہر جگہ موجود ہے اسیطرح سمت اور وقت بھی ہر جگہ

پر موجود ہے کوئی ایسی جگہ نہیں یا کوئی ایسا وقت نہیں جب سمت اور کال موجود نہ ہوں اور ان دونوں کے ٹکڑے آکاش سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے صبح وشام یا پورب وپچھم یہ سب دوسری او پادھی کے میل سے پیدا ہوتے ہیں اس واسطے انتیہ ہیں۔ جیسے کاشی دہلی سے پورب ہے اور کلکتہ سے پشچم ہے تو کاشی کا پورب ہونا دہلی کے خیال سے اور پشچم ہونا کلکتہ کے خیال سے ہے یہی حالت وقت کی ہے کہ ایک کے خیال سے پہلے اور دوسرے کے خیال سے بعد ہوتا ہے۔ مثلاً پانڈو ہمارے لوگوں کے خیال سے پہلے ہو گئے اور مہاراجہ رامچندر وغیرہ کی نسبت بعد میں ہوئے تو یہ نسبتی وقت اور سمت کے ٹکڑے پیدا شدہ اور ناش والے ہیں۔

ج - अध्यवसायो बुद्धिः ॥ १३ ॥

ارتھ - جو ایک بات کا علم یقینی ہے۔ جس کو یقین بھی کہتے ہیں۔ یہی بدھی ہے جس چیز کا حق ہونا یقین میں آتا ہے اسی پر عمل ہوتا ہے اور جو شک کرتا ہے وہ من ہے۔ من کو کسی بات کا علم یقینی نہیں ہوتا۔

س - بدھی سے کیا پیدا ہوتا ہے۔

ج - तत्कार्यं धर्मादि ॥ १४ ॥

ارتھ - اس عقل سے دھرم وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک کام علم ویقین ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ جب تک کسی کا شکیہ علم رہے گا۔ تب تک اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔

س - اگر بدھی سے دھرم وغیرہ کام ہوتے ہیں تو مورکھ لوگ پاپ کرم کس طرح کرتے ہیں۔

ج - महदुपरागाद्विपरीतम् ॥ १५ ॥

ارتھ - من میں ستوگن کے کم۔ اور رجوگن وتموگن کے زیادہ ہو جانے سے موہ وغیرہ طاقتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس وقت بدھی کے وچار پر عمل نہیں ہوتا۔ اس سے دھرم وغیرہ کی بجائے الٹے کام ہوتے ہیں۔ یعنے بجائے دھرم کے ادھرم ہوتا ہے۔ بجائے گیان کے الٹا گیان ہوتا ہے۔ بجائے ویراگ کے لوبھ اور موہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور بجائے مالکانہ

کے غلامی کو دل چاہتا ہے۔

س - اہنکار جو من سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا کیا لکشن ہے۔

ج -

अभिमानोऽहङ्कारः ॥ १६ ॥

ارتھ - میں ہوں اسی قسم جو اکھیمان ہے۔ اُس کو اہنکار کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک کسی میں اہنکار موجود نہ ہو۔ تب تک اُس کی شخصیّت کا علم ہی نہیں ہو سکتا۔ مثلاً گھڑا بنانے والے کا نام کُمہار ہے۔ جب کوئی کہے گھڑے کا بنانے والا کون ہے۔ تو کمہار کہتا ہے میں ہوں۔ اسی طرح ہر ایک کام اہنکار کے سبب سے ہوتے ہیں اور یہ ہی پُرش کے بندھن میں آنے کی نشانی ہے۔ جو پُرش بندھا ہُوا ہوگا۔ اُس میں اہنکار ہوگا اور جس وقت اہنکار نہ ہو۔ اس وقت مُکش کو کسی قسم کا دُکھ سُکھ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی کرم کر سکتا ہے۔ دنیا میں جس قدر شخص اور اُن کے نام ہیں۔ اُن سب کا باعث اہنکار ہے اس کے بغیر شخصیّت قائم نہیں ہو سکتی۔

س - اہنکار سے کیا پیدا ہوتا ہے؟

ج -

एकादशपञ्चतन्मात्रं तत्कार्यम् ॥ १७ ॥

ارتھ - آنکھ۔ ناک۔ کان۔ رسنا اور کھال۔ پانچ گیان اندری اور ہاتھ اور پاؤں۔ زبان پاخانہ اور پیشاب کی جگہ پانچ کرم اندری اور گیارہواں من۔ جس کا تعلق گیان اندری یعنی آنکھ ناک وغیرہ اور کرم اندری دونوں سے ہے۔ اور پانچ تن ماترا یعنے آواز۔ لمس۔ رُوپ۔ بُو اور رس یہ سب اہنکار سے پیدا ہوتے ہیں۔

س - کیسے اہنکار سے کون اندری پیدا ہوتی ہے؟

ج -

सात्त्विकमेकादशकं प्रवर्तते वैकृतादहङ्कारात् ॥ १८ ॥

ارتھ - اہنکار کے تغیرات اگر ستوگن میں ہوں تو من پیدا ہوتا ہے۔ اگر رجوگن میں ہوں تو پنچ تن ماترا پیدا ہوتی ہیں اور من ستوگن سے ہی ہوتا ہے اس کارن اُس سے ہی گیارہ اندریاں دکھاتے ہیں۔

س - گیان اندری اور کرم اندریوں کی تعداد کتنی ہے۔

ج -

कर्मेन्द्रियबुद्धीन्द्रियैरान्तरमेकादशकम् ॥ १९ ॥

ارتھ - آواز۔ ہاتھ۔ پاٹلی۔ گدا۔ اُپستھ (مُوتر ستھان) یہ کرم اندری کہلاتی ہیں۔ آنکھیں

کان - کھال - زبان - ناک - یہ پانچوں گیان اندری کہلاتی ہیں - اسی طرح ان دسوں اندریوں کے ساتھ سے گیارہواں من بھی اندری کہلاتا ہے - ان کا ہی نام گیارہ اندری ہے -

س - اندریوں کی اُتپتی پانچ بھُوتوں سے ہے -

ج - आहङ्कारिकत्वश्रुतेर्नभौतिकानि ॥२०॥

ارتھ - بہت سی شُرتیاں ایسی دیکھنے میں آتی ہیں جو اہنکار سے ہی اندریوں کی پیدائش کو کہتی ہیں - جیسے کہ ایک میں بہت سے رُوپوں کو دھارن کرتا ہوں - اس واسطے آکاش وغیرہ پنچ بھوتوں سے اندریوں کی اُتپتی کہنا محض غلطی ہے -

س - اگنی میں آواز لے ہوتی ہے - اور ہوا میں پران لے ہوتا ہے - جب کہ اگنی کی اس قدر شُرتیاں کہتی ہیں کہ اگنی میں آواز لے ہو جاتی ہے اور ہوا میں پران لے ہو جاتا ہے تو پیدائش بھی ان سے ہی کیوں نہ مانی جائے -

ج - देवतालय श्रुतिर्नारम्भकस्य ॥२१॥

ارتھ - اگنی وغیرہ سرلیشٹ گن سے لے ہوئے پدارتھوں میں لے دکھلائی دیتا ہے لیکن پیدائش نہیں دکھائی دیتی اور یہ کوئی قاعدہ بھی نہیں ہے - کہ جو جس میں لے ہو - وہ اس سے ہی پیدا بھی ہو جیسے کہ پانی کی بدبو زمین میں لے ہو جاتی ہے لیکن وہ اُس سے پیدا نہیں ہوتی - اس سبب سے اندریوں کی پیدائش اہنکار ہی سے ہے - لیکن پنچ بھوتوں سے نہیں ہے -

س - اندریوں میں رہنے والا من ہمیشہ ہے یا نہیں؟

ج - तदुत्पत्तिश्रुतेर्विनाशदर्शनाच्च ॥२२॥

ارتھ - نتیہ نہیں ہے بلکہ انیتہ ہے - کیونکہ اُس سے ہی سب اندریاں اور من پیدا ہوتے ہیں" ایسی شُرتیوں سے سدھ ہے اور من کا ناش بھی دیکھنے میں آتا ہے کیونکہ بڑھاپے میں چکشُو وغیرہ اندریوں کی طرح ناش بھی ہوتا ہے - اس واسطے من نتیہ نہیں ہے -

س - ناک وغیرہ اندریوں کے چِنھ کو ہی اندری مانا ہے -

ج - अतीन्द्रियमिन्द्रियं भ्रान्तानामधिष्ठाने ॥२३॥

ارتھ۔ ہاں منشیوں کی بُدھی نے چنھ کا نام اندری مانا ہے لیکن اندریاں توانیندری میں یعنی اندریوں سے اندریوں کا گیان نہیں ہو سکتا۔

س۔ اندری ایک ہی ہے اس کی ہی انیک شکتیاں انیک وِلکشن کام کرتی رہتی ہیں۔

ج۔ शक्तिभेदेऽपिभेदसिद्धौ नैकत्वम् ॥२४॥

ارتھ۔ ایک اندری کی بھی انیک شکتیوں کے ماننے سے اندریوں کا بھید ثابت ہو گیا۔ کیونکہ اُن شکتیوں میں ہی اندریوں کا سنغاپن ہو سکتا ہے۔

س۔ ایک اہنکار سے انیک طرح کی اندریوں کا پیدا ہونا یہ بات تو نیائے کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایک چیز سے ایک ہی چیز پیدا ہونی چاہیئے۔

ج۔ न कल्पनाविरोधः प्रमाणदृष्टस्य ॥२५॥

ارتھ۔ جو بات پرتیکش پرمان سے یا اور کسی پرمان سے ثابت ہو۔ اُس میں فضول شک کرنا نیائے کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہر چیز کے شکوک دور کرنے کا سامان پرمان ہی ہوتے ہیں۔ اگر پرمان کو نہ مان کر کوئی شخص شک کو دور کرنا چاہے تو کسی طرح پر اس کے شک دور نہیں ہو سکتے۔ اب اہنکار سے اندریوں کی پیدائش کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ جو گُن من وغیرہ میں ہے وہی گُن اُس کے کاریہ اندریوں میں نظر آتا ہے۔ جب ایک من سے اس قسم کی اندریوں کے کام چلتے ہوئے دیکھتے ہیں یا ایک من کو اندری مان کر اُس میں دس قسم کی طاقتیں معلوم کرتے ہیں۔ تو کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ایک اہنکار سے مختلف قسم کی اندریاں نہیں پیدا ہو سکیں۔

س۔ من کیا چیز ہے؟

ج۔ उभयात्मकं च मनः ॥२६॥

ارتھ۔ جو دونوں قسم کی اندریوں کیساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یعنی آنکھ۔ ناک وغیرہ گیان اندریوں کے ساتھ اور ہاتھ وغیرہ کرم اندریوں کے ساتھ اُسے من کہتے ہیں یعنی کسی قسم کی اندری بغیر من کے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ اس کو اگلے سوتر میں مشرح بیان کرتے ہیں۔

गुणपरिणामभेदान्नानात्वमवस्थावत् ॥२७॥

ارتھ - جس طرح انسان جس قسم کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس کا چال چلن اسی قسم کا ہو جاتا ہے - اسی طرح ایک من بھی گُن اور تغیرات کے فرق سے بہت قسم کی طاقتوں کو ظاہر کرتا ہے - مثلاً کسی خوبصورت عورت کے پاس بیٹھنے سے کامی اور کسی ویراگ والے سادہو کے پاس بیٹھنے سے سادھو ہو جاتا ہے - اسی طرح من بھی آنکھ کے ساتھ روپ دیکھتا ہے اور کان کے ساتھ آواز سنتا ہے - غرضیکہ جس گیان اندری یا کرم اندری کے ساتھ من ملتا ہے - اُسی کے موافق ہی کام کرتا ہے -

س - اندری یعنے حواسوں سے کون سی چیزیں محسوس ہو سکتی ہیں -

ج - रूपादिरसमलान्त उभयोः ॥२८॥

ارتھ - روپ سے شروع کر کے یعنی روپ - رس - گندھ - سپرش اور شبد ان کا گیان تو گیان اندریوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور ہاتھ - پاؤں - زبان اور پاخانہ اور پیشاب کی جگہ یہ پانچ کرم اندری ہیں جو اپنے اپنے کام کرتی ہیں - یعنے ہاتھ پکڑتا ہے - اور زبان بولتی ہے - پیر چلتے ہیں - پیشاب کا عضو پیشاب کرتا ہے اور پاخانہ کے عضو سے پاخانہ کا کام لیا جاتا ہے - اور گیان اندری اپنے وشیوں کو جانتی ہے - آنکھ سے روپ کا گیان - کان سے شبد کا گیان اور ناک سے بو کا گیان اور کھال سے سرد گرم یا کڑے نرم کا گیان اور رسنا اندری سے رس یعنے کڑوے یا میٹھے اور پھیکے کا گیان ہوتا ہے -

س - کیا جڑھ اندریاں اس کرم اور گیان کو اپنی طاقت سے کرتی ہیں یا اس میں کوئی اور سبب ہے -

ج - द्रष्टृत्वादिरात्मनः करणत्वमिन्द्रियाणाम् ॥२९॥

ارتھ - اندریوں میں جو کرنے کی طاقت ہے اس کا سبب آتما کی نزدیکی ہے - جس طرح چمک پتھر کے نزدیک ہونے سے جڑھ لوہے میں یہ طاقت آجاتی ہے کہ وہ چمک کی طرف حرکت کر کے اُس سے جا ملتا ہے اسی طرح آتما کی نزدیکی سے اندریوں میں یہ طاقت ہے کہ وہ اپنے وشیوں کو جان سکتی ہیں اور کرم اندریئیں کام کر سکتی ہیں اور اس اندریوں کے بیوہار سے آتما میں کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہو سکتا - جس طرح کہ لوہے کے چلنے سے چمک پتھر کی حالت میں کچھ بھی تغیر نہیں ہوتا -

س - انتہ کرن یعنی من و اہنکار وغیرہ کی ورتی یعنے وشے کیا ہے۔

ج - त्रयाणां स्वालक्षण्यम् ॥ ३०॥

ارتھ - بدھی - من اور اہنکار یہ تینوں اپنے اپنے خاص وشیوں کو گرہن کرتے ہیں - یعنی عقل ایک چیز کے گیان کو قابل یقین بناتی ہے - اس واسطے اس کا کام نشچے کرنا ہے - اور اہنکار کا لکشن یعنے تعریف خودی ہے - اور من کا کام سنکلپ وکلپ یعنی خیالات کو قائم کرنا اور گرانا ہے - یہ خاص کام انتہ کرنوں کے ہیں - اور اس بات کو پہلے تو کہہ چکے ہیں کہ یقین کا نام عقل یعنی بدھی اور خودی کا نام اہنکار اور خیالات کے بڑھنے گھٹنے کے سبب کا نام من ہے -

س - انتہ کرن کے عام کام کیا ہیں -

ج - सामान्या करणवृत्तिः प्राणाद्या वायवः पञ्च ॥ ३१॥

ارتھ - جو پانچ پران یعنے پران - اپان - ویان - اودان - سمان وغیرہ جو پانچ قسم کی ہوا ہیں ان کی رفتار انتہ کرن کے عام کام ہیں - جو ہوا ہردے میں رہتی ہے اس کا نام پران وائیو ہے اور جو ہوا پاخانہ وغیرہ کی اندری سے نکلتی ہے وہ اپان ہے اور جو گلے میں رہتی ہے اس کا نام اودان ہے اور جو ناف میں رہتی ہے اس کا نام ویان ہے اور جو سارے جسم میں رہتی ہے اس کا نام سمان ہے یہ سب انتہ کرن کی حالتیں ہیں - اور بہت سے لوگ پران اور وائیو کو ایک مانتے ہیں - ان کا خیال صحیح نہیں - کیونکہ اس میں بہت فرق ہے - پران وائیو ہوا اور اگنی سے ملا ہوا ہوتا ہے -

س - کیا اندریاں سب ایک ساتھ کام کرسکتی ہیں - یا سلسلہ وار

ج - क्रमशोऽक्रमशश्चेन्द्रियवृत्तयः (त्तिः) ॥ ३२॥

ارتھ - اندریاں سلسلہ وار کبھی پدارتھوں کے ساتھ تعلق کرتی ہیں اور بے سلسلہ بھی اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کال میں دو گیان اندریاں دو کام نہیں کرسکتیں - بلکہ ان میں سلسلہ ہے اور گیان اندری اپنا کام کرے - اور اسی طرح کرم اندری بھی اپنا کام کرتی جاوے - اس میں سلسلہ کی ضرورت نہیں - جس طرح ایک آدمی آنکھ سے دیکھتا اور ہاتھ سے لکھتا ہے یا پانی پیتا اور دیکھتا ہے -

س - اس سنسار میں بندھن کا کیا سبب ہے -

ج - بُدھی کی ورتی۔
س - بُدھی کی ورتیں کتنی قسم کی ہوتی ہیں؟
ج -

वृत्तयः पञ्चतय्यः क्लिष्टाऽक्लिष्टाः ॥३३॥

ارتھ - ورتی پانچ قسم کی ہے اول پرمان ورتی یعنی پرتیکش وغیرہ پرمانوں کے مطابق عقل کا کام کرنا۔ دوسرے وپریہ ورتی یعنے کسی چیز کی ماہیت کے برعکس ہاننا جس کو اودیا بھی کہتے ہیں۔ تیسرے وکلپ ورتی یعنے حالت شکیہ علم کی۔ چوتھی حالت خواب غفلت جس کو ندرا ورتی کہتے ہیں۔ پانچویں سمرتی جس کو یادداشت یا حافظہ کہتے ہیں۔ یہ پانچ قسم کی عقل کی حالتیں ہیں۔ جس سے دُکھ سُکھ پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب یہ حالتیں دور ہو جاتی ہیں تب انسان مُکتی حاصل کرلیتا ہے۔ اس کو اگلے سوتر میں ظاہر کرتے ہیں۔

तन्निवृत्तावुपशान्तोपरागः स्वस्थः ॥३४॥

ارتھ - جب عقل کی حالتیں ختم ہو جاتی ہیں تب انسان میں کرنے کی طاقت نہیں رہتی اور وہ راگ دویش سے بالکل علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب راگ دویش سے بالکل علیحدہ ہو گیا تب اس کا بیرونی چیزوں سے تعلق چھوٹ جاتا ہے اور باہر کا تعلق چھوٹ گیا۔ تو منش اپنی آتما کے اندر ویاپک پرماتما کو اپنے سروپ میں دیکھتا ہے۔ یعنی سُکھ کے واسطے جن بیرونی سادھنوں سے کام لیتا تھا۔ ان کو چھوڑ کر سُکھ کے سروپ کو اپنے اندر دیکھتا ہے اور جیو آتما کا بیرونی تعلقات سے علیحدہ ہو جانا مُکتی ہے۔ کیونکہ گیان نور ہے گا۔ خواہ اندر ہو خواہ باہر۔ جب باہر کے تعلقات چھوٹ گئے تو اندر رہنے والے پرماتما کا گیان ہوگا۔ اور یہی مُکتی کا سادھن ہے۔

س - اس میں کوئی درشٹانت نہیں کہ بیرونی تعلقات سے علیحدگی میں سُکھ مل سکیگا۔
ج -

कुसुमवच्च मणिः ॥३५॥

ارتھ - جس طرح رنگدار پھولوں کا عکس پڑنے سے سفید نگینہ رنگ دار معلوم ہوتا ہے اور اُن رنگدار پھولوں کے علیحدہ ہو جانے سے وہ سفید کا سفید ہی معلوم

ہونے لگتا ہے۔ یہی حالت جیو آتما کی ہے کہ وہ من وغیرہ کے سبب سے دُکھی سُکھی۔ اور راگ دویش والا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں من وغیرہ علیحدہ ہو جاویں۔ تب اُس کے راگ دویش سب ناش ہو جاتے ہیں اور راگ دویش کے ناش ہو جانے سے پاپ اور پُن کرموں کا ہونا بند ہو جاتا ہے۔ اور جب کرم بند ہو گئے تو پراربدھ یعنے بھوگ نہیں بنتا۔ اور جب بھوگ نہ ہوا تو کس کے بھوگ کیواسطے جنم مرن ہوگا۔ اس واسطے من کے دھرم کی علیحدگی سے جیو آتما مکت ہو جاتا ہے۔

س۔ یہ اندریاں کس کی سہایتا سے اپنے کاموں میں لگی رہتی ہیں۔ کیونکہ پرش یعنی جیو آتما و پرماتما تو نرِوکار ہیں۔

ج۔ पुरुषार्थं करणोद्भवोऽप्यदृष्टोल्लासात् ॥३६॥

ارتھ۔ اندریاں من کے سبب سے اور من بُدھی کے سبب اور بُدھی پچھلے جنم کے سنسکاروں کے سبب سے اور سنسکار کرم کے سبب سے گویا پچھلے کرموں کی پریرنا سے بھوگ کے متعلق سارے کام ہوتے ہیں۔ گویا ادرشٹ یعنی پورو کرموں سے بنی ہوئی پراربدھ ہی سارے کام جو عقل سے نقصان دینے والے ثابت ہوں کراتی ہے۔ اور اس کے واسطے پچھلے سُوتر میں مثال دے چکے ہیں۔ کہ جس طرح پھول کے سنگ سے منی میں رنگ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح پراکرت من میں کام کرنے کی طاقت آتما کے سبب سے ہوتی ہے اور وہ پرکرتی کا کام اندریوں کے کام کرنے کا سبب ہے پرکرتی کے وکار بھی اندریوں کے وشئے ہیں اور انہیں کیواسطے اندریوں کے سارے کام ہوتے ہیں۔ مثلاً روپ ہے۔ جس کو آنکھ دیکھتی ہے۔ اب پرکرتی کی اصلی حالت میں روپ نہیں ہوتا۔ جب پرکرتی متغیر ہو کر وکرتی بن جاتی ہے تب روپ ہوتا ہے جس کو آنکھ دیکھتی ہے۔ یہی حالت اندریوں کے ہر ایک وشئے کی ہے۔

س۔ پرکرتی دوسرے کے واسطے کیوں کام کرتی ہے؟

ج۔ धेनुवद्वत्साय ॥३७॥

ارتھ۔ جس طرح بچھڑے کیواسطے گؤ آپ ہی دودھ اُتارتی ہے۔

دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں رکھتی۔ اسی طرح اندریوں کی پرورتی یعنے کام میں لگنا اپنے سوامی یعنے مالک پُرش یعنے جیو کے واسطے خود بخود ہوتی ہے۔

س۔ اندر اور باہر کی اندریاں کتنی ہیں۔

ج۔ करणं त्रयोदशविधमवान्तरभेदात् ॥ ३८ ॥

ارتھ۔ اندرونی اور بیرونی تفریق کے سبب سے اوزار تیرہ قسم کے ہیں یعنے پانچ گیان اور پانچ کرم اندریاں اور تین انتہ کرن یعنے آنکھ۔ ناک۔ کان جیبھ اور کھال گیان اندریاں اور ہاتھ۔ پاؤں۔ زبان اور پاخانہ اور پیشاب کی جگہ کرم اندریاں اور من۔ بُدھی اور اہنکار تین انتہ کرن۔

س۔ اندرونی فرق کہنے کا کیا مطلب ہے۔

ج۔ ان سب اندریوں کے کام کرنے میں بُدھی ہی سردار ہے۔ بغیر بُدھی کے اندریاں کام نہیں کرتیں۔

س۔ جب پُرش کے واسطے اندریوں کے کام کرنے میں بُدھی ہی سردار ہے تو بُدھی میں کون سانکھیہ دھرم ہے۔

ج۔ इन्द्रियेषु साधकतमत्वगुणयोगात्कुठारवत् ॥ ३९ ॥

ارتھ۔ جس طرح درخت کے کاٹنے میں چوٹ کا لگنا سانکھیہ کارن ہے اور اُس کے کاٹنے کا اعلےٰ اوزار یعنے ینتر کو لہاڑا ہے۔ اسی طرح اندریاں تو مثل اوزار یعنے ینتر کے ہیں اور بُدھی مثل چوٹ کے ہے۔ جس کے بغیر کسی صورت سے بھی کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ جب اہنکار کو بھی اندری یعنے کام کرنے کا اوزار مان لیا۔ تو بُدھی اعلےٰ سبب ہے۔ یہ کیوں کہا۔

ج۔ द्वयोः प्रधानं मनो लोकवद्भृत्यवर्गेषु ॥ ४० ॥

ارتھ۔ باہر اور اندر کے جو تیرہ قسم کے اوزار ہیں ان میں عقل بھی سب کی سردار ہے اُس کو ہم دُنیا میں بھی دیکھتے ہیں کہ اگرچہ راجہ کے سب نوکر نوکر ہی ہوتے ہیں۔ لیکن اُن میں وزیر راجہ کو چھوڑ کر سب کا سردار ہوتا ہے۔ اسی طرح عقل یعنے بُدھی بجائے وزیر کے ہے اور اندریاں بجائے دوسرے نوکروں اور زمینداروں

کے ہیں اور پُرش یعنے جیو آتما بجائے راجہ کے ہے۔ بُدھی کے سردار ہونے کے واسطے اور بھی دلیل پیش کرتے ہیں۔

س۔ بُدھی میں کیا خوبی ہے جو وہ سردار گنی جاوے۔

ج۔

अव्यभिचारात् ॥ ४१ ॥

ارتھ۔ اگرچہ بُدھی ہر ایک اندری کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اس پر بھی اپنے کام میں بُدھی کے فرق نہیں آتا۔ بلکہ اس کے کام یقیناً ایک سے نظر آتے ہیں اُس کی دوسری دلیل دیتے ہیں۔

तथाऽशेषसंस्काराधारत्वात् ॥ ४२ ॥

ارتھ۔ جس قدر گیان کے سنسکار ہیں وہ سب بُدھی یعنے عقل میں ہی رہتے ہیں اگر آنکھ وغیرہ اندری یا اہنکار و من کو سردار مانیں تو اندھے بہرے کو حافظہ نہ ہونا چاہئے۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ ان لوگوں کا حافظہ بہ نسبت دوسروں کے اچھا ہوتا ہے۔ اور جس وقت تتو گیان یعنی ہر ایک چیز کی اصلیت و ماہیت کا علم ہو جاتا ہے اُس وقت من اور اہنکار کا اپنی اصل میں لے ہونا دیکھتے ہیں لیکن بُدھی کی یادداشت اُس وقت بھی قائم رہتی ہے۔ اور جب بُدھی کا دھرم یادداشت موجود ہے تو بُدھی بھی موجود مانی جاتی ہے۔ اسی پر ایک اور دلیل دیتے ہیں۔

स्मृत्याऽनुमानाच्च ॥ ४३ ॥

ارتھ۔ سمرتی یعنی پرانی باتوں کا یاد آنا یہ بُدھی کے سبب سے ہی ہوتا ہے کیونکہ چِتّینا ورتی یعنی ایسی حالت میں جب بُدھی کا تعلق اور چیزوں سے ہٹ کر ایک چیز کے وچار میں لگ جاتا ہے وہ سب حالتوں سے بہتر حالت ہے۔ اور اس شتوتر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما کپل جی بُدھی اور چِت کو ایک ہی مانتے ہیں اور اودّیا وادی کی طرح من۔ بُدھی۔ چِت اور اہنکار یہ چار انتہ کرن نہیں مانتے۔

س۔ کیا چِتّینا ورتی پُرش یعنے جیو آتما کی ہوتی ہے۔

ج۔

सम्भवेन्न स्वतः ॥ ४४ ॥

ارتھ۔ خود بخود جیو آتما یعنے پُرش کو سمرتی یعنے پُرانی باتوں کا یاد آنا ممکن

نہیں۔ کیونکہ جیوآتما صرف ساکشی یعنے دیکھنے والا ہے۔ اور بدھی کے جیسے سنسکار سامنے آئیں گے ویسے ہی جیوآتما کو معلوم ہوں گے۔ مطلب یہ کہ جیوآتما میں سنسکار نہیں ہے۔

س۔ جب بدھی کو ایک کرن یعنے اوزار مان لیا تو دوسری اندریوں کے ماننے کی کیا ضرورت ہے۔

ج۔ بغیر آنکھ وغیرہ گیان اندریوں کے بدھی اپنا کوئی بھی کام نہیں کر سکتی۔ اگر آنکھ وغیرہ کے بغیر بدھی اندریوں کا کام کر سکے تو اندھے آدمی کو بھی دیکھنے کی طاقت ہونی چاہئے۔ کیونکہ عقل یعنے بدھی تو اس کو بھی ہوتی ہے لیکن سنسار میں اندھا دیکھتا ہے یہ نظر نہیں آتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بدھی سردار ہے اور باقی اندریاں اس کی سہایک ہیں۔

س۔ جبکہ عقل کو ہی اندریوں کا سردار مانتے ہو تو پہلے سوتروں میں من کو گیان اندری اور کرم اندری کے ساتھ تعلق رکھنے والا کیوں تسلیم کیا۔

ج۔ आपेक्षिको गुणप्रधानभावः क्रियाविशेषात् ॥४५॥

ارتھ۔ کام کے زیادہ ہونے سے صفات کا بھی چھوٹا بڑا ہونا نسبتی ہوتا ہے۔ جس طرح پولیس کے سپاہیوں میں تھانہ دار مکھیہ ہے۔ اور تھانہ داروں میں انسپکٹر مکھیہ ہے۔ غرض اسی طرح اندریوں کے کام میں من سردار ہے۔ اور من کے کام میں اہنکار سردار ہے۔ اور اہنکار کے کام میں بدھی سردار ہے۔

س۔ انسان کی عقل ہی سب سے بڑا اوزار ہے اور باقی اندریاں اس سے چھوٹی ہیں۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔

ج۔ तत्कर्मार्जितत्वात्तदर्थमभिचेष्टा लोकवत् ॥ ४६ ॥

ارتھ۔ جس طرح ہم سنسار میں دیکھتے ہیں کہ جو آدمی تلوار خریدتا ہے تو اس تلوار کے کام سے خریدنے والے کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح بدھی کو بھی انسان نے کرم سے خریدا ہے۔ یعنے وہ کرم سے پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے بدھی کے کاموں سے انسان کو پھل ہوتا ہے۔ اس واسطے بدھی اندری کو مکھیہ ماننا چاہئے۔ اگرچہ یہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ پرش بھوگ کے متعلق کرموں سے رہت ہے۔ یعنے الگ ہے۔ لیکن کرم کا کرنے والا پرش

مانا جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح فوج کی ہار جیت سے راجہ کی ہار جیت مانی جاتی ہے اسی طرح بُدھی اور اندریوں کے کرم جیو ہیں مانے جاتے ہیں۔

س - جب سب اندریوں کے ساتھ جیوآتما یعنے پُرش کا برابر تعلق ہے۔ تو بُدھی کو پردھان کیوں مانیں۔

ج - समानकर्मयोगे बुद्धेः प्राधान्यं लोकवल्लोकवत् ॥४७॥

ارتھ - اگرچہ سب اندریوں کے ساتھ جیوآتما کا تعلق برابر ہے۔ توبھی بُدھی ہی کے ساتھ خصوصیت ہے۔ جس طرح ہر ایک رعایا کا آدمی گورنمنٹ کی رعایا ہوتا ہے لیکن اس پہ بھی وزیر رعایا ہو کر رعایا میں سردار مانا جاتا ہے یہ سلسلہ ایک دوسرے کی نسبت سے ہے۔

س - لوک وت یعنے "دنیا کی مثال کے موافق" یہ لفظ دوبارہ کیوں کہا۔

ج - اس سے اس مضمون کے ختم ہونے کا ثبوت ملتا ہے گویا یہ ادھیاے کے خاتمہ کو جتاتا ہے۔

س - اس ادھیاے میں کتنے مضمون کا بیان ہوا۔

ج - پرکرتی کے کاریہ پرکرتی سوکشم ہے۔ انتہ کرن اور دو طرح کی اندریاں وغیرہ کا ذکر ہو گیا +

ادھیاے دوسرا ختم ہوا

اوم

तृतीयाध्यायः ॥

تیسرا ادھیائے

س - اب تیسرے ادھیائے میں کس بات کا ذکر ہوگا۔

ج - پرکرتی کے کثیف کاریہ یعنے زمین - پانی وغیرہ پانچوں عناصر اور دو قسم کے شریر یعنے اجسام وغیرہ ذکر ہوگا۔

س - پرکرتی کے سُتھول یعنے کثیف کاریہ کہنے سے کیا مطلب ہے۔

ج - پرکرتی کے دو قسم کے کاریہ ہیں ایک وہ جو حواسوں سے محسوس نہیں ہو سکتے۔ اُن کو سُوکشم یعنے لطیف کاریہ کہتے ہیں۔ مثلاً من - اہنکار وغیرہ دوسرے جو اندریوں سے محسوس ہو سکتے ہیں ان کو کثیف یعنے سُتھول کہتے ہیں۔

س - پہلے سُوکشم یعنے لطیف کاریوں کو کہہ کر اب کثیف کو کیوں کہتے ہو۔

ج

अविशेषाद्विशेषारम्भः ॥ १ ॥

ارتھ - عام سے خاص نکلتے ہیں اس واسطے سُوکشم کاریہ عام اور سُتھول کاریہ خاص ہے۔ پہلے عام کو کہہ دیا - اب اُس میں سے خاص کی پیدائش کا ذکر کریں گے۔ چونکہ ہر ایک مُرکّب چیز اپنے اجزار کی ترکیب یعنے سنبوگ سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح یہ پنچ مہابھوت اپنے سوکشم یعنے لطیف گنوں سے جس کو پنچ تن ماترا کہتے ہیں - پیدا ہوتے ہیں اور سُکھ وغیرہ کے سادھن سُتھول بھوت ہی سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں کو آتما کے انوکول یعنے موافق اور پرتی کُول یعنے خلاف سمجھ کر سُکھ دُکھ کا سادھن سمجھتے ہیں۔ لیکن لطیف کا علم تو صرف یوگی اور عالموں ہی کے خیال میں ہوتا ہے۔

س - ان سُوکشم تتوں سے کیا پیدا ہوتا ہے۔

ج -

तस्माच्छरीरस्य ॥ २ ॥

ارتھ - جن تتوؤں کا ذکر دوسرے ادھیائے میں ہُوا ہے اُن ہی سے سُتھول یعنے کثیف اور سُوکشم یعنے لطیف جسم یعنے شریر پیدا ہوتے ہیں۔

س - سُتھول شریر کس کو کہتے ہیں؟

ج - اندریاں - من - اہنکار اور پرانوں کو ملاکر سترہ تتوں کا سوکشم شریر کہلاتا ہے

س - کیا تیئس تتوؤں کے بغیر سنسار کی پیدائش نہیں ہوسکتی -

ج - तद्बीजात् संसृतिः ॥३॥

ارتھ - تیئس تتو شریر کے کارن یعنے جسم کی علت ہیں اور یہ بات پریکٹس سے بھی ثابت ہے کہ بغیر کارن کے کاریہ کی پیدائش نہیں ہوسکتی -

س - جیو کا سنسار سے تعلق کب تک رہتا ہے -

ج - आविवेकाच्च प्रवर्त्तनमविशेषाणाम् ॥४॥

ارتھ - عام طور پر جب تک جیو کو اوِویک یعنے ست است یا اناتما اور آتما کا گیان نہیں رہتا - تب ہی وہ کام کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور جب وِویک ہوجاتا ہے تو وہ اپنے آپکو پرکرتی کے سب کاریوں سے علیحدہ معلوم کرکے ہرایک قسم کے کام سے علیحدہ ہوجاتا ہے کیونکہ دنیا میں جسقدر آدمی کام کرتے ہیں وہ سب دکھوں کی نورتی کیواسطے کرتے ہیں لیکن جب یہ یقین ہوگیا کہ دُکھ تو من کا دھرم ہے اور مجھ سے اور من سے کوئی تعلق نہیں تو دُکھ رہتا ہی نہیں - پھر کس کے دور کرنے کے واسطے کوشش کی جاویگی -

س - اگر اوِویک سے ہی سرشٹی ہوتی ہے یعنے سب کام کرتے ہیں تو پرلے کال میں بھی کام ہونے چاہئیں -

ج - उपभोगादितरस्य ॥५॥

ارتھ - جب من جس کے بھوگ کو جیو اپنا اوپ بھوگ سمجھتا تھا - پرکرتی میں شامل ہوگیا تو اوِویک کا موقع ہی نہیں رہا - کیونکہ من کی موجودگی میں جیو دُکھ سکھ کو اپنا دھرم مان کر اس کے دور کرنے کیواسطے کام کرتا ہے لیکن پرلے کال میں پراکرت من پرکرتی میں شامل ہوجاتا ہے اسواسطے اوِویک کے اسباب نہ رہنے سے نہ اوِویک ہی ہوتا اور نہ جیو ہی کام کرتا ہے - کیونکہ من کے دھرم دُکھ وغیرہ جیو کے اوپ بھوگ کہلاتے ہیں جن کے دور کرنے کو پرشارتھ کیا جاتا ہے - اُس وقت یہ اوپ بھوگ بھی نہیں ہوتے -

س - کیا پرلے کال میں بدھ جیوؤں کو بھی دُکھ سکھ نہیں ہوتا -

ج-

सम्प्रति परिमुक्तो द्वाभ्याम् ॥ ६ ॥

ارتھ - دُنیا کی موجودگی میں جیو واسنا اور بھوگ سے بندھا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن پرلے کال میں واسنا اور بھوگ سے مُکت ہوتا ہے جس کیواسطے سُشپتی اوستھا کی مثال موجود ہے کہ اسوقت من کے پرکرتی میں شامل ہوجانے سے نہ تو جیو کو کوئی دُکھ سُکھ ہوتا ہے اور نہ کچھ کام کیا جاتا ہے۔

س- ستھول اور سوکشم شریر میں کیا فرق ہے۔

ج

मातापितृजं स्थूलं प्रायश इतरन्न तथा ॥ ७ ॥

ارتھ - ستھول شریر یعنے جسم کثیف اکثر ماتا پتا کے رج اور ویرج کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سوکشم شریر اس طرح نہیں پیدا ہوتا۔

س- اس سوتر میں پرایشہ جس کے معنے اکثر کے ہیں کیوں کہا۔

ج- چونکہ سانکلپک سرشٹی کے منشوں کے شریر ماتا پتا سے پیدا نہیں ہوتے اس واسطے اکثر کا لفظ دیا۔

س- جب تین قسم کے شریر یعنے جسم مانتے ہو تو کس جسم کے سبب سے جیو آتما سکھ دُکھ بھوگتا ہے۔

ج- पूर्वोत्पत्तेस्तत्कार्यत्वं भोगादेकस्य नेतरस्य ॥ ८ ॥

ارتھ - لنگ شریر کے ہی تعلقات سے جیو کو دُکھ سُکھ ہوتے ہیں۔ کیونکہ سرشٹی میں پہلے لنگ شریر ہی کی پیدائش ہے دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ ستھول شریر بھی لنگ شریر کے اختیار میں رہ کر کام کرتا ہے۔ جب سُشپتی کی حالت میں لنگ شریر کام نہیں کرتا باوجودیکہ جیو آتما شریر کے اندر ہوتا ہے۔ تو بھی دُکھ سُکھ محسوس نہیں ہوتے۔ چونکہ سُکھ وغیرہ من کے دھرم ہیں اور وہ لنگ شریر میں ہے۔

س- سوکشم شریر کا لکشن کیا ہے۔

ج-

सप्तदशैकं लिङ्गम् ॥ ९ ॥

ارتھ - پانچ گیان اندری۔ اور پانچ کرم اندری۔ من اور اہنکار اور پانچ تن ماترا یعنے شبد۔ سپرش۔ روپ۔ رس۔ گندھ اور بعض لوگ بجائے تن ماترا کے پنچ پران کا ماننا ٹھیک بتلاتے ہیں۔ ان سترہ چیزوں کے مجموعہ کا نام لنگ شریر ہے۔

س - کیا لنگ شریر سب کے اندر ایک سا ہے اُس میں اتنی ہی چیزیں ہوتی ہیں۔
ج - ہاں سب کے اندر ایک سا لنگ شریر ہوتا ہے۔
س - اگر لنگ شریر ایک سا ہے تو مختلف یونیوں کی شکل میں کیوں فرق ہوتا ہے۔
ج - व्यक्तिभेदः कर्मविशेषात् ॥१०॥
ارتھ - ستھول شریر یعنے جسم کثیف مختلف قسم کا بسبب اعمال کے مختلف ہونے کے ہوتا ہے۔ جس طرح ایک آدمی کے رہنے کا مکان اُس کی دولت مندی یا مفلسی کی وجہ سے مختلف قسم کا ہوتا ہے۔
س - جبکہ بھوگوں کے رہنے کی جگہ صرف لنگ شریر ہی ہے تو ستھول شریر کو کیوں شریر کہا جاوے۔
ج - तदधिष्ठानाश्रये देहे तद्वादात्तद्वादः ॥११॥
ارتھ - چونکہ ستھول شریر یعنے جسم کثیف لنگ شریر یعنے جسم لطیف کے رہنے کا مکان ہے۔ اس واسطے اُس کو جسم یعنے شریر کہتے ہیں۔
س - لنگ شریر ستھول شریر سے علیحدہ ہے۔ اس کا ثبوت کیا ہے۔
ج - न स्वातन्त्र्यात्तदृते छायावच्चित्रवच्च ॥१२॥
ارتھ - وہ لنگ شریر یعنے جسم لطیف بغیر کسی سہارے کے نہیں رہ سکتا۔ جس طرح کہ سایہ بغیر کسی سہارے کے نہیں رہ سکتا۔ اور جس طرح تصویر بغیر کسی رہنے کے مکان کے نہیں کھنچ سکتی۔ اسی طرح لنگ شریر بھی بغیر ستھول شریر کے نہیں رہ سکتا۔
س - تم لنگ شریر کو دو ہی طرح کا مان سکتے ہو۔ اموَرتی یا مورتی والا۔ اگر اموَرتی ہے تو اسکو سہارے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ مورتی والا ہے۔ تو ہوا وغیرہ کی طرح آکاش میں رہ سکتا ہے۔ اس واسطے اس کا دوسرا جسم ماننے سے کیا فایدہ۔
ج - मूर्त्तत्वेऽपि न सङ्घातयोगात्तरणिवत् ॥१३॥
ارتھ - اگرچہ لنگ شریر مورتی والا ہے تو بھی بغیر سہارے کے نہیں رہ سکتا۔ جس طرح بسیتج یعنے اگنی کے بہت سے ذرے مل جاتے ہیں تو بغیر زمین کے سہارے کے نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح لنگ شریر یعنے جسم لطیف بھی بغیر کسی سہارے کے نہیں رہ سکتا۔

س - لنگ شریر کا پری مان یعنے مقدار کیا ہے کیونکہ ہر ایک چیز کے واسطے سنسار میں تین قسم کے پر یمان یعنے مقدار ہیں - ایک انو یعنے چھوٹا دوسرا مدھیم یعنے درمیانی درجہ کا تیسرا وبھو یعنے ہر جگہ موجود -

ج - अणुपरिमाणं तत्कृतिश्रुते : ॥१४॥

ارتھ - لنگ شریر انو پر یمان والا یعنے مقدار میں چھوٹا ہے جسکو مدھیم پر یمان والے ستھول شریر نے ڈھانپ رکھا ہے -

س - کیا لنگ شریر سب سے چھوٹا ہے -

ج - سب سے چھوٹا تو پر مانو ہوتا ہے اور مفرد ہوا کرتا ہے - چونکہ لنگ شریر مرکب ہے اس واسطے سب سے چھوٹا یعنے پر مانو نہیں ہو سکتا -

س - تو مدھیم پری مان والا کہنا چاہئے تھا - انو کیوں کہا - کیونکہ کوئی چیز جو مرکب ہو - انو نہیں کہلا سکتی -

ج - انو لفظ نسبتی ہے لیکن یہاں انو کے معنے اسقدر چھوٹا ہے جو اندریوں سے محسوس نہ ہو سکے -

س - لنگ شریر کو مرکب کیوں مانا جاوے ؟

ج - तदन्नमयत्वश्रुतेश्च ॥१५॥

ارتھ - چونکہ سوکشم شریر - آن یعنے خوراک سے پیدا ہوتا ہے اور بڑھتا گھٹتا بھی ہے - اس واسطے انیتہ ہے -

س - اس کا کیا ثبوت ہے کہ لنگ شریر آن سے یعنی خوراک سے بنتا ہے -

ج - شرتی میں لکھا ہے کہ من آن سے پیدا ہوتا ہے پران پانی سے بنتے ہیں اور بانی تیج سے بنتی ہے - غرضیکہ سوکشم شریر کے ہر حصہ کی پیدائش کا پتہ مل جاتا ہے -

س - من وغیرہ بھوتک ہیں یا ابھوتک ہیں -

ج - بھوتک ہیں کیونکہ پرش کو چھوڑ کر باقی سارا سنسار بھوتوں کے سبب سے بنا ہے - سوائے پرش کے کوئی چیز بھی ابھوتک نہیں -

- اگر لنگ شریر اچیتن یعنے غیر مدرک ہے تو مختلف اجسام کیواسطے پیدائش

کیوں ہوتی ہے۔

ج۔ पुरुषार्थं संसृतिर्लिङ्गानां सूपकारवद्राज्ञः ॥२६॥

ارتھ - لنگ شریر کی پیدائش پُرش یعنے جیو آتما کے واسطے ہے۔ جس طرح رسوئیا بھوجن شالا یعنے باورچی خانہ میں اپنے مالک کیواسطے کھانا پکانے کو جاتا ہے۔ اسی طرح لنگ شریر بھی پُرش کے واسطے پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک لنگ شریر یعنے جسم لطیف کا وچار ہو چکا۔ اب جسم کثیف کا وچار کرتے ہیں۔

س - ستھول شریر کس سے پیدا ہوتا ہے۔

ج۔ पाञ्चभौतिको देहः ॥ २७॥

ارتھ - یہ ستھول شریر یعنے جسم کثیف پانچ بھوتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور پانچ بھوت یہ ہیں۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور خلا۔

س - کوئی اس کے خلاف بھی مانتے ہیں۔

ج۔ चातुर्भौतिकमित्येके ॥२८॥

ارتھ - بعض لوگ خلا کو نہ مان کر چار بھوتوں سے پیدائش مانتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جس کے حصے جسم میں آئیں اُس کو پیدائش کا سبب ماننا چاہئے۔ لیکن آکاش کے حصے نہیں ہوتے۔

س - اس کے خلاف بھی کوئی مانتا ہے۔

ج۔ एकभौतिकमित्यपरे ॥ २९॥

ارتھ - بعض لوگ اس شریر کو صرف ایک بھوت یعنے زمین سے پیدا شدہ مانتے ہیں۔ اور اسے جسم خاکی کہتے ہیں اور باقی عنصروں کو برائے نام بتلاتے ہیں۔ یا ایسا سمجھو کہ ہر ایک نوع جسمانی ایک ایک بھوت سے پیدا ہوتا ہے۔ جسم انسانی میں خاک زیادہ ہے۔ اس واسطے یہ خاکی بتلایا ہے اور دوسرے قالبوں میں پانی وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں اُنہیں آبی وغیرہ کہتے ہیں۔

س - کیا شریر چیتن یعنے مدرک ہے اور یہ درک عناصر کے تعلقات سے پیدا ہوتا ہے۔

ج۔ न सांसिद्धिकं चैतन्यं प्रत्येकादृष्टेः ॥३०॥

ارتھ - جبکہ مفرد عنصروں میں درک کی صفت موجود نہیں ہے تو ان کی ترکیب سے کسی طرح چیتن پیدا نہیں ہو سکتا - کیونکہ جو صفت مفرد اجزا میں نہ ہوں وہ مُرکب میں کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی - کیونکہ کارن کے گنوں کے موافق ہی کاریہ میں گن پائے جاتے ہیں -

س - اگر جسم کو مدرک مانیں اور درک کو عنصروں کی صفت مانیں تو کیا نقص عائد ہوگا؟

ج - प्रपञ्चमरणाद्यभावश्च ॥२१॥

ارتھ - اگر جسم کو بذات خود قدرتی طور پر مدرک سمجھا جاوے گا - تو یہ خرابی ہوگی کہ جاگرت - سوپن - سُشُپتی اور موت وغیرہ مختلف حالتیں نظر نہیں آئینگی - کیونکہ جب جسم قدرتی طور پر مادرک ہے - تو موت کے وقت اُس کا درک کہاں بھاگ جاتا ہے اس کے متعلق بھُوتوں کے سنیوگ سے چیتنا پیدا نہیں ہوتی اور ثبوت دیتے ہیں:

मदशक्तिवच्चेत्प्रत्येकपरिदृष्टे सांहत्ये तदुद्भवः ॥२२॥

ارتھ - اگر یہ کہو کہ جس طرح مختلف مفرد چیزوں میں نشہ لانے کی صفت موجود نہیں لیکن اُن کے ملانے سے پیدا ہو جاتی ہے - اسی طرح مفرد عنصروں میں چیتنا یعنے درک نہیں اُن کے سنیوگ سے پیدا ہو جاتا ہے - لیکن ایسا کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ شراب میں جو نشہ ہے وہ نشہ کی صفت ان چیزوں میں بھی ہے - جن سے شراب پیدا ہوئی ہے - اگر یہ کہو کہ ہر ایک عنصر میں تھوڑی تھوڑی چیتنا یعنے درک ہے اور اُن کے ملنے سے بڑی چیتنا ہو جاتی ہے - لیکن ایسا کہنا بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ اول تو نرا کار چیتنا میں سنیوگ وِیوگ نہیں ہو سکتا - اگر ساکار عنصروں کی صفت مانو تو موت وغیرہ نہیں ہو سکیں گی - اب شریروں کو بتلا کر اصل مطلب مکتی کے اسباب کو بتلاتے ہیں -

ज्ञानान्मुक्तिः ॥२३॥

ارتھ - گیان سے مکتی ہوتی ہے - اور اس گیان کے واسطے لنگ شریر یعنے جسم لطیف کا ہونا ضروری ہے - کیونکہ بیرونی صفت گرہن کرنے کے واسطے دروازہ کی ضرورت ہوتی ہے - جس گھر کا دروازہ نہ ہو وہاں باہر کی صفات داخل نہیں ہو سکتیں -

س - گیان سے کیوں مکتی ہوتی ہے -

ج -

बन्धो विपर्ययात् ॥ २४ ॥

ارتھ - چونکہ بندھن کی پیدائش وپریہ یعنے اُلٹے گیان سے ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس سبب سے بیماری پیدا ہوتی ہے - اُس کی مخالف طاقت سے ناش ہوتی ہے چونکہ بندھن اُلٹے گیان سے پیدا ہوا ہے اس واسطے سیدھے گیان سے مکتی ہوگی - اب بندھن اور مکتی کے اسباب کو تو بتلا دیا - اب سروپ پر بحث کریں گے -

س - اس کا کیا سبب ہے کہ مکتی گیان سے ہی ہوتی ہے - کرم سے نہیں -

ج -

नियतकारणत्वान्न समुच्चयविकल्पौ ॥२५॥

ارتھ - مکتی کا سبب مقررہ گیان ہی ہے - کرم وغیرہ نہیں - کیونکہ اُلٹے گیان کا جس سے بندھن ہوتا ہے - کرم مخالف نہیں اور جب تک روگ کے ندان یعنے سبب پیدائش کا مخالف نہ ہو - تب تک اس کو دور نہیں کر سکتا - چونکہ یہ بات مقرر ہوگئی کہ دُکھ اُلٹے گیان سے پیدا ہوا - اب اُس کا علاج بھی گیان مقررہ ہے - ان میں یہ شک ہی نہیں ہو سکتا کہ مکتی کرم سے ہوئی یا گیان سے اس کو اگلے سوتر میں اور مضبوط کرتے ہیں *

स्वप्नजागराभ्यामिव मायिकाऽमायिकाभ्यां नोभयोर्मुक्तिः पुरुषस्य ॥ २६ ॥

ارتھ - جس طرح سوپن کا گیان اور جاگرت کا گیان - ان میں سے سوپن یعنے خواب کی چیزیں تو موجود نہیں - اس واسطے گیہ یعنے معلوم کے نہ ہونے سے علم جھوٹا ہوا - اور حالت بیداری کی چیزیں موجود ہیں اسواسطے یہ سچا علم ہے اور خواب اور بیداری دونوں آپس میں مخالف ہیں - اس واسطے یہ دونوں حالتیں ایک وقت میں ایک ہی جیو میں نہیں رہ سکتیں اسی طرح گیان اور کرم بھی ایک حالت میں نہیں رہ سکتے - اس واسطے دونوں مکتی کے سادھن نہیں ہو سکتے - مکتی کا سادھن اکیلا گیان ہے اس واسطے اس مضمون میں شک کی گنجائش ہی نہیں کہ مکتی کا سادھن گیان ہے یا کرم -

س - اگر کرم کا کچھ بھی پھل نہیں - تو اس کا کرنا فضول ہے -

ج -

इतरस्यापि नात्यन्तिकम् ॥ २७ ॥

ارتھ - کرم کا پھل محدود - بے انتہا محدود نہیں - یا کرم کا پھل عام ہے خاص مکتی کرم کا پھل نہیں -

س - سوتر میں تو اتر لفظ ہے - تم اس کے معنے کرم کس طرح لیتے ہو -

ج - اِتر کے معنے دوسرے کے ہیں - لیکن گیان تو مکتی کا مقررہ سادھن ہے اُس کے علاوہ دوسرا کرم کے سوائے اور کوئی نہیں اور دوسری بات یہ کہ کرم کا ذکر چلا آرہا ہے - اس سے بھی گیان کے علاوہ کرم کا گرہن ہوگا۔

س - اگر ہم یہ مانیں کہ اِتر شبد سے اگیان لینا چاہیئے کیونکہ گیان کے مخالف اگیان ہے

ج - یہ ٹھیک نہیں کیونکہ اسی سوتر میں رشی کا اپی اور آئینتک کہنا کرم کے تھوڑے پھل کو بتانے والا ہے - جب اِتر کے معنے اگیان لیں تو اگیان کا تھوڑا پھل ہے بہت نہیں یہ ماننا پڑے گا - اس سے تھوڑے پھل کا خواہشمند اگیان کو اُتم سمجھ لیگا - جو بالکل مضر ہے اس واسطے یہ غلط ارتھ بالکل ٹھیک نہیں یہاں کرم سے گیان اُتم ہے - یہ رشی کا مطلب ہے -

س - جس طرح سوپن میں پدارتھوں کے نہ ہونے سے ان کا گیان بھی متھیا کہلاتا ہے - کیا اسی طرح یوگی کے سنکلپ میں جن پدارتھوں کا گیان ہوتا ہے - وہ متھیا ہے

ج - सङ्कल्पितेऽप्येवम् ॥२८॥

ارتھ - جس طرح گیان سے جانے ہوئے پدارتھ سچے ہیں - اسی طرح یوگی کے سنکلپ سے جانے ہوئے پدارتھ بھی سچے ہیں -

س - اس کا کیا سبب ہے کہ یوگی کے سنکلپ کے پدارتھ سچے مانیں جائیں -

ج - یوگی کو یہ تنبھرا بدھی ہوتی ہے - جس میں کبھی جھوٹا سنکلپ ہو ہی نہیں سکتا - اس واسطے یوگی کا سنکلپ سچا مانا جاتا ہے -

س - جبکہ یوگی کے سنکلپ والے پدارتھوں کا کوئی بھی ظاہری کارن نہیں معلوم ہوتا - تو اُسے سچا کیوں مانیں -

ج - भावनोपचयाच्छुद्धस्य सर्वं प्रकृतिवत् ॥२९॥

ارتھ - یوگی کی وچار شکتی پرانایام یعنے جس دم وغیرہ کے سبب بہت بڑھ جاتی ہے - جس سے اُسے دور کے پدارتھ کا سچا دھیان ہو سکتا ہے - اُس میں پرتیکش کارن دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں - کیونکہ ہماری طرح یوگیوں کے سنکلپ جھوٹے نہیں ہوتے - جس طرح پرکرتی بغیر کسی کی مدد کے مہتتو وغیرہ کو بناتی ہے اور اُس میں پرتیکش نظر نہیں آتا - اور نہ ضرورت پڑتی ہے - اسی طرح یوگی کا گیان سمجھنا چاہیئے

س - اس بات کو بے دلیل کسطرح مان لیں کہ یوگی کی عقل میں اس قدر طاقت ہو سکتی ہے۔
ج - جس طرح گنگا میں یہ طاقت ہے کہ وہ بڑے بڑے مکان جو اُس کی دھار میں بنائے جاویں گرا وے - لیکن اگر اسی گنگا کی بہت سی چھوٹی چھوٹی نالیئں بنا دی جاویں تو اُس میں یہ طاقت نہیں ہو سکتی کہ وہ ایک اینٹ کو بھی بہا کر لے جاوے اسی طرح عام لوگوں کی عقل خیالات کے منتشر ہونے سے اس قابل نہیں رہتی کہ وہ باریک اور دور کی چیزوں کو معلوم کر سکے - لیکن یوگی کے خیالات جمع ہونے سے اُس میں یہ طاقت ہے کہ اس طرح جان سکے۔
س - دھیان کسے کہتے ہیں۔
ج -

रागोपहतिर्ध्यानम् ॥ ३० ॥

ارتھ - جس طرح رجوگن سے پیدا شدہ گیان کے روکنے والی دنیاوی خواہشیں ہیں جس سبب سے اُن کا ناش ہو جاوے اُسے دھیان کہتے ہیں - یہاں پر دھیان شبد سے یوگ کے تینوں آخری انگ، یعنے دھارنا - دھیان اور سمادھی ہیں کیونکہ یوگ سوتروں میں یوگ کے آٹھوں انگوں کو ٹھیک گیان میں سبب مانا ہے اُن انگوں کی اندرونی تفریق یوگ شاستر میں ملے گی -
س - وشیوں کا ناش یا خواہشوں کا ناش تو سُشُپتی اوستھا میں بھی ہو جاتا ہے۔ کیا اُس کو تم دھیان کہو گے۔
ج - گیانی پُرش سمادھی میں ہی سُشُپتی کا انوبھو کرتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ دھیان کے وقت ایک دھیہ موجود رہتا ہے - باقی سب وشے ناش ہو جاتے ہیں لیکن سُشُپتی کی حالت میں کوئی رجوگنی یا ستوگنی وشے موجود نہیں رہتا۔
س - دھیان کس طرح ہو سکتا ہے۔
ج -

वृत्तिनिरोधात्तत्सिद्धिः ॥ ३१ ॥

ارتھ - ایک دھیہ یعنے جس کا دھیان کیا جاوے اُس کو چھوڑ کر باقی چیزوں سے من کی ورتیوں کے ہٹانے سے، دھیان حاصل ہو سکتا ہے۔
س - نراکار جیو آتما دھیان کریگا یا من دھیان کرے گا - کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جاوے - کہ دھیان کرنا کس کا دھرم ہے تب تک کام نہیں چل سکتا +

ج - دھیان پُرش کریگا کیونکہ من وغیرہ تو اپنی ورتیوں کو روک نہیں سکتے اُن کی ورتیوں کو روکنے والی بُدھی ہے۔

س - دھیان نراکار کا ہوگا یا ساکار کا اگر کہو ساکار کا تو جس وقت من کی ورتی رُک جائیگی۔ تو اُس وقت من کے بغیر نراکار جیو آتما ساکار چیزوں کا دھیان کس طرح کر سکے گا۔ اگر کہو نراکار کا تو جس کا روپ وغیرہ کچھ نہیں اُس کا دھیان کس طرح ہوگا۔

ج - دھیان ہمیشہ نراکار کا ہوتا ہے۔ کیونکہ اندریوں کے ذریعہ من میں درویہ نہیں گیا۔ بلکہ اُس کے گن گئے ہیں۔ جو نراکار ہیں۔ خواہ ساکار کا دھیان کرو یا نراکار کا۔ لیکن گیان نراکار گنوں کا ہی ہوگا۔

س - دھیان کس طرح ہوگا اُس کے سادھن کیا ہیں۔

ج - धारणासनस्वकर्मणा तत्सिद्धिः ॥३२॥

ارتھ - دھارن - آسن اور اپنے کرم سے دھیان کی سدھی ہوتی ہے۔

س - دھارنا کسے کہتے ہیں۔

ج - निरोधश्छर्दिविधारणाभ्याम् ॥३३॥

ارتھ - ہوا کو باہر نکالنے اور اندر لے جانے اور کچھ دیر تک پرانوں کی گردش کو روکنے سے جو پرانوں کا رُک جانا ہے اور پرانوں کے رُکنے کے ساتھ ہی خون کی گردش بند رُکاوٹ پیدا ہونا اور اُس سے من کے رُک جانے کو دھارنا کہتے ہیں۔ اگرچہ اس سُوتر میں مہاتما کپل جی نے دھارنا کا لفظ نہیں لکھا۔ لیکن اگلے سوتروں میں آسن اور اپنے کرم کی تعریف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دھارنا کی تعریف اس سُوتر میں کی گئی ہے۔

س - آسن کس کو کہتے ہیں۔

ج - स्थिरसुखमासनम् ॥३४॥

ارتھ - جو قائم ہونے پر سُکھ کا سبب ہو یا جس وقت سُکھ سے قیام کر سکے اس کو آسن کہتے ہیں۔ جس وقت ستھر ہو کر سُکھ کی پراپتی ہو۔ اُسی وقت آسن کہلائیگا یہاں رشی کا مطلب یہ ہے کہ دھیان کے واسطے جس طرح سُکھ سے قیام کر سکے اُس کو آسن کہتے ہیں۔ کیونکہ قیام میں اگر تکلیف ہوگی تو من کی ورتی اسی میں چلی

جائیگی اور دھیان نہ ہو سکے گا - اس واسطے جس طرح سُکھ سے قیام ہو وہی آسن ہے۔

س - اپنا کرم کسے کہتے ہیں -

ج -

स्वकर्मस्वाश्रमविहितकर्मानुष्ठानम् ॥ ३५॥

ارتھ - جو کرم اُس آشرم کے واسطے جس میں انسان موجود ہو - شاستروں نے بتلائے ہیں اُن کرموں کا لگاتار کرنے کا نام اپنا کرم ہے - اور یہاں پر کرم سے یم نیم - اور پرتیاہار ان تینوں کو سمجھنا چاہئے - کیونکہ ان کا ہر ایک آشرم کو ادھکار - یعنے حق ہے اور ان کو یوگ درشن میں یوگ کا انگ اور گیان کا سادھن بھی مانا ہے -

س - یم کس کو کہتے ہیں -

ج - اہنسا - کسی جیو کو تکلیف نہ دینا - ستیہ بولنا یعنے اپنے کانشنس کے خلاف نہ کہنا چوری کا نہ کرنا - برہم چریہ یعنے شہوت نفسانی کو روکنا - اپریگرہ یعنے اندریوں کے وشیوں میں نہ پھنسنا -

س - نیم کس کو کہتے ہیں -

ج - شَوچ یعنے پاکیزہ رہنا - سنتوش یعنے قناعت کرنا اور اپنے دھرم کو کرنا - سوادھیائے یعنے وید کو پڑھتے رہنا - اور ایشور کے بھروسہ پر سدا نربھے رہنا - اور اُس کی بھگتی کرنا یہ نیم کہلاتے ہیں -

س - پرتیاہار کس کو کہتے ہیں -

ج - جس میں چیت اندری اور اس کے وشیوں کو چھوڑ کر دھیان میں لگ جاوے - اُسے پرتیاہار کہتے ہیں -

س - کیا ہر ایک آدمی کے واسطے ان سادھنوں کی ضرورت ہے -

ج - نہیں جن کو سیدھا دھارنا ہو سکے - اُن کے واسطے ضرورت نہیں کیونکہ وہ اُتم ادھکاری گیان کے ہیں ان کو کرم کانڈ کی پورے طور پر ضرورت نہیں -

س - وہ اُتم ادھکاری کس طرح پہچانے جاسکتے ہیں -

ج -

वैराग्यादभ्यासाच्च ॥ ३६॥

ارتھ - جن لوگوں کو سنسار کے کسی پدارتھ کی بھی خواہش نہ ہو - اور وہ دھارنا دھیان میں ہر وقت ابھیاس کرتے نظر آئیں تو سمجھنا چاہئے - کہ یہ گیان کے اعلےٰ درجہ کے

منتھی ہیں اور ویراگ اور ابھیاس سے من ٹھہر جاتا ہے اور من کے ٹھہر جانے سے گیان حاصل ہوتا ہے۔

س۔ وپریہ نام اگنتا گیان کتنی قسم کا ہے۔

ج۔

विपर्ययभेदाः पञ्च ॥३७॥

ارتھ۔ وپریہ نام اگنتا گیان پانچ قسم کا ہے۔

س۔ وہ پانچ قسم کون سی ہیں۔

ج۔ اودّیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش اور ابھی نویش۔ یہ اودّیا کی پانچ قسمیں ہیں۔

س۔ اودّیا کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ انتیہ چیزوں کو نتیہ ماننا۔ ناپاک چیزوں کو پاک جاننا۔ اور دکھ کے اسباب کو سکھ کے اسباب سمجھنا۔ اور غیر مدرک چیزوں کو مدرک سمجھنا۔

س۔ اسمتا کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ جس میں اناتما اور آتما دونوں کو ایک سمجھا جاوے۔ جیسے بہت سے لوگ روح اور جسم کو ایک مانتے ہیں۔

س۔ راگ کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ جب کسی چیز کو سکھ کا سبب سمجھ کر اس میں جو خواہش پیدا ہوتی ہے یہ راگ ہے۔

س۔ دویش کسے کہتے ہیں۔

ج۔ کسی چیز کو دکھ کا سبب سمجھ کر جو اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام دویش ہے۔

س۔ ابھی نویش کسے کہتے ہیں۔

ج۔ موت وغیرہ کے خوف کو ابھی نویش کہتے ہیں۔

س۔ راگ دویش اور ابھی نویش اگنتا گیان یعنے وپریہ کیوں کہا؟

ج۔ اول تو یہی بندھن کا سبب ہے۔ دوسرے کوئی چیز آتما کے موافق نہیں جس سے سکھ حاصل ہو۔ اس واسطے سکھ کا سبب سمجھنا متھیا گیان ہے۔ اس واسطے راگ بھی اگنتا گیان ہے یہی حالت دویش اور ابھی نویش کی ہے۔

س - جن چیزوں کی خواہش میں پھنس کر بدھی کا گیان اُلٹا ہو جاتا ہے وہ اشکتی کتنی قسم کی ہے۔

ج - अशक्तिरष्टाविंशतिधा तु ॥३८॥

ارتھ - اشکتی یعنی بھنا وٹ اٹھائیس قسم کی ہے - گیارہ قسم کی تو اندریوں کے خراب ہو جانے سے اُن کا ٹھیک طور پر گیان نہیں رہتا - اور نو قسم کی تُشٹی اور آٹھ قسم کی سدھی ہے ان کے واسطے بدھی میں راگ دویش پیدا ہوتے ہیں - اور اندریوں کے خراب ہونے سے اشکتی یعنی جاننے کی طاقت نہیں رہتی آنکھ اور ناک کے بگڑنے سے خوشبو وغیرہ کا محسوس نہ ہونا اسی طرح ہر ایک گیان اندری اور کرم اندری میں خرابی آجانا اور اُس سے ٹھیک علم نہ ہو کر عقل کا اُلٹا ہو جانا - مطلب یہ ہے کہ جب تک بدھی میں کسی قسم کی اشکتی نہ ہو تب تک اُلٹا گیان نہیں ہوتا -

س - تُشٹی کتنی قسم کی ہے -

ج - तुष्टिर्नवधा ॥३९॥

ارتھ - نو قسم کی تُشٹی یعنے خواہش کا پورا ہونا ہے - جس کا مفصل ذکر آگے سوتروں میں بیان ہو جائیگا - اس واسطے یہاں زیادہ بحث نہیں کی -

س - سدّھی کتنی قسم کی ہے -

ج - सिद्धिरष्टधा ॥४०॥

ارتھ - سدھی یعنے مطلب کے پورا کرنے کی طاقت ہونا یہ بھی آٹھ قسم کی ہے اس کی تشریح بھی آگے آئیگی -

س - اودّیا وغیرہ کی اندرونی تفریق کتنی قسم کی ہے -

ج - अवान्तरभेदाः पूर्ववत् ॥४१॥

ارتھ - وپریہ یعنے متھیا گیان کے اندرونی فرق پر پرانے آچاریوں نے عام طور پر بیان کیا ہے - ہم بحث نہیں کرتے - کیونکہ اُس سے بحث بہت بڑھ جائیگی جیسا پہلے ددوانوں نے نیائے وشیشک میں تسلیم کیا ہے - اُسی کو ٹھیک سمجھنا چاہیئے - یہاں پُستک کے بڑھ جانے کے خوف سے نہیں لکھتے - کیونکہ اگر

اودیا کی اندرونی تقسیم پر بحث کی جاوے تو کارکا کار نے اودیا کے باسٹھ اقسام تسلیم کئے ہیں۔ جس میں آٹھ قسم کا تم یعنے اندھیرا اور دس قسم کا موہ۔ اور اٹھارہ قسم کا مہا موہ۔ آٹھ قسم کا تامسر اور اٹھارہ قسم کا اندھ تامسر ہے یہ سب اقسام مل کر باسٹھ ہوئے۔ اگر اُن کے لکشن اور پریکشا کی جاوے تو ایک بڑے دفتر کی ضرورت ہوگی۔ اور ہمارے خیال میں اتنے بھید ماننا اور اُس پر بحث کرنا فضول جھگڑا ہے۔

س ۔ اشکتی کے اندرونی فرق کتنے ہیں۔

ج ۔ एवमितरस्या: ॥४२॥

ارتھ ۔ اسی طرح اشکتی کی تفریق بھی پہلے رشیوں کے کہنے کے موافق سمجھ لینی چاہئے۔

س ۔ تشٹی کی نو قسمیں کون سی ہیں۔

ج ۔ आध्यात्मिकादिभेदान्नवधा तुष्टिः ॥४३॥

ارتھ ۔ آدھیاتمک وغیرہ اقسام کی تفریق سے نو قسم کی تشٹی ہے۔ یعنی اول چار قسم کی آدھیاتمک تشٹی ہے پہلے پرکرتی۔ دوسرے اُپادان۔ تیسرے کال۔ چوتھے بھاگیہ

س ۔ پرکرتی میں تشٹی کس کو کہتے ہیں۔

ج ۔ جب یہ گیان ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے سب پرکرتی کرتی ہے۔ اور سب وکار بھی من میں ہی ہوتے ہیں۔ میں تو ساکشی یعنے گواہ کی طرح علیحدہ رہکر دیکھنے والا ہوں۔ اس واسطے مجھے کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔ اُس کو پرکرتی میں تشٹی کہتے ہیں

س ۔ اُپادان تشٹی کسے کہتے ہیں۔

ج ۔ جو سنیاس آشرم کو اختیار کر دُنیا سے علیحدہ ہو کر یہ خیال کرتے ہیں کہ سب جگت اُپادان سے پیدا ہوا ہے اُسی میں مل جائیگا۔ ہمارا اُس سے کیا تعلق وہ اُپادان تشٹی کہلاتی ہے۔

س ۔ کال تشٹی کسے کہتے ہیں۔

ج ۔ کال سے ہر ایک کام ہوتا ہے اور جب کال آتا ہے تو ناش ہو جاتا ہے۔ یہ سارا جگت کال کا کھیل ہے۔ اِس کو کال تشٹی کہتے ہیں۔

س ۔ بھاگیہ تشٹی کسے کہتے ہیں۔

ج ۔ دھرم میگھ کا آنند جو سمادھی کی حالت میں حاصل ہوتا ہے اُس کو بھاگیہ تشٹی کہتے ہیں۔ اور بیرونی پانچ قسم کی تشٹی اس طریق پر ہے۔ کہ اول یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مالا۔ چندن وغیرہ کے حاصل کرنے میں دُکھ پیدا ہوگا۔ اس واسطے اُن کا تیاگ کرنا ہی اچھا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ پیدا شدہ دولت کو یا تو چور لے جاویں گے یا راجہ چھین لیگا تو اس سے بہت دُکھ ہوگا۔ ایسا خیال کر کے دھن جمع ہی نہ کرنا یہ دوسری قسم کی تُشٹی ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ دولت وغیرہ بہت محنت سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کی حفاظت کرنی واجب ہے یہ خیال کر کے جو دھن کو وشیوں میں نہ خرچ کرنا۔ یہ تیسری قسم کی تشٹی ہے۔

(۴) چوتھے بھوگ کے کرنے سے کام بڑھتا ہے اور شہوت کے غالب ہو جانے سے شہوت پرستوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہ خیال کر کے جو بھوگوں سے بچنا ہے۔ یہ چوتھی قسم کی تشٹی ہے۔

(۵) ہنسا یا نقصان کو محسوس کر کے بُرے کاموں سے بچ جانا یہ پانچویں قسم کی تشٹی ہے۔ اسی طرح پرچیتا کا ہٹ جانا تشٹی کہلاتا ہے۔

س۔ سدھی کسے کہتے ہیں۔

ج

ऊहादिभिः सिद्धिरष्टधा ॥ ४४ ॥

ارتھ۔ اُوہا وغیرہ آٹھ قسم کی طاقتیں سدھی کہلاتی ہیں۔

س اُوہا کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ بغیر کسی کی تعلیم کے پہلے جنموں کے سنسکاروں سے چیز کی ماہیت کو اپنے آپ معلوم کر لینے کا نام اُوہا ہے۔ یہ پہلی سدھی ہے۔ دوسری سدھی شبد کہلاتی ہے۔

س۔ شبد کسے کہتے ہیں۔

ج۔ جو دوسرے کے اُپدیش یا خود شاستر کا وچار کرنے سے گیان پیدا ہوتا ہے وہ شبد کہلاتا ہے۔ تیسری سدھی اَدھین ہے۔

س۔ اَدھین کسے کہتے ہیں۔

ج۔ باقاعدہ طور پر چیلہ کا گورو سے تعلیم پانا ادھین کہلاتا ہے۔ چوتھے تینوں قسم کے دُکھوں کا دور ہونا تین قسم کی سدھی ہیں۔ یعنے ایک ایک قسم کے دُکھ کے دور ہونے کا نام ایک سدھی ہے۔ ساتویں اپنے مِتر کا مِل جانا۔ آٹھویں دان یہ آٹھ قسم کی سدھی ہیں۔

س - یہ آٹھ سدھیاں کیوں مانی جائیں - بلکہ بہت لوگ تو انما وغیرہ منتروں کے آٹھ سدھیاں مانتے ہیں -

ج -

नेतरादितरहानेन विना ॥ ४५ ॥

ارتھ - اُوہا وغیرہ پانچ سدھیوں کے بغیر منتر وغیرہ سے تتو کی سدھی یعنے اصلیت میں سدھی حاصل نہیں ہو سکتی - کیونکہ وہ سدھی وپریہ یعنے اُلٹے گیان کے ناش کے بغیر بھی ہو جاتی ہے - اس واسطے اصل مطلب حاصل نہیں ہوتا یہاں تک دنیا کے پیدا ہونے اور مکتی کے سامان کی بحث ختم ہو گئی اب قالب کی تفریق کو جو کرموں کے اختلاف سے ہوتی ہے بیان کرینگے -

س - سرشٹی یعنے اجسام کتنی قسم کے ہیں -

ج -

दैवादिप्रभेदा ॥ ४६ ॥

ارتھ - دیو - منش - اسُر پشو وغیرہ سرشٹی کے بھید ہیں - یہاں پر دیو شبد سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے - کہ دیوتا منشوں سے کوئی علیحدہ قالب ہیں - بلکہ راستباز عالموں کو دیوتا اور راستی دروغ ملا کر بولنے والوں کو منش اور دروغ گو و ہنسا کرنے والوں کو اسُر کہتے ہیں - کِنر گندھرو وغیرہ بھی انسانوں کی اقسام ہیں -

س - سب قسم کی سرشٹی کا سبب کیا ہے - اور وہ کب تک رہتی ہے -

ج

आब्रह्मस्तम्बपर्यन्तं तत्कृते सृष्टिराविवेकात् ॥ ४७ ॥

ارتھ - برہما یعنے چاروں ویدوں کے عالم سے لے کر نیچ سے نیچ یونی تک جس قدر سرشٹی ہے - سب پُرش یعنے جیو کے واسطے ہے اور جب تک وویک نہیں ہوتا تب تک رہتی ہے اور وویک کے ہونے سے ناش ہو جاتی ہے -

س - سرشٹی میں ترقی و تنزل کس طرح ہوتا ہے -

ج -

ऊर्ध्वं सत्त्वविशाला ॥ ४८ ॥

ارتھ - جو لوگ ستوگنی ہوتے ہیں وہ ترقی کرتے ہیں وہی دیوتا کہلاتے ہیں - یہاں اوپر سے مطلب کسی اونچے استھان کا نہیں - بلکہ اونچی حالت سے مراد ہے چونکہ تمام جیووں میں دیوتا سب سے اونچے مانے جاتے ہیں - اس واسطے وہ اوپر کی یونی اور ستوگنی کہلاتے ہیں ٭

س۔ نیچے کون لوگ جاتے ہیں۔

ج۔ तमोविशाला मूलत: ॥ ४९॥

ارتھ۔ اور جو نیچ یعنی ہیں وہ سب تموگن کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ نیچے سے ایسے ملک سمجھتے ہوں جو نیچے ہوں وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک ملک میں ہر قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں۔

س۔ کیا دو ہی قسم ہیں۔

ج۔ मध्येरजोविशाला ॥ ५०॥

ارتھ۔ جو لوگ رجوگن زیادہ رکھتے ہیں وہ درمیانی درجہ کے ہیں۔ یعنی ستوگنی دیوتا، رجوگنی انسان یعنی منش اور تموگنی اسُر یعنی لحد ہیں۔

س۔ جب پرکرتی ایک ہے تو مختلف قسم کی سرشٹی کیوں ہوتی ہے۔

ج۔ कर्मवैचित्र्यात्प्रधानचेष्टा गर्भदासवत् ॥५१॥

ارتھ۔ پرکرتی کی پیدائش میں جو اختلاف ہے اُس کا سبب مختلف قسم کے کرموں کا ہونا ہے۔ جس طرح اینٹ تو ایک ہی ہے جب اُن سے آزاد لوگوں کے واسطے مکان بناتے ہیں۔ تو وہ گھر کہلاتے ہیں۔ اور جب قیدیوں کے واسطے مکان بناتے ہیں تو جیل نام ہو جاتا ہے۔ اس واسطے مختلف کرم والے انسانوں کے واسطے مختلف قسم کے قالب بنائے جاتے ہیں۔

س۔ جب ستوگنی سرشٹی کے پدارتھ سب میں افضل ہیں تو انسان دلیا بنے سے ہی اپنا کام چلا سکتا ہے تو مکتی کے واسطے محنت کرنے سے کیا فائدہ؟

ج۔ आवृत्तिस्तत्राप्युत्तरोत्तरयोनियोगाद्धेय: ॥ ५२॥

ارتھ۔ ان اعلےٰ درجہ اور ادنےٰ درجہ کے قالبوں میں کچھ نہ کچھ دکھ موجود رہتا ہے۔ اس واسطے ہر ایک قالب خواہ کیسا ہی ہو۔ انسان کے واسطے منزل مقصود نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شریر میں ہر وقت تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ستوگن زیادتی ہوتی ہے۔ کبھی رجوگن ہو جاتی ہے۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ ہر قسم کے جسم قابل نفرت ہیں۔

ج۔ समानं जरामरणादिजं दुःखम् ॥ ५३॥

ارتھ۔ ہر ایک قسم کے قالب میں بڑھاپا اور موت وغیرہ تکالیف برابر موجود رہتی ہیں۔ اس واسطے کسی قسم کے قالب میں پورا آرام نہیں مل سکتا۔ کیونکہ ہر ایک جسم پیدا ہوگا۔ تب تکلیف ہوگی۔ جب بوڑھا ہوگا تب بھی دُکھ ہوگا۔ اور موت کے وقت بھی تکلیف ہی ہوگی۔

س۔ جس سے یہ شریر پیدا ہوا ہے اگر اُسی میں مل جاوے تو کیا مکتی نہیں ہوگی۔

ج۔ न कारणलयात्कृतकृत्यता मग्नवदुत्थानात् ॥ ५४॥

ارتھ جسم کے اپنے کارن یعنے علت میں شامل ہو جانے سے پورا مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ منش جل میں ڈوب کر بھی اوپر کو ہی آجاتا ہے۔ اسی طرح کارن میں شامل ہو کر بھی اس سے علیحدہ ہونے کا خیال موجود رہے گا۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہ سمجھ لیں۔ کہ کپل جی مکتی کو نتیہ مانتے ہیں۔ نہیں بلکہ اس سوتر کی تہ میں یہ سوال ہے کہ جب تمام شریر پرلے کال میں پرکرتی میں لے یعنے شامل ہو گئے تو کیا وہ مکت ہو گئے۔ اُس کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ مکت نہیں ہوئے۔ اُن کی حالت کے مطابق جل میں ڈوبنے کی مثال دی گئی ہے۔

س۔ جب کہ پرکرتی اور پُرش دونوں انادی ہیں تو اکیلی پرکرتی میں سرشٹی کا پیدا کرنا کیوں مانتے ہو۔

ج۔ अकार्यत्वेऽपि तद्योगः पारवश्यात् ॥ ५५॥

ارتھ۔ اگرچہ پرکرتی اور پُرش دونوں ہی نتیہ ہیں۔ لیکن تب بھی پیدائش کا کام پرکرتی ہی کرتی ہے۔ کیونکہ جو غلام ہوتا ہے وہی کام کرتا ہے۔ آزاد کام نہیں کرتا وہ اپنے نوکروں سے کراتا ہے۔ اسی طرح پُرش پرکرتی سے ہی کام کراتا ہے۔

س۔ چونکہ سنسار میں گیان کے مطابق کام ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ جب تک اس کا کوئی گیان والا کارن نہ مان لیا جاوے۔ تب تک باقاعدہ سنسار کی پیدائش دیکھنے والے کی تسلی ہی نہیں ہوسکتی۔

ج۔ स हि सर्ववित्सर्वकर्ता ॥ ५६॥

ارتھ۔ پُرش کے سنگ سے پرکرتی میں بھی ایسے گُن آجاتے ہیں کہ وہ سب کو جانتی اور سارے کاریوں کو کرتی ہے۔ اس واسطے پرکرتی ہی سب کو جاننے والی

اور کرنے والی ہے ایسا ماننے سے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

ईदृशेश्वरसिद्धिस्सिद्धा ॥ ५७ ॥

ارتھ - اس قسم کے گن پرکرتی میں ماننے سے گیان سے ہونے والے ایشور کی سدھی ہو گئی۔ جس کو ہم سدھ کہتے ہیں کیونکہ بجث جگت کرتا انادی ایشور کی بے سدھ نت۔ جس طرح شریر میں جیو کے رہنے سے ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اندریئیں اور من کام کرتے ہیں۔ اسی طرح پرکرتی میں پرش کی موجودگی سے سارے کام ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی نہیں کہتا کہ جیو دیکھتا ہے بلکہ کہتے ہیں آنکھ دیکھتی ہے یہ سلسلہ اہنکار تک جاتا ہے یعنے میں دیکھتا ہوں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سب کام پرکرتی ہی کرتی ہے۔ پرش تو بالکل اسنگ ہے۔ لیکن پرش کے بغیر پرکرتی میں کام کرنے کی طاقت نہیں۔ چونکہ پرش بھی ہر جگہ ویاپک ہونے سے پرکرتی سے علیحدہ ہو نہیں سکتا۔ اس واسطے پرکرتی کے کاریہ بند نہیں ہو سکتے کوئی ان کو پرکرتی کے کاریہ کہتا ہے۔ کوئی پرش کو کرتا مانتا ہے۔ لیکن مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔ کیونکہ سرشٹی میں جڑھ چیزیں موجود ہیں اور جس سے اُن کا پرکرتی کا کاریہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ نیموں سے بنی ہوئی ہے۔ جس سے پرش کا کام معلوم ہوتا ہے

س - کیا پرکرتی اپنے واسطے سرشٹی پیدا نہیں کرتی۔

ج - प्रधानसृष्टिः परार्थं स्वतोऽप्यभोक्तृत्वादुष्ट्रकुङ्कुमवहनवत् ॥ ५८ ॥

ارتھ - پرکرتی سنسار کو اپنے واسطے پیدا نہیں کرتی بلکہ دوسروں کے واسطے کرتی ہے۔ کیونکہ پرکرتی میں بھوگنے کی طاقت نہیں ہے۔ جس طرح اونٹ کیسر یا چندن کا بوجھ اپنے واسطے اٹھا کر نہیں لے جاتا۔ بلکہ دوسروں کے واسطے اسی طرح پرکرتی اپنے واسطے سنسار کو پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ دوسروں کے واسطے اس کا سب کام ہے۔

س - اونٹ کی مثال ٹھیک نہیں کیونکہ وہ چیتن ہے چیتن تو دوسروں کے واسطے کام کرتا ہے لیکن جڑھ میں دوسرے کے واسطے کام کرنے کی طاقت نہیں۔

ج - अचेतनत्वेऽपि क्षीरवच्चेष्टितं प्रधानस्य ॥ ५९ ॥

ارتھ - اگرچہ پرکرتی اچیتن لینے غیر مدرک ہے تو بھی اُس کے کام دوسروں کے
واسطے ہی ہوتے ہیں - جیسے گئو کے تھنوں میں دودھ بچھڑے کیواسطے نکلتا ہے -
س - یہاں درشٹانت ٹھیک نہیں کیونکہ دودھ تو گئو کے جیو کی پریرنا سے نکلتا ہے
اُسکا ثبوت یہ ہے کہ اگر دوسری گائے کا بچھڑا گائے کے نیچے کھڑا کر دیں تو دودھ نہیں
اُترتا -
ج - اُترنے کی حرکت تو دودھ میں ہے لیکن اُتارنا چیتن گئو کے ہاتھ میں ہے
اسی طرح بننے کی حرکت پرکرتی میں ہے اور بنانے کی طاقت بخشنا ایشور کے ہاتھ
میں ہے - کیونکہ اگر پرکرتی کے سبھاؤ سے بننا مانا جاوے تو بگڑنا کس کے سبھاؤ سے
مانیں گے - اس واسطے کرنے کا کام تو پرکرتی کرتی ہے - اور کرنے کی طاقت پرمیشور
سے ملتی ہے -
س - کوئی جڑھ پدارتھ دوسروں کے واسطے کام کرتا نظر نہیں آتا -

कर्मवद्दृष्टेर्वा कालादेः ॥६०॥

ج -
ارتھ - جس طرح کھیتی میں جو بیج بویا جاتا ہے اور اُس سے جو درخت پیدا ہوتا ہے - وہ دوسروں
کے واسطے ہوتا ہے - اور موسم اُس درخت میں پھل پیدا کرتے ہیں - لیکن پھل پیدا کرنے
سے موسم کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا -
س - اونٹ کا چلنا تو خوف سے ہوتا ہے یہاں پرکرتی کس کے خوف سے کام کرتی ہے

स्वभावश्चेष्टितमनभिसन्धानाद्भृत्यवत् ॥६१॥

ج -
ارتھ - جس طرح لائق نوکر اپنے مالک کا ہر ایک کام عقلمندی سے کرتا ہے - اُس کو کہنے یا
خوف دلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی - اسی طرح پرکرتی سب کام کرتی ہے اُس کو
پریرنا کرنے یا خوف دلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی - اس کا سبھاؤ ہی سرشٹی کرنا
ہے -
س - لائق نوکر تو اپنے مالک کی ضروریات کو سمجھتا ہے اسواسطے وہ اس کے
موافق کام کرتا ہے -
ج - پرکرتی میں بھی پرماتما کی موجودگی سے ہر ایک کام کے کرنے کا نیمتک گیان رہتا
ہے - جیسے جیو کے تعلق سے من میں گیان نظر آتا ہے -

س - جب تک کوئی چیتن پریرنا کرنے والا نہ ہو جڑھ ہیں گیان کے مطابق
نہیں ہو سکتی۔

ج -

कर्माकृष्टेर्वाऽनादितः ॥६२॥

ارتھ - پرکرتی کو پریرنا کرنے کیواسطے کرم کا سلسلہ جو انادی کال سے چلا آتا
کافی ہے کیونکہ ایک دفعہ حرکت ہونے سے پھر اس حرکت سے حرکت شروع ہو
ہے اور کرموں کے پھل دینے کا نیم پرماتما کی طرف سے ماننا چاہیئے - اور وہ پرکرتی
ہیں و یا پک ہو کر اس سے کام کراتے ہیں اب اس سے آگے جگت کی نورتی کا
بیان ہوگا۔

س - یہ جگت دور کس طرح ہو جاتا ہے۔

ج -

विविक्तबोधात्सृष्टिनिवृत्तिः प्रधानस्य सूदवत्पाके ॥६३॥

ارتھ - جس وقت اکیلے رہنے والے تارک الدنیا اپدیش کرتے ہیں تب من میں سے
سنسار کے کام بند ہو جاتے ہیں - جس طرح رسوئی بنانے کے بعد رسوئیا اپنا کام ترک
کر دیتا ہے اسی طرح جب وویک من میں ہو جاتا ہے - تب وہ سارے کام چھوڑ
دیتا ہے - کیونکہ سارا کام اگیہ جیو کو وویک حاصل کرنے کے واسطے کرنا پڑتا ہے اور
جب وویک ہو گیا تو اس جگت بیوہار کی کوئی ضرورت نہیں رہتی - مطلب یہ ہے کہ جب
جیو کو آتما انا تما کا گیان ہو جاوے گا - تب وہ سنسار سے چھوٹ جاوے گا۔

س - جب ایک جیو کو گیان ہو گیا اور اس سے سرشٹی کی نورتی یعنے وہ علیحدہ ہو گئی
تو دوسروں کو بندھن نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ گیان سے بندھن کا ناش ہو گیا۔

ج -

इतर इतरवत्तद्दोषात् ॥६४॥

ارتھ - جس کو گیان ہو گیا بندھن سے علیحدہ ہو سکتا ہے اور جو گیان سے خالی
ہے وہ ہمیشہ ہی بندھا رہتا ہے - کیونکہ اگیانی کبھی سوتنتر یعنے آزاد ہو ہی نہیں سکتا۔

س - سرشٹی کے دور ہونے سے کیا پھل ہوتا ہے۔

ج -

द्वयोरेकतरस्य वाप्यौदासीन्यमपवर्गः ॥६५॥

ارتھ - پرکرتی اور پرش کا ایک دوسرے سے تعلق نہ رہنا ہی مکتی کہلاتی ہے یعنے
جیو پرکرتی کے گنوں کو اپنے سے علیحدہ مان کر اس میں اہنکار نہیں رکھتا اور اہنکار کے نہ رہنے

پر پراکرت من واندریاں جیو کے واسطے کوئی کام نہیں کرتیں۔
س۔ جبکہ وویک یعنے گیان کے سبب سے پرکرتی پُرش یعنے جیو کو آزاد کردیتی ہے تو کیوں یہ خیال کریں کہ سب جیو مکت ہو جائینگے۔ پرکرتی سرشٹی کو پیدا کرنا بند نہیں کردیتی۔

ج۔ अन्यसृष्ट्युपरागेऽपि न विरज्यते प्रबुद्धरज्जुतत्त्वस्येवोरगः ॥ ६६ ॥

ارتھ۔ اگرچہ پرکرتی ایک انسان کے گیانی ہوجانے سے اُس کے واسطے سرشٹی پیدا کرنے سے باز آجاتی ہے۔ لیکن دوسرے اگیانیوں کے واسطے سرشٹی پیدا کرنے سے باز نہیں رہتی۔ مثلاً کسی آدمی نے رسی کو سانپ سمجھ کر خوف کھایا۔ اور بعد میں جب اُس کو رسی کا اصلی گیان ہوگیا کہ یہ سانپ نہیں بلکہ رسی ہے تب اُس کا خوف جاتا رہا۔ اب وہ رسی اس گیانی کو دوبارہ خوف نہیں دیتی۔ لیکن اگیانیوں کو اُسوقت بھی سانپ کی طرح خوف دکھلاتی ہے۔ اسی طرح پرکرتی کی بھی حالت ہے کہ گیانی کے واسطے اُس کی سرشٹی نہیں اور اگیانی کے واسطے ہے

س۔ کیا کرم کی وجہ سے بھی پرکرتی جگت کی پیدائش سے باز نہیں آتی۔

ج۔ कर्मनिमित्तयोगाच्च ॥ ६७ ॥

ارتھ۔ سرشٹی کے سلسلہ میں جو سبب کرم ہے اس کی وجہ سے بھی پرکرتی سرشٹی پیدا کرنے سے باز نہیں رہتی۔ اور مکت جیو کے کرم چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے واسطے سرشٹی بند ہوجاتی ہے۔

س۔ جب سب جیو برابر ہیں تو کس کے واسطے پرکرتی سرشٹی پیدا کرتی ہے کس کے واسطے نہیں۔ اس میں کیا سبب ہے۔

ج۔ کرم کا سلسلہ ہی اس میں نیم ہے۔

س۔ یہ جواب ٹھیک نہیں کیونکہ معلوم کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہی کوئی نیم ہے۔

नैरपेक्ष्येऽपि प्रकृत्युपकारेऽविवेको निमित्तम् ॥ ६८ ॥

ارتھ۔ اگرچہ سب آدمی آزاد ہیں ایک کو دوسرے کی ضرورت نہیں لیکن اس پر بھی یہ میرا مالک ہے۔ میں اس کا نوکر ہوں اس قسم کا اوویک ہی پرکرتی کا اُپکار

کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب من چاہتا ہے کہ جیو مُکت ہو جاوے تب ہی وہ اچھے کرموں میں جیو کو لگا دیتا ہے۔ جس سے کسی نہ کسی جنم میں جیو کو گیان پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اس کی مُکتی ہو جاتی ہے۔ اسواسطے رشی نے سوتر میں اُپکار لفظ کا استعمال کیا ہے۔

س - جبکہ پرکرتی کا سبھاؤ کام کرنا مان لیا ہے تو گیان کے پیدا ہوتے ہی کیوں کام کرنے سے باز آجاتی ہے۔

ج - नर्तकीवत्प्रवृत्तस्यापि निवृत्तिश्चारितार्थ्यात् ॥६९॥

جس طرح ناچ کرنے والی عورت مجلس کو ناچ دکھاتی ہے اور ناچ کرنا اُس کا سبھاؤ یعنے عادت ہو گئی ہے۔ لیکن جس وقت ناچ کرنے کے مطلب سے جو روپیہ ملتا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے تو ناچ بند کر دیتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ پرکرتی کا پیدا کرنا سبھاؤ ہے لیکن سرشٹی کرنے کا مطلب جو جیو کو مکتی دلانا ہے پورا ہو جانے سے سرشٹی کرنے سے رُک جاتی ہے۔ اب اس بات کی بحث کرتے ہیں کہ مُکتی سے واپس آتا ہے۔ یا نہیں اس بحث کی یہاں ضرورت اس واسطے پڑی کہ گیانی پُرش کے واسطے سرشٹی کا نہ ہونا بیان کر چکے ہیں۔ اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔

س - جب پرکرتی سے یہ سمجھ لیتے ہو گے کہ میرے تعلقات سے بہت تکلیف ہوتی ہے اب اُس کو زیادہ تکلیف نہ دینی چاہئے۔

ج - दोषबोधेऽपि नोपसर्पणं प्रधानस्य कुलवधूवत् ॥७०॥

ارتھ - پُرش کو میرے تعلقات سے دُکھ ہوگا۔ اس بات میں پرکرتی اپنے کو ملزم مانتی ہے تو بھی اُس کا سنیوگ چھوڑ نہیں دیتی۔ جس طرح خاندانی عورت سے اگر کوئی قصور ہو جاوے تو وہ مالک سے علیحدگی اختیار نہیں کرتی بلکہ اُس دوش کو مٹانے کی کوشش کرتی ہے بعض لوگوں نے اس سوتر کا یہ ارتھ کیا ہے کہ جب پرکرتی اپنا دوش معلوم کر لیتی ہے۔ تب پُرش کے پاس نہیں پائی جاتی۔ جیسے خاندانی عورت اپنے قصور کے معلوم ہونے پر پھر مالک کے پاس نہیں جاتی۔ لیکن یہ ارتھ ٹھیک نہیں کیونکہ خاندانی عورت کے درشٹانت سے ہی اس ارتھ کی غلطی صاف معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی عورت سے ناممکن ہے کہ وہ اپنے قصور سے مالک

کو چھوڑ بیٹھے - بلکہ اُس کا دھرم تو یہ ہے کہ مالک سے قصور معاف کرا کر پھر اُس کی خدمت میں لگی رہے - اس واسطے جو لوگ اِس سوتر کا مطلب مکتی سے واپس نہ آنا لیتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں -

س - پُرش کے بندھن اور مکتی کا سبب کیا ہے -

ج - नैकान्ततो बन्धमोक्षौ पुरुषस्य विवेकादृते ॥ ७१॥

ارتھ - جیو کا بندھن اور مکتی ذاتی خاصہ نہیں بلکہ اس کا سبب اوِدیک اور وِدیک ہے - یعنے اوِدیک سے بندھن اور وِدیک سے مکتی ہوتی ہے -

प्रकृतेराञ्जस्यात्ससङ्गत्वात्पशुवत् ॥ ७२॥

ارتھ - جب وچار کرتے ہیں تو معلوم پڑتا ہے کہ پُرش سے جو پرکرتی کا تعلق ہے وہی بندھن کا سبب ہے اور پرکرتی کے تعلقات سے علیحدہ ہونا ہی مکتی ہے - جیسے پشو رسی کے سنیوگ سے بندھ جاتا ہے اور رسی کے علیحدہ ہو جانے سے چھوٹ جاتا ہے -

س - پرکرتی کون سے سادھنوں سے باندھتی ہے اور کون سے اسباب سے مکت کرتی ہے -

ج - रूपैस्सप्तभिरात्मानं बध्नाति प्रधानं कोशका-रवद्विमोचयत्येकरूपेण ॥ ७३॥

ارتھ - پرکرتی سات قسم کے روپ سے آتما کو باندھ دیتی ہے ایک دھرم - دوسرے ویراگ - تیسرے دولتمندی - چوتھے ادھرم - پانچویں طمع - چھٹے اگیان - ساتویں افلاس جس طرح تلوار کے میان بنانے والے کی کاریگری سے تلوار چھپی رہتی ہے اسی طرح پرکرتی سے پُرش بھی چھپا رہتا ہے - اور وہی پرکرتی گیان سے آتما کو مکت کر دیتی ہے - مطلب یہ ہے کہ اگیانی من بندھن کا سبب اور گیانی من مکتی کا سبب ہے -

س - جب مکتی کا سبب گیان کہا اور دھرم وغیرہ سب بندھن کے سبب کہے تو دھرم میں لوگوں کی پیروتی کس طرح ہوگی -

ج - निमित्तत्वमविवेकस्य न दृष्टहानिः ॥ ७४॥

ارتھ - مکتی کے نہ ہونے کا سبب صرف اگیان ہی ہے - اس لئے اس کے دور کرنے کے واسطے محنت کرنی چاہئے اور اُس محنت میں چیت کے شدھ کرنے والے دھرم وغیرہ بھی شامل ہیں - اس واسطے اُن کو نقصان نہیں پہنچ سکتا - کیونکہ بغیر دھرم کے چیت شدھ

نہیں ہوگا اور بغیر چت شدھی کے گیان بھی ٹھیک طور پر نہیں ہو سکتا۔ اب گیان کے
ہونیکا طریق بتلاتے ہیں۔

तत्त्वाभ्यासान्नेति नेति त्यागाद्विवेकसिद्धिः ॥७५॥

ارتھ۔ جسم آتما نہیں ہے۔ بیٹا آتما نہیں ہے۔ حواس آتما نہیں ہے من آتما نہیں ہے
اس طرح پر یہ آتما نہیں ہے وچار کرنے سے اور بیرونی تعلقات کے روکنے کی عادت پیدا
کرنے سے گیان ہو جاتا ہے اور اُپ نشدوں میں بھی گیان کی پیدائش کا یہی طریقہ بتلایا گیا ہے

س۔ کیا یہ نیم ہے کہ اس طرح وچار کرنے سے ضرور گیان ہو جائے گا۔

ج۔

अधिकारिभेदान्न नियमः ॥७६॥

ارتھ۔ چونکہ انسانوں کی حالت عقل کی کمی و زیادتی سے مختلف قسم کی ہے۔ اس واسطے
یہ نیم نہیں ہے لیکن عقلمند آدمی ایک جنم میں بھی وچار کرنے سے گیان کو حاصل کر کے مکتی کو
حاصل کر سکتا ہے۔

س۔ کیا گیان کے ہونے سے ہی دکھوں کا ناش ہو جاتا ہے۔

ج۔

बाधितानुवृत्त्या मध्यविवेकतोऽप्युपभोगः ॥७७॥

ارتھ۔ گیان ہونے پر بھی پراربدھ کرموں کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ اگرچہ ایک دفعہ کرموں
کو روک بھی دیا جاوے۔ لیکن وہ دوبارہ آ جاتے ہیں۔

س۔ جب گیان کو مکتی کا سادھن مان لیا تو گیان ہونے پر پراربدھ کرموں کا پھل
کس طرح بھوگیں گے۔

ج۔ جس طرح ایک آدمی اندھیرے میں رسی کو سانپ سمجھ کر ڈر کے بھاگا۔ اور اُس
سے اُسے چوٹ لگی۔ اب روشنی سے رسی کا گیان ہو جانے پر خوف تو جاتا رہیگا
لیکن وہ چوٹ اُسی وقت دور نہیں ہو جاوے گی۔

س۔ کیا مرنے سے پہلے بھی مکت ہو جاتا ہے۔

ج۔

जीवन्मुक्तश्च ॥७८॥

ارتھ۔ جب گیان ہو جاتا ہے تب اس جسم کی موجودگی میں بھی مکت ہو سکتا ہے اُس
کو جیون مکت کہتے ہیں۔

س۔ جیون مکت ہونے کے اسباب کیا ہیں۔

ج۔ उपदेश्योपदेष्टृत्वात्तत्सिद्धिः ॥ ७९ ॥
ارتھ۔ جب مہاتما برہم وچار والے ویدوں کے گیانی اور نر لوبھی پُرش اُپدیش کرتے ہیں۔ تب ہی گیان ہو جاتا ہے۔ جب گیان ہو گیا تب جیون مُکت ہو جاوے گا۔ بغیر گورو کے اُپدیش کے جیون مُکت نہیں ہو سکتا۔

س۔ تمہارے اِس کہنے میں کیا پرمان ہے۔

ج۔ श्रुतिश्च ॥ ८० ॥
ارتھ۔ شُرتی یعنے ویدوں میں بھی اس بات کا اُپدیش موجود ہے اور اُپنشدوں میں جو ویاکھیان ہیں۔ اُس کا طریقہ عمدہ طور پر بتلایا ہے کہ گیان کی خواہش سے گورو کے پاس جاکر اور ہاتھ جوڑ کر سوال کرے۔

س۔ گورو کسے کہتے ہیں۔

ج۔ جو تتو گیان کا اُپدیش کرے وہی گورو کہلاتا ہے۔ لیکن گیان کا اُپدیش وہی کر سکتا ہے۔ جو ویدوں کا پورا عالم اور جگت کے پدارتھوں کی خواہش کو ترک کر کے صرف ایشور کا بھروسہ رکھنے والا ہو۔

س۔ کیا اکیلے ویدوں کے جاننے والوں کو گورو بنانے سے کام نہیں چلیگا جو ویراگ وغیرہ کی ضرورت بتلائے۔

ج۔ لوبھی اور شہرت پسند گورو کے اُپدیش سے چیلے بھی ایسے ہی ہو جائینگے۔

س۔ کیا وہ اُپدیشک جو وید نہ جانتا ہو اور لوبھ سے مُبرّا ہو لیکن اُپدیش اچھا کرے۔ تو اُس سے گیان نہ ہو گا۔

ج۔ इतरथाऽन्धपरम्परा ॥ ८१ ॥
ارتھ۔ اگر ایشور کا وشواسی اور ویدوں کا عالم گورو نہ ہو گا تو اندھم پرم پرا یعنے بھیڑیا دھسان چل جائیگا۔ کیونکہ لوبھی گورو کا چیلہ لالچی ہو گا۔ اور دونوں بجائے جیون مُکت ہونے کے نرک کو جائیں گے۔

س۔ جب گیان سے کرم ناش ہو گئے تو پھر جسم کیوں رہ جاتا ہے اور اُس کا جیون مُکت کس طرح ہوتا ہے۔

ج۔ चक्रभ्रमणवद्धृतशरीरः ॥ ८२ ॥

ارتھ - جس طرح کمہار کا چکر جو برتن کے بنانے کے واسطے چلایا جاتا ہے۔ اور کمہار برتن بنا کر چلانا بند کر دیتا ہے۔ تب بھی کچھ دیر تک وہ چکر چلا ہی جاتا ہے۔ اسی طرح گیان کے پیدا ہونے کے بعد اگرچہ نئے کرم پیدا نہیں ہو سکتے لیکن پراربدھ کرموں کے سنسکار جسم کو قائم رکھ کر جیون مکت بنا دیتے ہیں۔

س - اگرچہ کمہار کے چکر میں برتن کے بننے کے بعد ڈنڈے سے حرکت نہیں ہوتی لیکن وہ پہلی حرکت کی وجہ سے چلتا رہتا ہے۔ لیکن جب جیون مکت کے سب راگ دویش وغیرہ ناش ہو گئے تو اُس کا کھانا پینا کس طرح چل سکتا ہے

ج - संस्कारलेशतस्तत्सिद्धि: ॥८३॥

ارتھ - اگرچہ جیون مکت کو راگ یعنے خواہش وغیرہ نہیں رہتی۔ لیکن ہت کے سنسکاروں کی وجہ سے کھانے پینے کی عادت بنی رہتی ہے۔ اس سے وہ بھوگ کرتا ہے اور اُس کو اصلی راگ وغیرہ بالکل نہیں ہوتے۔

س - کیا وویک کے سوائے دُکھوں سے چھٹنے کے واسطے اور کوئی سبب نہیں ہے

विवेकान्निश्शेषदु:खनिवृत्तौ कृतकृत्योनेतरान्नेतरात् ॥८४॥

ارتھ - وویک ہی سے سب دُکھ دور ہوتے ہیں تب جیو اپنے منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ اِس کے واسطے کوئی دوسرا سادھن نہیں ہے۔

س سنے ترات اس لفظ کو سوتر میں دوبارہ کیوں کہا کہ اس کے سوائے دوسرے سادھن سے مکتی نہیں ہوتی۔

ج - اس لفظ کا دوبارہ لکھنا اس دعوے کو مضبوط کرنے کے واسطے ہے کہ سوائے وویک کے دُکھوں کے ناش کرنے کا دوسرا کوئی سبب نہیں ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی دکھلا دیا کہ یہ ادھیائے ختم ہو گیا +

چوتھا ادھیائے

चतुर्थाध्याय:

س - اِس ادھیائے میں کن کن باتوں کا ذکر ہوگا۔
ج - اِس ادھیائے میں مثالوں سے وِویک گیان کے سادھنوں کا بیان ہوگا
س - وِویک کس طرح ہوتا ہے۔
ج - राजपुत्रवत्तत्त्वोपदेशात् ॥ १ ॥

ارتھ - جس طرح ایک راجہ کے پوتر کو اُپدیش ہونے سے اپنے کُل کا گیان ہوگیا اسی طرح پُرش کو صداقت اُپدیش سے اپنی ماہیت کا گیان ہوجاتا ہے راجہ کے پوتر کا یہ کتھا ہے کہ کسی راجہ کے لڑکے کو دشمنوں نے صندوق میں بند کر کے دریا میں بہا دیا اور وہ صندوق کسی دھوبی کے ہاتھ لگ گیا اور اُس نے لڑکے کو اپنا بیٹا بنا کر پرورش کیا۔ جب لڑکا نابالغ ہوا تو اپنے آپ کو دھوبی کا بیٹا سمجھنے لگا۔ ایک عالم شخص نے اُس کو پہچان کر کہا کہ تو فلانے راجہ کا لڑکا ہے۔ دھوبی کا لڑکا نہیں اُس نے دھوبی سے پوچھا تو سارا حال صندوق کے ملنے کا معلوم ہوا اور وہ اپنے آپ کو راجہ کا بیٹا سمجھنے لگا۔ اسی طرح ناواقفی سے جیو من کے دھرم دُکھ سُکھ کو اپنا دھرم سمجھ کر اپنے کو دُکھی سُکھی مانتا ہے۔ جب عالم گورو اُپدیش کرتے ہیں تو اُسے معلوم ہوجاتا ہے کہ میں تو شُدھ ہوں دُکھ سُکھ من کا دھرم ہے میرا نہیں۔

س - کیا جس کو اُپدیش کیا جاوے اُسی کو گیان ہوتا ہے یا دوسروں کو بھی۔
ج - पिशाचवदन्यार्थोपदेशेऽपि ॥ २ ॥

ارتھ - جس طرح ایک رِشی اپنے شِشیوں کو اُپدیش کر رہے تھے۔ اچانک ایک پشاچ نے بھی اُس اُپدیش کو سُن لیا۔ اور اُس کو گیان ہوگیا۔ اسی طرح اُپدیش کا اثر ایک سُننے والی حالتوں کے مطابق پڑتا ہے۔ یہ نیم نہیں کہ ایک ہی شخص پر اُس کا اثر ہو۔ دوسرے سُننے والوں پر نہ ہو۔

س - اگر ایک دفعہ کے اُپدیش سے گیان پیدا نہ ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔

ج -

आवृत्तिरसकृदुपदेशात् ॥ ३॥

ارتھ - اگر ایک دفعہ کے اُپدیش سے گیان حاصل نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ اُپدیش کرنا چاہیئے۔ غرضیکہ جب تک گیان نہ ہو جاوے۔ تب تک اُپدیش کو بند نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسے اُدّالک جی نے شویت کیتو کو بار بار اُپدیش کیا۔

س - وویک سے ایک یہ ہم کا گیان ہوگا یا پرکرتی بھی بنی رہے گی۔

ج -

पितापुत्रवदुभयोर्दृष्टत्वात् ॥ ४॥

ارتھ - وویک کے ذریعہ سے پرکرتی اور پرش دونوں کا علم ہوگا۔ جس طرح ماں کے ذریعہ باپ بیٹے کو ایک دوسرے کا گیان ہوگا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنی حاملہ عورت کو چھوڑ کر سفر کو چلا گیا۔ بعد میں اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ شخص بہت مدت کے بعد سفر سے آیا تو اپنے گھر میں ایک جوان آدمی کو جو در حقیقت اس کا لڑکا تھا۔ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اب باپ تو بیٹے سے ناواقف تھا۔ اور بیٹا باپ سے والدہ نے دونوں کو بتلا دیا۔ اسی طرح وویک سے جیو برہم اور پرکرتی کا اصل حال معلوم ہو جاتا ہے۔

س - جب پرکرتی کے وشیوں کو تیاگنا ہے تو موت کے وقت خود بخود چھوٹ جاینگے ان کے واسطے محنت کرنا فضول ہے

ج

श्येनवत्सुखदुःखी त्यागवियोगाभ्याम् ॥ ५॥

ارتھ - جو شخص خود بخود چھوڑ دیتا ہے اُس کو تکلیف نہیں ہوتی۔ جس کو جبراً چھوڑنا پڑتا ہے۔ اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے شئین نامی پکشی کو ہوئی۔ اِس کی کتھا یہ ہے۔ ایک دفعہ کوئی پکشی گوشت کا ٹکڑا لیئے جا رہا تھا۔ کہ وہ کسی شکاری کے جال میں پھنس گیا۔ اور شکاری نے اُس سے گوشت چھین لیا۔ جس سے اُسے بہت ہی تکلیف ہوئی مطلب یہ ہے کہ وشیوں کی خواہش کو خود بخود چھوڑ دینا چاہیئے اگر موت کے آنے پر زبردستی چھوڑنے پڑیں گے تب سخت تکلیف ہوگی۔

س - وشیوں کی خواہش کس طرح چھوٹ سکتی ہے۔

ج -

अहिनिर्ल्वयिनीवत् ॥ ६॥

ارتھ - جس طرح سانپ پرانی کینچلی کو اتار دیتا ہے - اسی طرح موکش کی خواہش رکھنے
والوں کو وشیوں کی خواہش کو چھوڑ دینا چاہئے -
س - روزمرہ کی عادت کس طرح چھوٹ سکتی ہے ؟
ج - छिन्न हस्तवद्वा ॥ ७ ॥
ارتھ - جس طرح کسی آدمی کا ہاتھ کٹ کر گر پڑے تو ہاتھ کے روزمرہ ساتھ رہنے
پر بھی اس ہاتھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا - اسی طرح گیان کے حاصل ہونے پر وشیوں
کی خواہشیں دور ہو جاتی ہیں - تب موکش کے چاہنے والا انسان اس وشے کی
خواہش سے کچھ تعلق نہیں رکھتا -
س - جو موکش کا سادھن نہ ہو تو اسے جگت بیوہار کے واسطے کرنا چاہئے -
ج - असाधनानुचिन्तनं बन्धाय भरतवत् ॥ ८ ॥
ارتھ - جو موکش کا سبب نہیں - لیکن جگت بیوہار سمجھ کر دنیا داروں نے اسے
اچھا مان لیا ہے - تو وہ بھرت کی طرح بندھن کا سبب ہوگا - بھرت کی کتھا اسی طرح
پر ہے - کہ راج رشی بھرت جی جنگل میں تپ کرتے تھے ایک دن ہرن کا بچہ شیر سے
خوف کھا کر ان کے آشرم میں آگیا - بھرت جی نے اس کو بچانے کے واسطے اپنے مکان
میں رکھ لیا - نتیجہ یہ ہوا کہ بھرت جی کے وچار کا وقت اس ہرن کی حفاظت میں گزرنے
لگا - اور ان کو دو جنم اور دھارن کرنے پڑے - اسی طرح جو لوگ منش جنم کو مکتی کے
سادھنوں کے علاوہ اور کاموں میں خرچ کرتے ہیں - وہ بندھن کا سبب ہی ہوگا -
س - وویک حاصل کرنے والے آدمی کو بہت لوگوں سے ملنا چاہیئے یا علیحدہ رہنا چاہئے
ج - बहुभिर्योगे विरोधो रागादिभिः कुमारी शङ्खवत् ॥ ९ ॥
ارتھ - وویک حاصل کرنے والا بہت لوگوں کا سنگ نہ کرے بلکہ اکیلے رہ کر وویک
سادھن کرے ورنہ نقصان ہوگا - جس طرح کنواری لڑکی نے اپنی سب چوڑیاں توڑ کر
اکیلی رکھ لی تھی - تب اس کو شانتی ہوئی - اسی طرح جب سب لوگوں کا سنگ چھوڑ کر مکتی
کا سادھن کیا جاوے گا - تب مکتی ہوگی - ورنہ راگ دویش بنے ہی رہینگے - اور ان کی
موجودگی میں مکتی ہونا ممکن نہیں -
س - بہت لوگوں کا سنگ نہ کرے - لیکن دو آدمی اگر وویک سادھن کرتے ہیں

کوئی ہرج نہیں۔

ج۔ द्वाभ्यामपि तथैव ॥ २०॥

ارتھ۔ دو آدمی مل کر بھی مکتی کا سادھن نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دو آدمیوں میں بھی راگ دویش کا پیدا ہو جانا ممکن ہے اِس واسطے اکیلا رہ کر ہی مکتی کا سادھن کرے۔

س۔ سکھی کون ہوتا ہے۔

ج۔ निराशस्सुखी पिङ्गलावत् ॥२१॥

ارتھ۔ جس نے آشا کی پھانسی یعنے اُمید کی زنجیر سے آزادی حاصل کر لی ہو۔ وہی آدمی سکھی ہو سکتا ہے۔ جیسے پنگلا نے جب آشا چھوڑ دی تب ہی اُسے سکھ ہُوا اور جب تک آشا یعنے اُمید رہتی ہے۔ تب تک اِنسان وِشیوں کی خواہش میں بندھا رہتا ہے۔ پنگلا کی کتھا یہ ہے۔ کہ پنگلا نام ویشیا کو شہوت پرستوں کے آنے کی اُمید میں بہت رات گذر گئی۔ لیکن کوئی شہوت پرست اُس کے پاس نہ آیا۔ آخر وہ نا اُمید ہو کر سو رہی تھوڑی دیر بعد پھر خیال آیا کہ شاید اب کوئی آدمی آوے۔ اس واسطے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن پھر بھی کوئی نہ آیا۔ آخر اُس نے بہت ہی افسوس کیا۔ اور دل میں کہا کہ اُمیدواری میں سب سے بڑا دُکھ ہے۔ اور نا اُمیدی سب سے زیادہ سکھ ہے اور وہ اُمید کی زنجیر کو توڑ کر آرام سے سو رہی۔ اِسی طرح اِنسان دنیاوی وشیوں کی اُمید کو توڑ کر ہی سکھی ہو سکتا ہے۔

س۔ اگر اُمید نہ ہو گی تو کوئی کام نہ ہو گا۔ اور بنا کام کئے سکھ کیسے ہو سکتا ہے۔

ج۔ अनारम्भेऽपि परगृहे सुखी सर्पवत् ॥ २२॥

ارتھ۔ جس طرح سانپ بغیر گھر کے بنائے آرام کرتا ہے۔ اسی طرح اِنسان امید چھوڑ کر سکھ سے رہ سکتا ہے۔ کیونکہ اُمید سے جو کام کیا جاتا ہے وہ زمانہ مستقبل کے واسطے ہوتا ہے۔ موجودہ حالت میں تو اُس سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس واسطے ہر ایک موکش کے خواہشمند کو وِشے سکھ کی اُمید توڑ دینی چاہئے۔

س۔ کیا شاستروں کے پڑھنے میں محنت نہ کرنی چاہئے جو بغیر اُمید کے نہیں ہو سکتی

ج۔ बहुशास्त्रगुरूपासनेऽपि सारादानं षट्पदवत् ॥२३॥

ارتھ۔ جس طرح بھونرا پھولوں کے رس کو نکال لیتا ہے باقی پھوک کو چھوڑ دیتا

ہے۔ اسی طرح شاستروں اور گوروؤں کے اپدیش میں سے عطر جو وویک ہے اُسی کو لینا چاہئے۔ باقی باتوں کو چھوڑ دینا چاہئے ورنہ اُس میں ہی راگ پیدا ہو جائیگا۔

س۔ کیا دنیا کو چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ اُس سے سمادھی میں نقصان ہو جاتا ہے

ج۔ इषुकारवन्नैकचित्तस्य समाधिहानिः ॥ २४ ॥

ارتھ۔ جس کا من ایکاگر یعنے ایک طرف لگ جاتا ہے۔ اُس کی سمادھی میں کسی وقت اور کسی طرح بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جیسے ایک بان یعنے تیر بنانے والے کے سامنے راجہ کی تمام فوج چلی گئی۔ لیکن اُس کا خیال تیر بنانے میں لگا تھا۔ اُسے کچھ بھی معلوم نہ ہوا۔ اور نہ اُس کے کام ہی میں کوئی رکاوٹ پیدا ہوئی۔ اسی طرح من کے ایکاگر ہونے پر کوئی چیز نقصان نہیں کر سکتی۔

س۔ جب وویک سے ہی مکتی ہوگی تو دان وغیرہ کا کیا پھل ہوگا۔

ج۔ कृतनियमलङ्घनादानर्थक्यं लोकवत् ॥ २५ ॥

ارتھ۔ پاکیزگی۔ نیک چلنی وغیرہ جو قاعدے گیان کے حاصل کرنے کے واسطے مانے گئے ہیں۔ اُن کے چھوڑ دینے سے پاپ ہوتا ہے لیکن گیان ہونے کے بعد اُن سے کوئی پھل نہیں ہوتا۔ جیسے حکیم نے بیمار کو پرہیز کرنے کے واسطے حکم دیا۔ اور اُس نے پرہیز نہ کیا تو اُس کو صحت نصیب نہ ہوئی۔ بلکہ بیماری بڑھتی ہی جائیگی۔

س۔ اگر ایک دفعہ وویک ہو جاوے تو اُس کے پھر دور ہو جانے سے تو کوئی ہرج نہیں

ج۔ तद्विस्मरणेऽपि भेकीवत् ॥ २६ ॥

ارتھ۔ تتو گیان کے بھول جانے سے دُکھ حاصل ہوتا ہے۔

مثال۔ ایک راجہ شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا۔ وہاں پر اُس نے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا۔ جس کے دیکھتے ہی راجہ کے دل میں اُس کی محبت نے زور کیا۔ اور کہا کہ اے لڑکی تم کون ہو۔ اُس نے کہا میں مینڈکوں کے بادشاہ کی لڑکی ہوں۔ تب راجہ نے اُس سے کہا کہ تم میرے ساتھ شادی کر لو۔ تب اُس لڑکی نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ شادی تو کر لیتی ہوں۔ لیکن جس وقت مجھے پانی نظر آئے گا۔ تب میں تم کو چھوڑ دوں گی۔ اس واسطے مجھے پانی نظر نہ آنا چاہئے۔

میرے اس اقرار کو خیال رکھنا۔ راجہ نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور وہ دونوں خوشی خوشی سے عیش کرنے لگے۔ تب وہ لڑکی راجہ سے بولی کہیں پانی ہے تب راجہ نے اُس کے اقرار کا خیال نہ رکھ اُس کو پانی دے دیا۔ پانی کے دیکھتے ہی وہ لڑکی پانی میں داخل ہو گئی۔ تب راجہ نے دُکھی ہو کر اُس جل میں لڑکی بہت تلاش کی۔ لیکن کہیں بھی اُس کا پتہ نہ لگا۔ جس طرح اُس راجہ نے اصلی اقرار کو بھول کر دُکھ اُٹھایا۔ اسی طرح انسان بھی تتو گیان کو بھول کر دُکھ اُٹھاتا ہے۔

س۔ کیا اُپدیش کے سُننے ہی سے مُکتی نہیں ہوتی۔

ج۔

नोपदेशश्रवणेऽपि कृतकृत्यता परामर्शादृते
विरोचनवत् ॥१७॥

ارتھ۔ صرف اپدیش کے سُننے ہی سے مُکتی نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اُس اُپدیش کو وچار کر اُس پر عمل نہ کیا جاوے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ برہسپتی کے دو شاگرد تھے ایک اِندر دوسرا وِروچن۔ اِندر نے اُپدیش گورو سے حاصل کر اُس کو وچار کیا اس واسطے اُس کو تو گیان ہو گیا۔ لیکن وِروچن نے سُن کر چھوڑ دیا۔ اس لئے اُسے گیان نہیں ہُوا۔

दृष्टस्तयोरिन्द्रस्य ॥१८॥

ارتھ۔ اتہاس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ برہسپتی کے اُپدیش سے اِندر کو ہی بسبب غور کرنے کے گیان ہُوا۔ اور وِروچن کو نہیں ہُوا۔

س۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ اُپدیش سے ہی گیان نہیں ہوتا۔ بلکہ وچار سے ہوتا ہے۔

ج۔ اگر بغیر غور کے خالی اُپدیش سُننے ہی سے مُکتی ہو سکتی تو گیان اُپدیش کے سُنتے ہی سب کی مُکتی ہو جاتی۔

س۔ کیا مُکتی ہونے میں دیر لگتی ہے۔

ج۔

प्रणतिब्रह्मचर्योपसर्पणानि कृत्वा सिद्धिर्बहु-
कालात्तद्वत् ॥१९॥

ارتھ۔ مُکتی کے واسطے اتنی باتوں کا ہونا لازمی ہے۔ گورو کی برابری نہ کرنا اور

گورو کی خدمت گذاری میں لگے رہنا۔ برہم چریہ کو باقاعدہ دھارن کرکے قائم رکھنا۔ ویدوں کی تعلیم کے واسطے گوروکل میں جانا ان ہی سے گیان حاصل ہوتا ہے جس طرح اندر کو ہُوا۔

س۔ کیا اس بات کا نیم ہے کہ اتنے کال میں گیان ہو۔

ج

न कालनियमोवामदेववत् ॥२०॥

ارتھ۔ بہت مدت ہی میں گیان پیدا ہوگا۔ اس میں کوئی نیم نہیں۔ لیکن اُپدیش کے اُتم ادھیکاری کو وام دیو کی طرح بہت جلد گیان ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ ایک جیو کو جلد گیان ہو جاتا ہے اور ایک کو بہت دیر میں؟

ج۔ اس کے دو سبب ہیں ایک تو پہلے جنموں کے سنسکار جو بُدھی میں موجود ہوتے ہیں۔ جیسے ایک آدمی نے بچپن میں بہت سی کتابیں پڑھی تھیں۔ لیکن دنیا کے کاروبار میں پھنس کر اُن کی مشق چھوٹ گئی۔ جس سے وہ بھول گیا۔ اب جس وقت وہ دوبارہ یاد کرنے لگے گا۔ تو اُس کو اُس قدر دیر نہیں لگے گی۔ جس قدر پہلے لگی تھی۔ کیونکہ اُس کی بُدھی کے سنسکار موجود ہیں۔ صرف اُن کو ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے من کا چنچل اور قائم ہونا ہے۔ جس کا من چنچل ہوگا اُسے گیان دیر میں ہوگا۔ جس کا قایم ہوگا اُسے جلدی ہوگا۔ کیونکہ ہلتی ہوئی تختی پر لکھنے میں دیر لگتی ہے اور حروف بھی اچھے نہیں آتے۔ اور قایم تختی پر ٹھیک لکھا جاتا ہے۔

س۔ کیا اُپاسنا سے گیان حاصل ہوتا ہے۔

ج۔

अध्यस्तरूपोपासनात्पारम्पर्येण यज्ञोपासकाना-
मिव ॥२१॥

ارتھ۔ شریر آتما ہے یا من آتما ہے۔ اس قسم کے وچار کرتے ہوئے جو اُپاسنا کی جاتی ہے۔ اُس سے وویک ہوتا ہے۔ جس طرح پہلے پُتر کو اپنا مانا۔ اُس کے مر جانے سے خیال ہُوا کہ وہ آتما نہیں تھا۔ اُس کے بعد جسم کو آتما مانا پھر اندریوں کو آتما مانا۔ لیکن حالت سوپن میں بند رہنے سے معلوم ہُوا کہ یہ آتما نہیں ہیں۔ اسی طرح من اور اہنکار کو آتما مانا۔ لیکن اُن کو سُشُپتی کی حالت میں نہ دیکھ کر

گیان ہو گیا - کہ یہ سب آتما نہیں ہیں - جس طرح یگیہ کرنے والوں کو برے کاموں سے علیحدہ ہو کر اچھے کاموں میں لگ جاتے سے گیان ہو کر مکتی ہو جاتی ہے - اسی طرح اوپاسنا سے بھی سمجھنا چاہیئے -

س - کیا پانچوں قسم کی اگنی کے شانت کرنے سے مکتی نہیں ہوگی ؟

ج इतरलाभेऽप्यावृत्तिः पञ्चाग्नियोगतो जन्मश्रुतेः ॥२२॥

ارتھ - اگر پانچ قسم کی اگنی کو شانت بھی کر لیا تو بھی کرموں کی خواہش زبردست ہے وہ برابر قایم رہیگی - اس واسطے سلسلہ وار برابر کرم پیدا ہوتے رہیں گے - جس سے مکتی نہیں ہو سکے گی - اس بات کو اوپنشدوں میں بہت جگہ دکھلایا ہے - دیکھو چھاندوگیہ اوپنشد پنچم پرپاٹھک کے شروع میں (یہاں پستک کے بڑھ جانے کے خوف سے نہیں لکھے گئے)

س - ویراگ والے منش کو کیا کرنا چاہیئے -

ج - विरक्तस्य हेयहानमुपादेयोपादानं हंसक्षीरवत् ॥२३॥

ارتھ - ویراگ والے آدمی کو چاہیئے کہ چھوڑنے لایق باتوں کو چھوڑ دے اور حاصل کرنے لایق کرموں کو حاصل کرتا جاوے -

س - اس سنسار میں چھوڑنے لایق کونسی چیز ہے -

ج - سنسار کے وشیوں کی خواہش اور دنیا کے سب تعلقات چھوڑنے لایق ہیں -

س - گرہن کرنے کے لایق یعنے قابل حصول کیا ہے -

ج - مکتی ہی ایک چیز ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے -

س - اگر سنسار کے وشیوں کی خواہش سے علیحدہ ہو جاویں تو شاریرک اونتی کس طرح ہوگی -

ج - جیلخانہ سے آزاد ہونے والے کو جیلخانہ کے مضبوط کرنے کا خیال ہونا جہالت ہے - کیونکہ جس قدر جیل مضبوط ہوگا - اسی قدر آزادی میں رکاوٹ ہوگی -

س - ویراگ والے کو کسی کا سنگ کرنا چاہیئے یا نہیں -

ج लब्धातिशययोगाद्वा तद्वत् ॥२४॥

ارتھ - ایسے لوگوں کا سنگ کرنا چاہئے۔ کہ جو گیان کے آخری منزل پر پہنچ گئے ہیں
اس کے سنگ سے بھی ہنس کی طرح سے وویک ہوسکتا ہے۔

س - اگر گیان ہوجاوے تو وِشے بھوگ سے کیا ہرج ہے۔ کیونکہ وہ تو من اور
اندریوں کا دھرم ہے۔ آتما تو اسنگ ہے۔

ج - न कामचारित्वं रागोपहते शुकवत् ॥२५॥

ارتھ - خواہش کے دور ہوجانے پر بھی وشیوں کا بھوگ کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ پھر
راگ یعنے خواہش کا پیدا ہوجانا ممکن ہے۔ جس طرح کوئی طوطا دانہ کے لالچ سے جال
میں پھنس جاتا ہے۔ اور جب موقع پاکر چھوٹ جاوے تو وہ پھر دانہ کے نزدیک بھی خوف سے
نہیں آتا۔ اسی طرح ویراگ والے پرش کو خواہ گیان کے ہوجانے سے خواہش کا
ناش بھی ہوجاوے تو بھی وشیوں کے نزدیک نہیں جانا چاہئے۔

س - وویک ہونے پر تو ہمارے خیال میں کوئی نقص نہیں معلوم ہوتا۔

ج - गुणयोगाद्बद्धः शुकवत् ॥२६॥

ارتھ - جب وشیوں کا سنگ کرے گا تو ان سے محبت بھی ہوجاوے گی اور محبت
سے ان کے حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ اور جب خواہش پیدا ہوگی تو دوبارہ
بندھن میں پڑ جائیگا۔ جس طرح کہ اچھا بولنے وغیرہ کے خیال سے لوگ طوطے کو
پکڑتے ہیں۔

س - اگر ہم سنسار کے وشیوں کو اچھی طرح سے بھوگ لینگے تو خواہش خودبخود
دور ہوجاویگی۔

ج - न भोगाद्रागशान्तिर्मुनिवत् ॥२७॥

ارتھ - بھوگ یعنے نفسانی لذات کو اچھی طرح سے بھوگنے پر بھی خواہش کا خاتمہ
نہیں ہوتا۔ جس طرح گھی ڈالنے سے آگ بجھ نہیں جاتی۔ بلکہ اور بھی تیز ہوجاتی ہے
کیونکہ سوبھری نامی منی نے اس بات کی کوشش کی تھی کہ وشیوں کے بھوگ
سے خواہش پوری ہوجاوے۔ لیکن تمام عمر بھر وشے بھوگنے سے خواہش پوری نہ
ہوئی اور آخر مرتے وقت اس مہاتما نے کہا کہ آج مجھ کو اس بات کا پورا یقین
ہوگیا۔ کہ موت کے آنے تک خواہشوں کا خاتمہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ اور دل خواہشوں

میں لگا رہنے سے گیان کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

س۔ پھر وشے کی خواہش کس طرح دور ہو سکتی ہے۔

ج۔

दोषदर्शनादुभयोः ॥२८॥

ارتھ۔ اس بات کو معلوم کرنے سے کہ پرکرتی میں آنند نہیں ہے۔ تو پرکرتی کے کاریہ جو سنسار کے وشے ہیں۔ ان میں کس طرح آنند ہو سکتا ہے سنسار کے سارے کام پرکرتی سے ہی ہوتے ہیں۔ اس واسطے دکھ روپ ہیں۔ ان کی خواہش سے سوائے دکھ کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور جب تک یہ موجود ہیں تب تک مکتی کو دینے والا پھل نہیں ملسکتا۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو اپدیش کرنے پر بھی گیان نہیں ہوتا۔

ج۔

न मलिनचेतस्युपदेशबीजप्ररोहोऽजवत् ॥२९॥

ارتھ۔ خواہش وغیرہ کے میل سے جن کا دل خراب ہے۔ ان کے دل میں اپدیش کا بیج نہیں پیدا ہو سکتا۔ جس طرح راجہ اج کو باوجود اپدیش کرنے کے بھی گیان نہ ہوا۔

س۔ اپدیش کا عکس تو ضرور ہی اس کے دل میں پڑا ہوگا۔

ج۔

नाभासमात्रमपि मलिनदर्पणवत् ॥३०॥

ارتھ۔ جس طرح میلے شیشہ میں چیز کا عکس نہیں معلوم ہوتا۔ اسی طرح خراب دل والے آدمی کے من میں گیان کا عکس بھی نہیں پڑتا۔

س۔ چونکہ پرکرتی اور پرش کے سوائے سب چیزیں کاریہ ہیں اور وہ اپنے کارن کا روپ ہوتی ہیں۔ تو کیا موکش بھی پرکرتی کا روپ ہے۔

ج۔

न तज्जस्यापि तद्रूपता पङ्कजवत् ॥३१॥

ارتھ۔ اگرچہ موکش بھی پرکرتی کے سہارے یعنے شریر کے ذریعہ سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن موکش پرکرتی کا روپ نہیں ہے۔ جس طرح کنول کا پھول کیچڑ میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ کیچڑ کا روپ نہیں مانا جاتا۔

س۔ کیا انما وغیرہ سدھیوں کے ہو جانے سے انسان کا منزل مقصود پورا ہو جاتا ہے۔

ج - - न भूतियोगेऽपि कृतकृत्यतोपास्यसिद्धिवदुपास्यसिद्धिवत् ॥३२॥

ارتھ - انما وغیرہ طاقتوں کے حاصل ہونے پر بھی جیو کا منزل مقصود پورا نہیں ہوتا - کیونکہ جیسی چیز کی اُپاسنا کی جاوے گی - ویسی ہی طاقت حاصل ہو جاوے گی - یعنے دولتمند کی اوپاسنا سے دولت حاصل ہوتی ہے - اور کنگال کی اوپاسنا سے کچھ حاصل نہیں ہوتا - اسی طرح انما وغیرہ جسم کے رہنے تک طاقتیں دے سکتی ہیں - بعد میں اُن سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہو سکتا ٭

اِتی چوتھا ادھیائے سمپورنم

اوم شانتی - شانتی - شانتی

مُصنّف کی چند دیگر پُستکیں

دھرم کے پہلے لکشن کی ویاکھیا اردو ۴ر	کیا کپل ناستک تھا اردو ۳ر
" دوسرے " " ۴ر	سوراجیہ اور شانتی " ۳ر
مکتی سے جیو لوٹتا ہے " " ۳ر	وچتر برہم چاری " ۳ر
" آریہ بھاشا میں ۱ر	نت ویتا رِشی کی کتھا مکمل " ۱۶ر
بھرتری ہری ویراگ شتک اردو ۲۰ر	گورو سکھشا حصہ اول " ۱۰ر
نئی اور پرانی تعلیم کا مقابلہ " ار	دیاکھیان مکتاولی " ۸ر
ایشور پراپتی حصہ اول " ۲ر	" " آریہ بھاشا میں ۸ر
ویدوں کی عظمت " ۱۰ر	آریہ سنت مانت مجلد " " ار
" آریہ بھاشا میں ۲ر	

مِلنے کا پتہ

وِیرچندر شرما مالک ویدک پُستکالیہ متصل ہری گیان مندر لاہور

پانچواں ادھیائے

पंचमोऽध्याय: ॥

مہاتما کپل رِشی جی نے مُکتی کے اسباب کے متعلّق اپنے شاستر کا سدھانت پہلے چار ادھیائوں میں بیان کر دیا۔ اِس کے آگے دو ادھیاؤں میں سوال و جواب کے طریق پر شاستر کی سُوکشم باتوں کا وچار کریں گے۔ منگلا چرن کا کرنا ہر ایک کام کے شروع میں لازمی ماننا چاہیئے۔ اِس کے متعلق بحث کرتے ہیں۔

मङ्गलाचरणं शिष्टाचारात्फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति ॥१॥

ارتھ۔ منگلا چرن یعنے ہر ایک کام کے شروع میں پرماتما کا نام لینا اور اُس سے پرارتھنا کرنی ضروری ہے۔ کیونکہ ہر ایک مہاتما نے کام کے شروع میں منگلا چرن کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وید میں بھی اِس کی آگیا ہوگی۔ کیونکہ مہاتما لوگ وید کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے اور پرتیکش میں جو منگلا چرن کر کے کام شروع کرتا ہے وہ سُکھ بھوگتا ہے۔

س۔

नेश्वराधिष्ठिते फलनिष्पत्तिः कर्मणा तत्सिद्धेः ॥२॥

ارتھ۔ منگلا چرن کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایشور کے سہارے پر کوئی کام نہیں چل سکتا۔ بلکہ ہر ایک پھل کے حاصِل کرنے کیواسطے کرم کی ضرورت ہے۔

ج۔

स्वोपकारादधिष्ठानं लोकवत् ॥ ३॥

ارتھ۔ جیسے سنسار میں دیکھتے ہیں کہ کرم از خود پھل دینے والا نہیں بلکہ کرموں کا پھل دینے والا علیحدہ نظر آتا ہے۔ ہم نہیں دیکھتے کہ کسی آدمی کی چوری نے اُسے جیل خانہ بھیجدیا ہو۔ یا کسی آدمی نے محنت کر کے خود مزدوری حاصل کر لی ہو۔ جہاں تک دیکھا جاتا ہے کرم کا پھل دوسرے کے ذریعہ سے ملتا ہے اِس واسطے ہر ایک کام کے شروع کرنے میں کرموں کے پھل دینے والے ایشور کی پرارتھنا ضرور کرنی چاہیئے۔

س - اگر ہم کپھل دینے والے ایشور کو تسلیم نہ کریں تو کیا اعتراض ہوگا -

ج -

लौकिकेश्वरवदितरथा ॥४॥

ارتھ - چونکہ جڑھ کرم تو خود پھل دے نہیں سکتا تو لاچار ہو کر ایشور کے نہ ماننے کی حالت میں دنیا کے حاکموں کی طرح مختلف کرموں کے پھل دینے والے ماننے پڑیں گے - لیکن ان دنیاوی حاکموں میں غلطی کا ہونا اور غرور وغیرہ کا انا لازمی ہے - اس واسطے کرموں کے خلاف پھل ملنا ممکن ہوگا - جس سے خراب کرم کا اچھا پھل اور اچھے کرم کا برا پھل ملنے سے بالکل اندھیر نگری ہو جاویگی دوسرے یہ اعتراض ہوگا -

पारिभाषिको वा ॥५॥

۲۰ ارتھ - اس حالت میں ایشور لفظ صرف نام ماتر ہی ہوگا - کیونکہ کرموں کے پھل میں تو اس کا دخل نہیں تو وہ کیا کام کریگا - اگر کہو ہم ایشور کو نہیں مانتے - تو بتلاؤ کہ یہ لفظ ارتھ والا ہے یا نرارتھک - اگر کہو ارتھ والا ہے تو تم ایشور کو مان چکے - اگر کہو ارتھ سے خالی ہے تو تمہارا اعتراض ہی غلط ہے - کہ تم ایسے لفظ کی بابت بحث کرتے ہو جس کا کوئی ارتھ نہیں اس پر معترض کہتا ہے -

न रागादृते तत्सिद्धिः प्रतिनियतकारणत्वात् ॥६॥

ارتھ - اگر تم ایشور کو کرموں کا پھل دینے والا مانو گے تو اس میں راگ ماننا پڑیگا کیونکہ بغیر راگ کے کوئی کرم ہو نہیں سکتا - اور اگر تم نے راگ کو ایشور میں تسلیم کر لیا تو جیو اور ایشور میں کیا فرق ہوگا - کیونکہ اب تو ایشور کو نتیہ مکت مانتے ہیں - اور جیو کو مکتی کی خواہش ہے - لیکن راگ والا ماننے سے یہ دوش یعنی اعتراض عائد ہوگا -

तद्योगेऽपि न नित्यमुक्तः ॥७॥

ارتھ - راگ کے ہونے سے ایشور نتیہ مکت نہیں رہے گا - معترض کا یہ خیال ٹھیک نہیں - کیونکہ راگ سے کام کرنا محدود کا دھرم ہے لا محدود کا نہیں - کیونکہ جیو آتما جس قدر کام اندر کرتا ہے - اُن کے واسطے راگ کی ضرورت نہیں اور جس قدر کام باہر ہوتے ہیں - ان کے واسطے راگ کی ضرورت ہے - ایشور

چونکہ سروویاپک اور سروگیہ ہے - اس واسطے وہ راگ کے بغیر ہی سارے کام کرتا ہے اس کو راگ ہوتا ہی نہیں -

س - ہم ایشور میں پردہان شکتی کا یوگ یعنے تعلق مانینگے تو کیا اعتراض ہوگا -

ج -

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः ॥ ८॥

ارتھ - اگر ایشور کے ساتھ پردھان شکتی یعنے پرکرتی کا تعلق مانا جاوے تو ایشور کا نام دروبہ ہو جاویگا - جس طرح شوکشم پرکرتی کاریہ روپ ہو کر مختلف نام والی ہو گئی ہے - اسی طرح ایشور بھی وکار والا ہو جاوے گا اور وہ استھول ہو کر ناش والا بھی ہوگا -

س - ہم ایشور ہی سے جگت کی پیدائش مانینگے -

ج

सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम् ॥ ९॥

ارتھ - اگر چیتن سے جگت کی پیدائش مانی جاوے تو جس طرح ایشور کل ایشوریہ یعنے آنند کا مالک ہے - اسی طرح سنسار کا ہر ایک پدارتھ جلوہ والا ہونا چاہئے لیکن سنسار میں یہ بات پائی نہیں جاتی - اس سبب سے پرمیشور جگت کا اُپادان کارن نہیں ہو سکتا - لیکن اس کے نمت کارن ہونے میں شک نہیں - ایشور جگت کا اُپادان کارن نہیں - اس پر اور بھی دلیل دیتے ہیں -

س -

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः ॥१०॥

ارتھ - ایشور کے سنسار کا اُپادان کارن ہونے میں کوئی بھی دلیل نہیں ہو سکتی - لیکن اس کو دلیلوں سے ثابت کریں گے -

ج -

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् ॥११॥

ارتھ - اس قسم کی ویاپتی نہیں مل سکتی کہ چیتن سے اچیتن چیزیں پیدا ہوتی ہوں - جب ویاپتی یعنے تعلق ثابت نہ ہوگا - تو کس طرح انومان ہو سکتا ہے کہ اس جڑھ جگت کا اوپادان کارن ایشور ہے -

श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥१२॥

ارتھ - شرتی یعنے وید نے بھی جگت کا اُپادان کارن پرکرتی کو بتلایا ہے دیکھو شویتا شوتر اُپنشد جس کا ارتھ یہ ہے - ست - رج اور تم گن والی

سے رہت پرکرتی سے ہی اس جگت کے سارے پدارتھ پیدا ہوئے ہیں
نگ پرنامی ہونا پرکرتی کا ہی دھرم ہے - پُرش کا نہیں -
س - یہ مانتے ہیں کہ اودیا شکتی کے یوگ سے ہی پرماتما ہی جگت روپ
علوم ہوتا ہے -

नाविद्याशक्तियोगो निस्सङ्गस्य ॥२३॥

ج -
رتھ - ایشور سُوکشم یعنے لطیف ہونے سے نِرنگ یعنی کسی قسم کے وِکار
سے رہت ہے اس واسطے اس میں کسی طرح بھی اودیا نہیں پیدا ہو سکتی -
س - اودیا سے ایشور کا تعلق ماننے میں کیا اعتراض ہوگا -

तद्योगे तत्सिद्धावन्योन्याश्रयत्वम् ॥२४॥

ج -
رتھ - اگر اودیا کے تعلق سے سنسار کی پیدائش مانی جاوے تو دونوں ایک دوسر
کے سہارے ہوں گے جو ناممکن ہے - یعنے جب ایشور کے سنگ اودیا کا
علق ہوگا - تب سنسار پیدا ہوگا - اور جب سنسار ہوگا - تب ایشور کا اودیا
سے تعلق ہوگا -
س - ہم اودیا اور ایشور دونوں کو اناوی مانیں گے اودیا کی پیدائش نہیں مانیگے
اس کے سنیوگ سے جگت کی پیدائش ہو جاوے گی -

न बीजाङ्कुरवत्सादिसंसारश्रुतेः ॥२५॥

ج -
ارتھ - اودیا اور ایشور کا تعلق بیج انگور کی طرح نہیں ہے - کیونکہ اودیا کی
پیدائش ویدوں میں پائی جاتی ہے - اور سوائے ایک یہ ہم کے دوسری اودیا
کو اناوی نہیں مان سکتے - اس میں بہت اعتراض پیدا ہوتے ہیں - اول اودیا
دروبہ ہے - یا گن - اگر دروبہ ہے تو وہ پرکرتی کے اندر آجاویگی یا پُرش میں
ہوگی - اور جبکہ ویدمیں صاف لکھا ہے کہ پہلے یہ جگت ست ہی تھا - جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ جگت پیدا شدہ ہے - اسواسطے بیج اور انگر کی طرح نہیں
سکتے -
س - جیسا تم پرکرتی کو مانتے ہو - ایسا ہی ہم اودیا کو مانتے ہیں - اس میں کیا
اعتراض کروگے -

ج -

विद्यातोऽन्यत्वे ब्रह्मबाधप्रसङ्गः ॥१६॥

ارتھ - اودیا کو یا تم ودیا کا بھید مانو گے یا اس سے علیحدہ کوئی چیز مانو گے - اگر ودیا سے علیحدہ اودیا کوئی چیز ہے اور ودیا کا ناش کرنے والی ہے تو برہم کا بھی ضرور ناش کریگی - کیونکہ برہم بھی ودیا روپ ہی ہے دوسرے جب تم اودیا کو ودیا روپ برہم سے علیحدہ مانتے ہو اور اودیا کو مختلف قسم کے وکار سے خالی برہم میں تسلیم کرتے ہو اور برہم اودیا سے مختلف ہے تو برہم کے سرو ویاپک ہونے میں نقص عاید ہوگا - کیونکہ برہم اور اودیا متضاد ہیں - اس واسطے اودیا وہیں رہ سکتی ہے جہاں برہم نہ ہو - اب جہاں اودیا کو رکھو گے وہاں برہم نہیں رہے گا -

اودیا کو کوئی ناش کر سکتا ہے یا نہیں اب اس کا وچار کرتے ہیں -

अबाधे नैष्फल्यम् ॥१७॥

ارتھ - اگر اس اودیا کو ناش کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے تو سب پرشارتھ نشپھل ہوگا - کیونکہ دکھوں کے کارن اودیا کو دور کرنے کے واسطے محنت کی جاتی ہے - جب اودیا کا ناش ہو ہی نہیں سکتا تو محنت کرنا فضول ہے -

س - ہم ودیا کو ایسا مان لینگے کہ اس کا ودیا سے ناش ہوتا ہے -

ج -

विद्याबाध्यत्वे जगतोऽप्येवम् ॥१८॥

ارتھ - اگر ودیا سے اودیا کا ناش مانتے ہو - تو جگت بھی اسی طرح ودیا سے ناش ہو جاوے گا - پھر تمہاری اودیا کلپنا سے فائدہ ہی کیا ہے -

س - جب اودیا کو جگت روپ ہی مانیں گے تو کیا اعتراض کرو گے -

ج -

तद्रूपत्वे सादित्वम् ॥१९॥

ارتھ - جب تم اودیا کو جگت روپ مانو گے تو وہ پیدا شدہ ہو جاوے گی کیونکہ یہ جگت پیدا شدہ ہے اس واسطے اودیا کوئی دردیہ نہیں ہے - صرف بدھی کی وپریہ ورتی کا نام ہی اودیا ہے جس کا ذکر مہاتما پتنجلی نے یوگ شاستر میں اچھی طرح سے کیا ہے اور یہاں یہ بھی وچار پیدا ہوتا ہے کہ جب کپل جی کے مت میں سارے کاریوں کے اختلاف کا سبب پرکرتی ہے اور وہی پرکرتی سکھ دکھ وغیرہ کا سبب ہے -

س - جب پرکرتی ہی سب کچھ کرتی ہے تو دھرم اور ادھرم کو کیوں مانا جاوے -

ج - न धर्मापलापः प्रकृतिकार्यवैचित्र्यात् ॥ २०॥

ارتھ - پرکرتی کے کاریوں میں اختلاف ہونے سے دھرم کو نفی نہیں کہہ سکتے۔ اس کے واسطے اگلے سوتر میں دلیل دیتے ہیں۔

श्रुतिलिङ्गादिभिस्तत्सिद्धिः ॥ २१॥

ارتھ - کیونکہ دھرم کے ثابت کرنے کے واسطے وید کی شرتی اور یوگیوں کا پرتیکش تو پرمان موجود ہیں۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ نیک کام کرنیوالے اچھے جنموں کو حاصل کرتے ہیں برے کام کرنیوالے بُری حالتوں میں پہنچے جاتے ہیں اور پرتیکش میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ جس کے سامنے ایک دفعہ جھوٹ بولا جاوے۔ اس کے سامنے آتے ہی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہونے لگتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ برے کام سے دکھ ہوتا ہے۔

س - جب تک دھرم کی ہستی میں صاف صاف پرتیکش پرمان نہیں تب تک اس کی سدھی نہیں ہوسکتی۔

ج - प्रमाणान्तरावकाशात् ॥ २२॥

ارتھ - یہ کوئی نیم نہیں کہ جس چیز کو پرتیکش سے دیکھیں وہی ٹھیک ہے کیونکہ اول پرتیکش پرمان ہے یا نہیں اس کا ثبوت بھی پرتیکش سے نہیں ملتا۔ اس واسطے اور پرمان موجود ہیں تو پرتیکش نہ ہونے سے کوئی ہرج نہیں کیونکہ جسقدر سوکشم اور دور رہنے والی چیزیں ہیں۔ ان کا پرتیکش گیان نہیں ہوتا لیکن ان کی ہستی سے انکار نہیں کیا جاتا۔

س - دھرم کو تم اس طرح سدھ کروگے تو ادھرم کو کس طرح سدھ کروگے۔

ج - उभयत्राप्येवम् ॥ २३॥

ارتھ - جو پرمان دھرم کی سدھی کے واسطے پائے جاتے ہیں انہیں سے ادھرم کی سدھی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اندریوں کے وشے نہیں۔

س - تم ادھرم کو شرتی وغیرہ پرمانوں سے کس طرح سدھ کروگے۔

ج - अर्थात्सिद्धिश्चेत्समानमुभयोः ॥ २४॥

ارتھ - وید وغیرہ سب شاستروں میں جس بات کے کرنے کا حکم ہے وہ دھرم

ہے۔ اور اس کے خلاف کرنا ادھرم ہے۔ علاوہ اس کے دھرم اور ادھرم دونوں کے منتر برابر پائے جاتے ہیں۔ جن میں یہ ودھی۔ اور نشیدھ موجود ہے۔ جس کی ودھی وید میں ہے۔ وہ دھرم اور جس کا نشیدھ ہے وہ ادھرم ہے۔

س۔ اگر آپ دھرم اور ادھرم کو مانیں گے تو پُرش دھرمی ادھرمی ماننا پڑیگا۔ جس سے پُرش پیری نامی ہو جائیگا۔

ج۔

अन्त:करणधर्मत्वं धर्मादीनाम् ॥ २५॥

ارتھ۔ دھرم ادھرم وغیرہ انتہ کرن کے دھرم ہیں۔ ان کا تعلق پُرش سے نہیں بلکہ انتہ کرن سے ہے۔ اس سُوتر میں جو آدی شبد آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ویشیشک شاستر میں گیان اور پریتن کے سوائے جس قدر گُن آتما کے مانے گئے ہیں ان سب کا بھی انتہ کرن سے تعلق ہے۔

س۔ پرلے کال میں تو انتہ کرن نہیں رہتا۔ پھر دھرم وغیرہ کہاں رہتے ہیں۔

ج۔ جب تک جیو مکت نہ ہو تب تک انتہ کرن کا ناش نہیں ہوتا۔ اس واسطے دھرم ادھرم کا بھی ناش نہیں ہوتا۔

س۔ جبکہ انتہ کرن پرکرتی کا وکار ہے اور پرلے میں وکرتی رہتی نہیں۔ اس واسطے انتہ کرن کا پرلے میں رہنا ممکن نہیں ہو سکتا۔

ج۔ انتہ کرن میں بُدھی بھی داخل ہے جو جیو کا گُن ہونے سے پراکرت نہیں دھرم ادھرم کے سنسکار بُدھی میں رہتے ہیں۔

س۔ پرلے کال میں کوئی گُن نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ سب گُن وکرتی میں ہوتے ہیں۔

ج۔

गुणादीनां च नात्यन्तबाध: ॥२६॥

ارتھ۔ ست۔ رج۔ تم وغیرہ جو گُن ہیں اُن کی ہستی کبھی زائل نہیں ہوتی بلکہ دوسرے سبب سے ڈھپ جاتے ہیں۔ جیسے پانی میں جو سردی ہے وہ آگ کے سبب سے چھپ جاتی ہے۔ لیکن پانی کو آگ سے علیحدہ کرنے سے پھر ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سردی کی ہستی زائل نہیں ہو گئی۔

س۔ سُکھ وغیرہ کے ہونے کا کیا ثبوت ہے۔

ج۔

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्ति: ॥२७॥

ارتھ۔ شنکھ وغیرہ پدارتھوں کا گیان اندریوں سے نہیں ہو سکتا۔ اُن کے جاننے کے واسطے انومان پرمان سے کام لیا جاتا ہے اور انومان کے واسطے جو نیائے درشن کارنے پانچ اَوَیَو مقرر کئے ہیں اُن سے اچھی طرح سُکھ وغیرہ کا علم ہو جاتا ہے۔ وہ پانچ اَوَیَو یہ ہیں (اول) پرتگیا یعنی دعوے (دوسرے) ہیتو یعنی دلیل دعوے کو ثابت کرنے کے واسطے (تیسرے) اوداہرن یعنی مثال (چوتھے) اُپنے (پانچویں) نگمن۔ مثلاً ایک شخص دعوے کرتا ہے کہ سُکھ من کا دھرم ہے۔ جب دلیل پوچھتے ہیں تو کہتا ہے کہ جاگرت اور سوپن میں ہونے سے اور سُشپتی میں نہ ہونے سے۔ مثال جب پوچھتے ہیں تو کہتا ہے کہ جاگرت اوستھا میں جیل خانہ کے قیدی کو یاد۔ دُکھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن جب وقت کلوروفارم سنگھا دیتے ہیں۔ تو من اور آتما کے درمیان پردہ آ جانے سے باوجود جسم کے کاٹنے کے بھی تکلیف نہیں ہوتی ایسے ہی سُشپتی کی حالت میں بھی ان کے نہ ہونے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ بس جب تک جیو کے ساتھ من کا تعلق ہے تب ہی تک دُکھ ہے۔

س۔ نیائے درشن کے مضمون کو یہاں بیان کرنے سے کیا مطلب ہے۔

ج۔ اس کے بغیر کوئی آدمی پوشیدہ چیزوں کا ٹھیک علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اس واسطے یہاں اس کا ذکر لازمی ہوا۔

پرتیکش کے سوائے دوسرے پرمان قابل اعتبار نہیں کیونکہ جس تعلق سے تم انومان کرتے ہو اس میں اکثر موقعوں پر اختلاف ہوتا ہے۔ مثلاً تم دھوئیں کو دیکھ کر آگ کے ہونے کا انومان کرتے ہو لیکن اکثر وقت آگ میں دھواں نہیں ہوتا۔ اس کے واسطے ناستک جو پرتیکش کو ہی پرمان مانتا ہے کہتا ہے۔

न सकृद्ग्रहणात्सम्बन्धसिद्धिः ॥ [illegible] ॥

س۔ جہاں دھواں ہوگا وہاں آگ ہوگی۔ اس سے آگ اور دھوئیں کا تعلق ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اکثر دھواں نہیں ہوتا اور آگ ہوتی ہے۔

ارتھ۔ جو مثال رسوئی خانہ کی دی جاتی ہے۔ کہ یہاں آگ اور دھوئیں کا تعلق دیکھا۔ یہ بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ ایک مکان میں دو چیزوں کے دیکھنے سے اُن کا تعلق ماننا ٹھیک نہیں۔ مثلاً ایک مکان میں گھوڑا اور گائے دونوں ہیں مگر اگر

کوئی ان کا تعلق سمجھ لے تو اُس کی غلطی ہے۔ اس طرح دھوئیں سے اگنی کا انومان بھی غلط ہے۔

س۔ پرتیکش پرمان سے ہی ہر ایک بات کو ثابت کرنا چاہئے۔ کیونکہ بلا پرتیکش کئے تعلق کا ٹھیک علم نہیں ہوسکتا۔

ج۔ नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥२९॥

ارتھ۔ جن پدارتھوں کا تعلق مقررہ ہو۔ اور کبھی نہ بدلے یا ایک کے بغیر ایک کی پیدائش نہ ہوسکے تو اُن کا تعلق ویاپتی کہلاتا ہے۔ مثلاً بارش کا اور بادل کا تعلق ایسا ہے کہ بغیر بادل کے کبھی بارش نہیں ہوتی تو بارش کے ہونے سے بادل کا ہونا ضروری ہے یا اگنی کے بغیر دھواں کبھی نظر نہیں آتا۔ تو اگنی اور دھوئیں کے تعلق کا نام ویاپتی ہے۔ کیونکہ جہاں دھواں ہوتا ہے۔ وہاں آگ بھی ضروری ہوتی ہے۔ اس واسطے دھوئیں کو دیکھ کر آگ کی ہستی کا گیان ہونا انومان کہلاتا ہے۔ اب دھوئیں اور آگ کے تعلق کو ویاپتی ماننا ٹھیک ہے۔ اور ناستک لوگ جو آگ اور گھوڑے کو ایک جگہ پر دیکھ کر دوسری جگہ پر نہ ہونے سے ویاپتی کا کھنڈن کرتے ہیں۔ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ گھوڑا ہزاروں جگہ بغیر اگنی کے نظر آئیگا۔ لیکن دھواں بغیر اگنی کے کبھی نظر نہیں آئیگا۔ اور آگ بھی گھوڑے کی ہستی کے بغیر نظر آتی ہے اس واسطے ویاپتی کا کھنڈن دعوے بے دلیل ہے۔

س۔ کیا اس کے سوائے ویاپتی کا اور لکشن نہیں ہوسکتا۔

ج۔ न तत्त्वान्तरं वस्तुकल्पनाप्रसक्तेः ॥३०॥

ارتھ۔ پہلے سوتر میں جو ویاپتی یعنی تعلق کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے سوائے کسی دوسرے چیز کا نام ویاپتی نہیں ہوسکتا کیونکہ سب قسم کی ویاپتی ماننے سے ایک اور پدارتھ قائم کرنا پڑیگا۔ اس واسطے ویاپتی کا لکشن وہی ٹھیک ہے جو پہلے سوتر میں کیا ہے۔

س۔ عالم لوگ ویاپتی کسے کہتے ہیں۔

ج۔ निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥३१॥

ارتھ۔ جو چیز کہ اپنی طاقت سے پیدا ہوکر کسی خاص طاقت کا روپ ہو اس کو

عالم ویاپتی کہتے ہیں۔ جیسے زمین سے بُو پیدا ہوتی ہے اور بغیر زمین کے کسی میں بُو نہیں رہتی تو اس واسطے بُو کے ہونے سے زمین کا ہونا معلوم ہو سکتا ہے یا دھواں آگ سے پیدا ہوتا ہے اس واسطے آگ اور دھوئیں کی ویاپتی ہے۔

س۔ دھواں آگ کی طاقت سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ گیلی لکڑی کی طاقت سے پیدا ہوتا ہے۔

ج۔ یہ کہنا ٹھیک نہیں اگر گیلے ایندھن میں دھواں پیدا کرنے کی طاقت ہے تو آگ کے بغیر کسی اور چیز کے سنیوگ سے دھواں پیدا ہو جاوے۔ پنچ شکھاچاریہ اس طرح مانتے ہیں۔

आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥ ३२

ارتھ۔ آدھار میں جو آدھیہ شکتی رہتی ہے۔ یعنے سہارے میں جو برداشت کرنے کی طاقت رہتی ہے۔ اُس کو پنچ شکھاچاریہ ویاپتی مانتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آدھار جو آگنی ہے۔ اس میں دھوئیں کے رہنے کی جو طاقت ہے وہی ویاپتی ہے۔

س۔ جب آگ میں دھواں نظر نہیں آتا ہے تو کیا اس وقت ویاپتی کا ناش ہو جاتا ہے۔

ج۔ نہیں کیونکہ دھوئیں کا تروبھاو یعنے چھپ جانا اور آوربھاو یعنے ظاہر ہو جانا ہوتا رہتا ہے۔ یعنی کبھی دھواں پیدا ہوتا ہے کبھی ناش ہو جاتا ہے۔

س۔ آدھار میں آدھیہ شکتی کا ہونا کیوں فرض کیا جاتا ہے۔ آدھار کی سروپ شکتی کو ہی ویاپتی کیوں نہیں مانتے۔

न स्वरूपशक्तिर्नियमः पुनर्वादप्रसक्तेः ॥३३॥

ج۔ ارتھ۔ آدھار کی سروپ شکتی یعنی چیز کی ہستی کی طاقت کو ویاپتی نہیں مان سکتے

س۔ کیا جھگڑا باقی رہتا ہے۔

विशेषणानर्थक्यप्रसक्तेः ॥३४॥

ج۔ ارتھ۔ سروپ شکتی ماننے میں وشیشن یعنی تعریف فضول ہوگی۔ جیسے کہا جاتا

ہے - کہ اگنی میں بہت دھواں ہے اب اگر دھوئیں کو اگنی کی سروپ شکتی تسلیم کریں تو بہت کو اگنی کی سروپ شکتی نہیں مان سکتے اور دھوئیں کے ساتھ آنے سے بہت لفظ کے کچھ معنے بھی ضرور ہیں اور اُس چیز میں کمی زیادتی بھی ہوتی ہے - تو بہت لفظ کو کچھ نہ کچھ ماننا چاہیئے - اگر کچھ نہ مانو گے تو اس کا بولنا فضول ہوگا - اور دوسرا اعتراض یہ ہوگا -

पल्लवादिष्वनुपपत्तेश्च ॥ ३५॥

ارتھ - جس طرح درخت کے پتوں کا سہارا درخت ہے - اور ویاپتی کے لکشن سروپ شکتی مان کر درخت کی شکتی سروپ جو پتے ہیں وہی لفظ ویاپتی کے کہنے سے حاصل ہونگے - اسی طرح ماننے میں یہ خرابی آئیگی کہ جیسے درخت کی سروپ شکتی پتوں کو مان لیا اور وہی ویاپتی بھی ہو گئے تو پتوں کے ٹوٹنے پر ویاپتی کا بھی ناش ماننا پڑیگا - جس سے بڑی بھاری خرابی پیدا ہو جاوے گی - اس واسطے ایسا ماننا کہ آدھار کی سروپ شکتی کا نام ویاپتی ہے غلطی ہے - اب اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ کپل جی اور پنچ شکھا چاریہ کے مت میں فرق ہے یا نہیں - کیونکہ پنچ شکھا چاریہ آدھار اگنی میں آدھیہ دھوئیں کی طاقت کو ویاپتی مانتا ہے - اور کپل جی ویاپیہ آگ کی شکتی سے پیدا ہوئی کسی خاص طاقت کو دوسری چیز مان کر اس کو ویاپتی کہتے ہیں - ان میں کون صحیح ہے - اس پر بحث کرتے ہیں -

आधेयशक्तिसिद्धौ निजशक्तियोगस्समानन्यायात्

॥ ३६॥

ارتھ - بدھ بدھ کی دلیل ہونے سے جیسے اگنی کے ساتھ گھوڑے کو دیکھ کر ویاپتی نہیں پائی جاتی - ایسے ہی دھواں بغیر اگنی کے کہیں نہیں دیکھا جاتا - اس واسطے دونوں طرف کی دلیل برابر ہے - اس واسطے انومان پرمان غلط نہیں ہو سکتا - اب سارے جھگڑے کا سبب یہ ہے کہ گوتم وغیرہ سروپ سے ناش نہیں ہوتے - ان مضمون کو ثابت کرنے کے واسطے انومان پرمان کی بحث چھڑ گئی اور انومان بدون علق کے ثابت ہونا یہ ہو نہیں سکتا - اس

واسطے پانچ آدمیوں کا جھگڑا شروع ہوگیا۔ اب اس شبد کیواسطے آگے شبد پرمان کی بحث کرتے ہیں۔

س۔ شبد اور اس کے ارتھ میں کیا تعلق ہے۔

ج۔ वाच्यवाचकभावस्सम्बन्धश्शब्दार्थयोः ॥ ३७॥

ارتھ۔ لفظ شبد یعنے کلمہ میں واچکتا شکتی رہتی ہے۔ یعنی وہ اُن اشیاء کا مظہر ہوتا ہے جن کو اُس نام سے پکارا جاتا ہے۔ شے کو واچیہ اور اُس کے نام کو واچک کہتے ہیں۔

س۔ لفظ اور معنوں میں جو تعلق ہے وہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔

ج۔ त्रिभिस्सम्बन्धसिद्धिः ॥ ३८॥

ارتھ۔ لفظ اور معنوں کے تعلق کا ثبوت تین طرح سے ہوتا ہے۔ اول تو عالموں کی تعلیم سے اور دوسرے بزرگوں کے رسم ورواج سے تیسرے سنسار میں روزمرہ کے برتاؤ میں آنے والے الفاظ کے تعلقات سے کیونکہ شبد یعنے الفاظ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یوگک یعنے وصفی نام جیسے ایشور سرو کار۔ سچدانند وغیرہ اس کا علم عالموں کی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے یوگ روڑھی۔ جیسے گو وغیرہ کیونکہ چلنے والے کو گؤ کہتے ہیں جس سے ہر ایک چلنے والی چیز کا علم ہوتا ہے۔ لیکن وہ اصطلاح گائے۔ اور اندری وزمین وغیرہ کے واسطے مقرر ہوگئی ہے اس کا علم بزرگوں کے بیوہار سے ہوجاتا ہے۔ بچہ جب دیکھتا ہے کہ بزرگ اس چیز کا یہ نام رکھتے ہیں۔ وہ بھی اُسی نام سے پکارنے لگتا ہے۔ تیسرے روڑھی یعنے مقرر کئے ہوئے جو عام طور پر دنیا میں بولے جاتے ہیں۔ اسی طرح الفاظ اور معنوں کے تعلقات کا علم حاصل ہوجاتا ہے اور لفظ کے سنتے ہی اس کے ارتھوں کا گیان ہوجاتا ہے۔ بشرطیکہ ان کا علم ہو۔

س۔ کیا شبد کاریہ ہی کے واسطے مقرر ہیں یا ہر ایک پدارتھ اُن سے جانا جاتا ہے

ج۔ न कार्ये नियम उभयथा दर्शनात् ॥ ३९॥

ارتھ۔ یہ کوئی نیم نہیں ہے۔ کہ لفظوں کی طاقت کا واچیہ۔ واچک بھاو کاریہ میں ہی ہے اور جگہ پر نہیں۔ کیونکہ دونوں طرح لفظوں کی طاقت کام کرتی نظر آتی ہے

مثلاً کسی بزرگ نے لڑکے سے کہا کہ گؤ لاؤ - اس بزرگ کے کہنے سے گؤ کا لانا کاریہ معلوم ہوتا ہے - دوسرے کسی نے کہا تیرے بیٹا پیدا ہو گیا - اس میں ظاہری طور پر کاریہ معلوم نہیں ہوتا - کیونکہ بیٹے کے پیدا ہونیکا فعل پہلے ہو چکا ہے اور یہ لفظ اُس گذشتہ کام کو بتلا رہے ہیں - اس واسطے یہ نیم نہیں کہ لفظ اور معنوں کا تعلق صرف کاریہ یعنے فعل ہی کے واسطے ہو -

س - متذکرہ بالا اظہار دنیاوی باتوں میں ہو سکتا ہے - لیکن وید میں جو الفاظ ہیں ان کے معنوں کا اظہار کس طرح ہو -

ج -

लोके व्युत्पन्नस्य वेदार्थप्रतीतेः ॥ ४०॥

ارتھ - جو لوکک شاستروں کا پورا عالم ہے اُسی کو وید ارتھ کا علم ہو سکتا ہے - کیونکہ دنیا میں انسان کے واسطے کوئی ایسا مفید فعل نہیں - جس کا ذکر وید میں نہ ہو اس واسطے وید میں لیاقت پیدا کرنے کیواسطے سنسارک شاستروں میں پہلے لیاقت حاصل کرنی چاہئے - کیونکہ ویدگیان کی آخری منزل ہے اور دنیاوی گیان شروع اور درمیان کی منزلیں ہیں - اس واسطے کوئی شخص جو پہلی منزلوں کو نہ طے کرلے وہ آخری منزل پر نہیں جا سکتا -

س

न त्रिभिरपौरुषेयत्वाद्वेदस्य तदर्थस्यातीन्द्रियत्वात् ॥४१॥

ارتھ - آپ نے جو تین پرمان یعنے پرتکش انومان اور شبد پیش کئے ہیں - اُن سے وید کے ارتھوں کا ٹھیک اظہار نہیں ہو سکتا کیونکہ آدمی آدمی کی بات کو سمجھ سکتا ہے لیکن وید کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں - اس واسطے اُس کا ارتھ اندریوں سے معلوم نہیں ہو سکتا - کیونکہ وید ارتھ اندریوں سے محسوس ہونے کے قابل ہی نہیں اب اس کے جواب میں کہتے ہیں -

ج -

न यज्ञादेः स्वरूपतो धर्मत्वं वैशिष्ट्यात् ॥४२॥

ارتھ - وید کے ارتھوں کو حواسوں سے محسوس ہونے کے ناقابل کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ وید سے جو یگیہ وغیرہ کام کئے جاتے ہیں - وہ سب سروپ سے ہی دھرم ہیں کیونکہ ان کا پھل ظاہر میں نظر آتا ہے - جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ یگیہ کرنے سے بارش ہوتی ہے - روگوں کو دور کیا جاتا ہے یا پوتر آن پیدا ہوتا ہے - وغیرہ

س - جب وید کو کسی آدمی نے نہیں بنایا تو اُس کے ارتھوں کا سنسار کے لوگوں کو کیسے گیان ہُوا -

ج - निजशक्तिव्युत्पत्त्या व्यवच्छिद्यते ॥४३॥
ارتھ - شبد کا ارتھ ہونا جو لفظ کی سوبھاوک طاقت ہے - اور عام لوگ سلسلہ وار ویدوں کے ارتھوں کا اظہار کرتے ہیں - اور اُسی گیان سے رشی لوگ چیلوں کو اُپدیش کرتے چلے آئے ہیں کہ اس لفظ کا ایسا ارتھ ہے اور جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ویدوں کا ارتھ پرتیکش نہیں - اُن کا یہ جواب ہے -

ج - योग्यायोग्येषु प्रतीतिजनकत्वात्तत्सिद्धिः ॥४४॥
ارتھ - یہ ہم چریہ وغیرہ کرموں کو جن کا اچھا ہونا وید نے بتلایا اور ہنسا وغیرہ جن کا خراب ہونا کہا ہے اُن کا اظہار صاف طور پر دُنیا میں نظر آتا ہے - یعنی ان کا جیسا پھل وید میں لکھا ہے ویسا ہی دُنیا میں نظر آتا ہے - اس سے یہ بات ثابت ہو گئی - کہ وید کا ارتھ حواسوں سے محسوس ہونے کے ناقابل نہیں -

س - न नित्यत्वं वेदानां कार्यत्वश्रुतेः ॥४५॥
ارتھ - وید نتیہ نہیں کیونکہ شرتیوں سے ویدوں کی پیدائش سُنی گئی ہے کہ پرمیشور سے رگ یجر اور سام وغیرہ پیدا ہوئے - جب ویدوں کا پیدا ہونا ثابت ہو گیا تو اُس کا ناش بھی ہو گیا - اس واسطے وہ نتیہ نہیں ہیں -

ج - न पौरुषेयत्वं तत्कर्तुः पुरुषस्याभावात् ॥४६॥
ارتھ - وید کسی انسان کے بنائے ہوئے نہیں کیونکہ اُن کے بنانے والے پُرش کا ابھاؤ ہے - اِس بات کا علم کسی طریق سے بھی نہیں ہو سکتا کہ وید کے بنانے والا کوئی پُرش ہے - جب اُس کا بنانے والا کوئی اِنسان نہیں تو اس کا نتیہ ہونا ثابت ہو گیا -

س - اِس کا ثبوت کیا ہے کہ ویدوں کا بنانے والا کوئی انسان نہیں شاید پُرانے زمانے میں کسی نے بنائے ہوں -

ج - मुक्तामुक्तयोरयोग्यत्वात् ॥४७॥
ارتھ - جیو دو طرح کے ہوتے ہیں ایک بدھ دوسرے مُکت یہ دونوں قسم کے جیو وید کو نہیں بنا سکتے کیونکہ بدھ جیو میں تو اس قدر لیاقت بھی نہیں کہ وہ ویدوں کو

سمجھ سکتے تو اُن کا بنانا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اور شکت جیو ہیں من وغیرہ کے نہ ہونے سے کسی کام کے کرنے کی خواہش ہی نہیں ہوتی۔

س - بدھ جیو کیوں نہیں بنا سکتا۔

ج - چونکہ بدھ جیو میں بھول کم علمی وغیرہ بہت سی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ جس سے علمی غلطیوں کا ہونا اپنی بات کو آپ کاٹنا اور ایک بات کو بلا مطلب کئی دفعہ دہرانا وغیرہ نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن ویدوں میں یہ نقص نہیں۔ اس واسطے ویدوں کا بنانے والا کوئی جیو نہیں ہو سکتا۔

س -

नापौरुषेयत्वान्नित्यत्वमङ्कुरादिवत् ॥ ४८ ॥

ارتھ - وید کسی انسان کے نہ بنائے ہونے پر بھی نتیہ نہیں ہو سکتے۔ جس طرح انگور وغیرہ کو کسی انسان نے نہیں بنایا۔ لیکن وہ نِت نہیں ہیں۔ اسی طرح وید بھی نتیہ نہیں ہیں۔

ج -

तेषामपि तद्योगे दृष्टबाधादिप्रसक्तिः ॥ ४९ ॥

ارتھ - اگر ویدوں کو بھی انگور کی طرح بنایا ہوا مانا جاوے گا تو پرتکش میں دوش آ جائیگا۔ جس طرح انگور کا لگانے والا نظر آتا ہے۔ اور اس کا اوپادان کارن بیج بھی نظر آتا ہے۔ اس طرح ویدوں کا اوپادان کارن اور بنانے والا نظر نہیں آتا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید نتیہ ہیں۔

س - ویدوں کو جو پُرش کا بنایا ہوا نہیں کہا جاتا ہے تو اپورشیہ یعنے پُرش کے نہ بنائے ہوئے کی تعریف کیا ہے۔

ج -

यस्मिन्नदृष्टेऽपि कृतबुद्धिरुपजायते तत्पौरुषेयम् ॥ ५० ॥

ارتھ - جس چیز کا بنانے والا ظاہر نہ ہو۔ لیکن اُس چیز کے دیکھنے سے یہ علم ہو کہ اِس کا بنانے والا کوئی ہے تو وہ پُرش کا بنایا ہوا کہا جائیگا۔ اور جس کے دیکھنے سے یہ خیال نہ ہو تو وہ بنایا ہوا نہیں۔

س - کس طرح معلوم ہو کہ یہ بنایا ہوا ہے اور یہ نہیں بنایا ہوا۔

ج - جس میں وکار یعنے تغیرات واقع ہوں وہ بنایا ہوا ہے جو کسی وقت ہو اور کسی وقت نہ ہو وہ بھی بنایا ہوا ہے۔ اور جو ہر وقت ہو اور متغیر بھی نہ ہو وہ بنایا ہوا نہیں ہے اور بنایا ہوا اور پیدا شدہ یہ دو چیزیں ہیں پیدا شدہ تو وہ جس کا بنانا انسان کی طاقت

ہے باہر ہو۔ اور بنایا ہوا وہ جس کا بنانے والا انسان ہو اسی کو مخلوق اور مصنوعی
مانا جاتا ہے۔ اسی طرح وید خلقت ہی مصنوعی نہیں ہیں۔ یہ اس بحث کا مطلب نہیں
ہیں۔ جبکہ ویدوں میں انہیں باتوں کی بحث ہے جو دنیا میں دیکھی جاتی ہیں تو ان کو
کیوں پرمان مانا جاوے۔

निजशक्त्यभिव्यक्तेस्स्वतः प्रामाण्यम् ॥ ५१॥

ارتھ۔ جس وید کے گیان ہونے سے سب قسم کی ودیاؤں کا علم ہو جاتا ہے۔ اور
بغیر وید کے ہر ایک چیز کی اصلی ماہیئت کا ٹھیک ٹھیک علم نہیں ہوتا وہ وید سوتہ پرمان
ہے یعنے اپنے واسطے آپ ہی ثبوت ہے۔ اس کے اندرونی صفات سے ہی اس کی صداقت
کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی قسم کی شہادت یا دوسرے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً وزن کرنے
میں باٹ پرمان تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اب یہ باٹ کیوں پرمان مانے جائیں۔ ایسا سوال
کرنا غلطی ہے۔ کیونکہ پرمان کیواسطے دوسرے پرمان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر
پرمان میں بھی پرمان کی تلاش کی جاوے تو دور تسلسل آجائیگا جو ناممکن ہے۔ ناستک
کے اس سوال کا جواب کہ ویدوں کا ارتھ نہیں ہو سکتا دے چکے ہیں۔ اب اگلے سوتر
میں اس کو مثال سے ثابت کرتے ہیں۔

नासतः ख्यानं नृशृङ्गवत ॥ ५२॥

ارتھ۔ جیسے کہ انسان کے سینگ نہیں ہوتے اسی طرح اور بھی جو پدارتھ عدم محض
ہیں ان کا ذکر کرنا فضول ہوتا ہے۔ مثلاً بانجھ کے لڑکا ہونا ہی نہیں تو اس کا ذکر
کرنا صرف وقت کو رائیگاں کھونا ہے۔ اگر ویدوں کا بھی اس طرح کچھ بھی ارتھ نہ ہوتا
تو آج تک لوگ اس کو پڑھتے پڑھاتے نہ چلے آتے اس تعلیم کے سلسلہ وار جاری
ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویدوں کا کچھ ارتھ یعنے مطلب ضرور ہے۔ اس کے
واسطے اور دلیل دیتے ہیں۔

न सतो बाधदर्शनात् ॥ ५३॥

ارتھ۔ جو پدارتھ موجود ہے اس کا عدم کہنا کسی صورت میں ٹھیک نہیں ہو سکتا
جبکہ وہ آغاز دنیا سے چلا آیا ہو۔ چونکہ ویدوں کی تعلیم آغاز سے سلسلہ وار
چلی آئی ہے۔ اس واسطے یہ کہنا کہ ویدوں کا کوئی ارتھ نہیں سراسر غلطی ہے

س - وید کا ارتھ ہے یا نہیں یہ جھگڑا کیوں کیا جاوے - صرف یہ کہدینا کافی ہے کہ وید کا ارتھ ہے - لیکن انروچنی یعنے زبان کے کہنے سے باہر ہے -

ج -

नानिर्वचनीयस्य तदभावात् ॥ ५४ ॥

ارتھ - وید کے ارتھ کو انروچنی کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ سنسار میں کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جو انروچنی ہو - اور اُسی پدارتھ کی ہستی تسلیم کی جاتی ہے جو سنسار میں موجود ہو - جب انروچنی سنسار میں کوئی چیز ہی نہیں تو ویدوں کا ارتھ انروچنی ہے یہ کہنا ٹھیک نہیں -

س - انروچنی کسے کہتے ہیں ؟

ج - جس کے نفی عدم اور فانی باقی وغیرہ کے متعلق کہنے کی گنجائش نہ ہو -

س - ویدوں میں جو مطلب ہے وہ دوسرا ہے اور لوگوں نے دوسرا فرض کرلیا ہے -

ج -

नान्यथाख्यातिः स्ववचोव्याघातात् ॥ ५५ ॥

ارتھ - ایسا کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ ویدوں کا مطلب اور ہے اور لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے - کیونکہ اس حالت میں بھی اپنے کہنے کو غلط ثابت کرنا ہے - کیونکہ جو لوگ وید کے ارتھ کو انروچنی کہتے ہیں وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ویدوں کا ارتھ دوسرا ہے - اور لوگوں نے دوسرا فرض کرلیا ہے - کیونکہ جب تک ویدارتھ کا گیان نہ ہو تب تک دوسرے کے بتلائے ہوئے ارتھ کو صحیح یا غلط کہنا ٹھیک نہیں - اس واسطے انیتھا کھیاتی یعنے الٹا ارتھ ماننا بھی ٹھیک نہیں -

س - اینتھا کھیاتی کس کو کہتے ہیں -

ج - چیز دوسری ہو اور دوسری طرح ارتھ کیا جاوے - جیسے سیپ کو چاندی ثابت کرنا یہ اینتھا کھیاتی ہے -

س -

सदसत्ख्यातिर्बाधाबाधात् ॥ ५६ ॥

ارتھ - اگر ایسا مانا جاوے کہ ویدوں کا ارتھ ہے بھی اور نہیں بھی ہے کیونکہ جو سنسار کے کاموں میں ہوشیار نہیں ہے اُن کو وید کے ارتھوں کا گیان نہیں ہوتا - اور جو ہوشیار ہیں اُن کو گیان ہوتا ہے - اس طرح پر ہی شاید ہو اور شاید نہ ہو - اس طرح جینیوں کے مت کے موافق مانا جاوے تو بھی ٹھیک نہیں - اس سُوتر

میں پہلے سُوتر سے انو ورتی آتی ہے شوتر ۵۲ سے لیکر ۵۶ شُوتر تک رشی نے اس قِسم کے پدارتھوں کا کھنڈن کیا ہے۔ یہاں تک ویدوں کے نتیہ ہونے کو ثابت کیا ہے اب شبد کے تعلقات کا وچار کرتے ہیں۔

प्रतीत्यप्रतीतिभ्यां न स्फोटात्मकः शब्दः ॥ ५७ ॥

ارتھ۔ جو لفظ زبان سے نکلتا ہے اُس لفظ کے علاوہ جو لفظ کے معنوں کے گیان پیدا کرنے والی طاقت ہے اُس کو سپھوٹ کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے گھڑا ہے اس لفظ کو کہا تو اس گھڑے کے بولنے سے گھڑے کی شکل وصورت کا جس طاقت سے گیان ہوتا ہے۔ اُس کا نام سپھوٹ ہے۔ اس کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ گھڑا لفظ سے کہتے ہی گھڑے کی شکل وصورت کا نام گھڑا بلکہ جس طاقت سے اُس کا گیان ہوتا ہے۔ وہی سپھوٹ ہے۔ لیکن لفظ کو سپھوٹ والا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس میں دو قسم کے اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ اول لفظ محسوس ہوتا ہے یا نہیں اگر محسوس ہوتا ہے تو جس با معنی الفاظ کے مجموعہ سے چیز کی صفات کا علم ہو اُس کے سوائے دوسرے کو سپھوٹ کہنا فضول ہے۔ کیونکہ کلام ہی سے چیز کا علم ہوا سپھوٹ سے نہیں۔ پھر سپھوٹ میں ایسی طاقت کہاں سے آ گئی کہ جو بغیر چیز کے چیز کا علم پیدا کرا سکے۔ اس واسطے سپھوٹ کا ماننا فضول ہے۔

न शब्दनित्यत्वं कार्यताप्रतीतेः ॥ ५८ ॥

س۔ کلام نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بولنے کے بعد کلام ناش ہو جاتا ہے۔ جیسے کاف پیدا ہوا اور بولنے کے بعد ناش ہو گیا۔ اِس قسم کے انوبھو سے ثابت ہوتا ہے کہ کلام بھی کاریہ یعنے پیدا شدہ ہے۔

पूर्वसिद्धसत्त्वस्याभिव्यक्तिर्दीपेनेव घटस्य ॥ ५९ ॥

ارتھ۔ جس کلام کا ہونا پہلے ہی سے ثابت ہے اُس کلام کا بولنے سے اظہار ہوتا ہے۔ اُس کی پیدائش نہیں ہوتی جیسے اندھیرے مکان میں دھرے ہوئے برتن کو چراغ ظاہر کر دیتا ہے ایسا نہیں کہہ سکتے کہ چراغ نے برتن کو پیدا کر دیا کیونکہ برتن تو پہلے ہی سے وہاں موجود تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے اُس کا علم نہیں تھا۔ اسی طرح کلام بھی پہلے ہی ہے صرف بولنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

س - ہم ایسا مانتے ہیں کہ معلول جس حالت میں محسوس ہو اُسی حالت میں ہست ہے اور باقی حالتوں میں اُس کا عدم ہے۔

ج - सत्कार्यसिद्धान्तश्चेत्सिद्धसाधनम् ॥ ६० ॥

ارتھ - اگر اس طرح پر کلام کو ست مانو گے کہ وہ موجودہ حالت میں ہست ہے تو اس حالت میں شبد یعنے کلام کے متعلق سِدھ ساَدھن یعنے پیسے کو پینا۔ یہ اعتراض ہوگا کیونکہ جو لفظ پہلے دل میں تھا اُس کا بولنے سے اظہار ہوا لیکن مُرکب اشیاء کی طرح ترکیب سے بنایا نہیں گیا۔ یہاں تک شبد یعنے کلام کے متعلق بحث ختم ہو گئی۔ اب جیو کے ایک سے زیادہ ہونے کی بحث کرتے ہیں۔

س - नाद्वैतमात्मनो लिङ्गात्तद्भेदप्रतीतेः ॥ ६१ ॥

ارتھ - جیو ایک نہیں بلکہ بہت سے ہیں اور اِس سُوتر کا مطلب یہ بھی ہے کہ جیو اور ایشور کے بھید یعنے فرق کو نہ مان کر جو ایشور کو واحد ثابت کرتے ہیں وہ ٹھیک نہیں کیونکہ جیو کے اپگیتا وغیرہ نشان اور ایشور کے سروگیہ ہونے میں فرق ثابت ہوتا ہے اس پر اور دلیل دیتے ہیں۔

नानात्मनापि प्रत्यक्षबाधात् ॥ ६२ ॥

ارتھ - سُکھ دُکھ وغیرہ جو آتما سے علیحدہ چیزیں ہیں اُن کے بھوگ سے بھی جیووں کا مجمع معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک ماننے سے پرتیکش میں بہت سے اعتراض پیدا ہوتے ہیں اور سنسار میں نظر آرہا ہے کہ جس وقت کوئی آدمی دُکھی ہے۔ اُسی وقت دوسرا سُکھی ہے۔ اور یہ ایک آتما ماننے کی حالت میں ہو نہیں سکتا۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جب سنسار میں ایک ہی آتما ہے تو گھڑا وغیرہ ہر ایک جڑھ چیز بھی آتما ہی ہوگی اُس وقت گھڑے کے ناش سے آتما کا ناش ماننا پڑیگا۔ اس واسطے ادویت ماننا ٹھیک نہیں۔

س - ہم آتما اور اناتما یعنے مدرک اور غیر مدرک دو قسم کی چیزیں نہیں بلکہ سب کو ایک ہی قسم کا مانیں گے۔

ج - नोभाभ्यां तेनैव ॥ ६३ ॥

ارتھ - مدرک اور غیر مدرک یعنے آتما و اناتما کو ایک بتلانا ٹھیک نہیں کیونکہ

اس میں پرتیکش میں بہت اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ سنسار میں مدرک اور غیر مدرک کی تمیز صاف معلوم ہو رہی ہے۔ اس واسطے صرف ایک مدرک یعنے آتما ہی ماننا ٹھیک نہیں۔

س۔ اگر تم آتما اور اناتما دونوں کو علیحدہ علیحدہ مانتے ہو تو شرتی میں جو ایک ہی برہم ہے اور سب کچھ آتما ہے۔ اس کا مطلب کیا ہوگا۔

ج۔ अन्यपरत्वमविवेकानां तत्र ॥ ६४॥

ارتھ۔ ان شرتیوں سے ادویت کا ارتھ نکالنا جہالت ہے ورنہ اس کا یہ مطلب ہے کہ برہم سب سے افضل یعنے بڑا ہے اور سب اُسی کے ماتحت ہیں وہ کسی کے ماتحت نہیں۔ کیونکہ ایک آتما ماننے میں اور بھی اعتراض ہوتا ہے۔

नात्मानःविद्या नोभयं जगदुपादानकारणं निस्सङ्गत्वात् ॥ ६५॥

ارتھ۔ وہ چیتن آتما جگت کا اوپادان کارن یعنے علت مادی نہیں ہو سکتا کیونکہ علت مادی کے صفات معلول میں ہوا کرتے ہیں۔ لیکن آتما کی صفات چیتنتا وغیرہ جگت میں موجود نہیں اور نہ اودیا ہی کو اوپادان کارن کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ کوئی دروبیہ نہیں اور نہ دونوں ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دو مخالف طاقتوں کا یعنے روشنی اور اندھیرے کا سنگ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے جو لوگ آتما کے علاوہ کسی دوسری چیز کو نہیں مانتے۔ اُن کے مت میں دُنیا کی علت مادی قائم نہیں ہو سکتی۔ اس پر اور دلیل دیتے ہیں۔

नैकस्यानन्दचिद्रूपत्वे द्वयोर्भेदात् ॥ ६६॥

ارتھ۔ ایشور سچدانند ہے اور جیو آنند سے خالی ہے اِس سے صاف طور پر دونوں میں فرق معلوم ہوتا ہے اگر کہو ہم جیو کو بھی ایسا مانیں گے تو کوئی جیو مکتی کے واسطے پرشارتھ نہیں کر سکتا کیونکہ آنند سروپ میں دُکھ کا لیش بھی نہیں ہوگا۔

س۔ جب جیو میں آنند نہیں ہے تو مکتی کا اُپدیش کرنا فضول ہے۔

ج۔ दुःखनिवृत्तेर्गौणः ॥ ६७॥

ارتھ۔ اگرچہ مکتی کی حالت میں جیو کو دُکھ کا لیش نہیں رہتا۔ لیکن جیو کی الپگیتا اور محدود شکتی تو اُس وقت بھی ہوتی ہے اور اِس نیمتک گیان کے دور ہو

جانے پر پھر دکھ کا پیدا ہو جانا ممکن ہے۔ اس واسطے جیو ہمیشہ آنند نہیں حاصل کر سکتا۔

س۔ جبکہ مکتی سے والپس آجاتا ہے تو اس سنسار میں رہنا اچھا ہے۔

ج۔ विमुक्तिप्रशंसा मन्दानाम् ॥ ६८॥

ارتھ۔ مورکھ لوگ بندھن میں رہنا اچھا کہہ سکتے ہیں لیکن عالموں کے خیال میں یہ بات غلط ہے۔

س۔ من ویاپک یعنے سارے جسم میں محیط ہے یا ایک جگہ رہنے والا ہے۔

ج۔ न व्यापकत्वं मनसः करणत्वादिन्द्रियत्वाद्वा ॥ ६९॥

ارتھ۔ من ویاپک یعنے سارے جسم میں محیط نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ایک اندری اور کام کرنے کا اوزار ہے یعنے ایک کرن ہے۔

س۔ کرن کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ جس کے ذریعہ سے کام کرنے والا کسی کام کو کر سکے۔

س۔ کیا من حرکت کرتا ہے یا غیر متحرک؟

ج۔ सक्रियत्वाद्गतिश्रुतेः ॥ ७०॥

ارتھ۔ من میں حرکت ہے اس واسطے وہ ہر ایک اندری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس واسطے وہ اندریوں کے کام میں لگنے کا سبب ہے۔

س۔ اگر من کو ہمیشہ رہنے والا نہیں مانتے تو نہ مانو لیکن مفرد اور کارن سے رہت تو ضرور ماننا پڑے گا۔

ج۔ न निर्भागत्वं तद्योगाद्घटवत् ॥ ७१॥

ارتھ۔ جس طرح گھڑا وغیرہ معلول اپنے علت مادی سے بنے ہیں۔ اور ٹوٹ کر اسی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح من بھی کاریہ یعنے معلول ہے تو اس کا کارن یعنے علت بھی ضرور ہے۔

س۔ من نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا ہے یا انتیہ۔

ج۔ प्रकृतिपुरुषयोरन्यत्सर्वमनित्यम् ॥ ७२॥

ارتھ۔ پرکرتی اور پُرش کے سوائے جس قدر چیزیں ہیں وہ سب انتیہ ہیں

یعنے تین ہی چیزیں قدیم ہیں - ایک برہم - دوسرے جیو - تیسرے پرکرتی - جب ان کے علاوہ سب انتیہ ہیں - تو من بھی انتیہ ہے -

س - پرکرتی اور پرش دونوں کس وجہ سے نتیہ ہیں -

ج - न भागलाभो भोगिनो निर्भागत्वश्रुते: ॥७३॥

ارتھ - جس کے ٹکڑے نہ ہوسکیں وہ مفرد ہے وہ علت سے معلول نہیں اور جو معلول نہ ہو اُس کی علت نہیں ہوسکتی -

س - پرش کی مکتی کیوں مانتے ہو - بلکہ پرکرتی کی مکتی ماننی چاہئے -

ج - नानन्दाभिव्यक्तिर्मुक्तिर्निर्धर्मत्वात् ॥७४॥

ارتھ - پرکرتی کو جڑھ ہونے سے آنند کا گیان نہیں ہوسکتا - اس واسطے اُس کی مکتی بھی نہیں کہہ سکتے - کیونکہ آنند جڑھ کا دھرم نہیں بلکہ چیتن کا دھرم ہے کوئی اچیتن آنند کو حاصل نہیں کرسکتا -

س - ہم ست - رج - تم تین گنوں کے ناش کو مکتی مانیں گے -

ج - न विशेषगुणोच्छित्तिस्तद्वत् ॥७५॥

ارتھ - اگر ست - رج - تم گنوں کے ناش سے مکتی تسلیم کروگے تو یہ ناممکن ہے کیونکہ یہ گن پرکرتی کے قدرتی گن ہیں اُن کا ناش ہونا ممکن نہیں جب تک پرکرتی کا ناش نہ ہوجاوے تو پرکرتی کا ناش کرنا مقصد نہیں - اس واسطے پرکرتی کی مکتی نہیں مانی جاسکتی -

س - کیا برہم لوک میں جانے سے مکتی ہوتی ہے -

ج - न विशेषगतिर्निष्क्रियस्य ॥७६॥

ارتھ - اگر اوپدیش کے مقامات میں برہم لوک کا نام مکتی مانا جاوے تو وہ بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ سوکشم شریر سے علیحدہ ہوکر جیو کا دوسرے جانا آنا نہیں اور جب تک سوکشم شریر ہے تب ہی تک آنا جانا ہوسکتا ہے - اور سوکشم شریر کی موجودگی میں مکتی نہیں ہوسکتی -

س - شرتیوں میں جو برہم لوک میں جانے کا نام مکتی لکھا ہے - اس کا مطلب کیا ہے

ج - یہاں لوک کے معنی درشن کے ہیں - یعنے جب برہم کا گیان ہوتا ہے تب

ہی مکتی ہوتی ہے اور وید نے بھی بتلایا ہے کہ اُسی برہم کے جاننے ہی سے مکتی ہو سکتی ہے۔ اس کا کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

س - اگر آکار کا دور ہو جانا ہی مکتی مان لیں تو کیا ہرج ہے۔

ج

नाकारोपरागोच्छित्तिः क्षणिकत्वादिदोषात् ॥ ७७ ॥

ارتھ - اگر آکار یعنے صورت کے تعلق سے علیحدہ ہونا ہی مکتی تسلیم کیا جائے تو وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ کشنک ہونے کا نقص عاید ہوگا۔ اس سوتر کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کشن میں جسم کی صورت بدلتی رہے گی اِس سے مکتی ہونا اور بندھن کشنک ہو جائیگا۔ اِس واسطے پرکرتی کی مکتی نہیں ہو سکتی۔

س - اگر پرکرتی جگت کو بنانا چھوڑ دے تو کیا اس کی مکتی نہ ہوگی۔

ج -

न सर्वोच्छित्तिरपुरुषार्थत्वादिदोषात् ॥ ७८ ॥

ارتھ - سب کو چھوڑ کر دُنیا میں بھی مکتی نہیں ہو سکتی اگر پرکرتی سنسار کا پیدا کرنا وغیرہ سب چھوڑ دے تو بھی اُس کی مکتی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پرکرتی کے سب کام پُرش کے واسطے ہیں۔

س - کیا سب کے مل جانے سے پرکرتی کی مکتی ہو سکتی ہے؟

ج -

एवं शून्यमपि ॥ ७९ ॥

ارتھ - اگر سب کو جوڑ دینا ہی پرکرتی کی مکتی کا لکشن مان بھی لیا جاوے تو وہ مکتی شُونیہ رہیگی کیونکہ آنند نہ رہیگا تب تو ویرتھ ہو جائیگی۔

س - پُرش کے ساتھ رہنے والی پرکرتی سے کسی مقام پر پُرش کو علیحدہ کردیں اُسی کو کیول شکتی مان لیں۔

ج

संयोगाश्च वियोगान्ता इति न देशादिलाभोऽपि ॥ ८० ॥

ارتھ - جس کا سنیوگ یعنے ملاپ ہوگا۔ اُس کا ویوگ یعنے علیحدہ ہونا تو یقینی ہے تو کسی خاص مقام پر جاکر چھوڑا تو کس طرح مکتی ہو سکتی ہے ہرگز نہیں اسی طرح پر جب پرکرتی اور پُرش کا میل ہے تو علیحدگی بھی ضرور ہوگی۔ پھر اُس میں دیش کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مقام کی وجہ سے مکتی تو ہو ہی نہیں سکتی۔

न भागियोगो भागस्य ॥ ८१ ॥

ارتھ - پرکرتی کے حصص جو مہتتو وغیرہ ہیں اُن کا اپنا کُل پرکرتی میں مل جانا ہی مُکتی ہے - لیکن یہ خیال بھی ٹھیک نہیں کیونکہ وہ تو اُس میں ہر وقت شامل ہیں -

س - کیا اَنِما وغیرہ سدھیوں کا مل جانا مُکتی ہے -

नाणिमादियोगोऽप्यवश्यं भावित्वात्तदुच्छित्तेरितर-
योगवत् ॥ ८२ ॥

ارتھ - جیو آتما کے یوگ سے اَنِما وغیرہ سدھیوں کا حاصل ہو جانا بھی پرکرتی کا لکش نہیں ہو سکتا کیونکہ جس کا یوگ ہے اس سے ویوگ ضرور ہی ہوگا جیسا کہ عام چیزوں میں معلوم ہو رہا ہے -

س - کیا اندر وغیرہ کا درجہ حاصل کرنا مکتی ہو سکتا ہے -

ج - नेन्द्रादिपदयोगोऽपि तद्वत् ॥ ८३ ॥

ارتھ - اندر وغیرہ کے درجہ کا حاصل کرنا بھی مُکتی کا لکش نہیں ہو سکتا - کیونکہ اُن سب میں بھی دُکھ موجود رہتا ہے - اور مُکتی میں دُکھ کا لکش نہ ہونا چاہئے -

س - کیا اندریوں کا کارن پنچ بھوت نہیں -

ج - न भूतप्रकृतित्वमिन्द्रियाणामाहङ्कारिकत्वश्रुतेः ॥ ८४ ॥

ارتھ - جو بات اگنی وغیرہ بھوتوں میں ہے - وہ اندریوں میں نظر نہیں آتی اِس واسطے اندریوں کی پیدائش بھوتوں سے نہیں مان سکتے بلکہ سب اندری اہنکار سے پیدا ہوتی ہیں -

س - جب سانکھیہ شاستر کے مطابق پرکرتی اور پُرش کا گیان ہونا ہی مکتی کا سبب ہے لیکن ویشیشک وغیرہ نے جو پدارتھ مانے ہیں کیا اُن کے گیان سے مُکتی نہیں ہو سکتی -

ج - न षट्पदार्थनियमस्तद्बोधान्मुक्तिश्च ॥ ८५ ॥

ارتھ - سُوتر نمبر ۸۵ پدارتھ چھ ہیں سات نہیں ہو سکتے ایسا نیم نہیں ہو سکتا کیونکہ بہت سے لوگ ابھاؤ یعنے عدم کو بھی ایک پدارتھ مانتے ہیں - اس طرح پر جب پدارتھوں کے ہونے کا ہی نیم نہیں ہے تو اُن کے گیان سے کس طرح

مکتی ہو سکتی ہے۔

س - کیا سولہ پدارتھوں کے ماننے سے بھی مکتی نہیں ہو سکتی۔

ج -

षोडशादिष्वप्येवम् ॥ ८६॥

ارتھ - سولہ پدارتھوں کے ماننے سے بھی مکتی نہیں ہو سکتی - کیونکہ سولہ پدارتھوں کے ہونے کا نیم نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ مہاتما گوتم جی نے جو پدارتھ تسلیم کئے ہیں وہ پرمان کی بحث کے متعلق ہیں۔

س - ویشیشک وغیرہ شاستروں میں جو انوؤں کو نتیہ مانا ہے کیا وہ ٹھیک ہے

ج -

नाणुनित्यता तत्कार्यत्वश्रुते: ॥ ८७॥

ارتھ - زمین وغیرہ کے انو یعنے جزو لاتجزی سے دوسرے نمبر پر چھوٹے حصوں کو نتیہ نہیں کہا جا سکتا - کیونکہ شرتیوں سے اُن کا پیدا ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

س - تم انو جزو لاتجزی یعنے پرمانو سے درجہ دوئم پر کس طرح کہتے ہو - کیونکہ سوتر کا منشا انو سے پرمانو یعنے جزو تجزی کا ہے۔

ج - یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ پرمانو اور پرکرتی صرف دو نام ہیں - اصل میں چیز ایک ہی ہے - جس کا ثبوت اگلے سوتر میں مل جاتا ہے۔

س - کیا انوؤں کا ٹکڑا نہیں ہو سکتا اگر ٹکڑے نہیں تو انو کسی کا کاریہ نہیں ہو سکتا۔

ج -

न निर्भागत्वं कार्यत्वात् ॥ ८८॥

ارتھ - انو ناقابل تقسیم یعنے جزو لاتجزی نہیں ہیں - کیونکہ ان کا کاریہ ہونا ثابت ہے جب وہ کاریہ ہیں تو اُن کا کارن یعنے علت بھی ضرور ہے۔

س - جبکہ پرکرتی اور پُرش دونوں ہی آکار سے رہت ہیں تو اُن کا پرتیکش - یعنے اظہار کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ جب تک روپ نہ ہوگا پرتیکش نہیں ہو سکتا۔

ج -

न रूपनिबन्धनात्प्रत्यक्षनियम: ॥ ८९॥

ارتھ - بغیر روپ کے پرتیکش نہیں ہوتا یہ کوئی نیم نہیں کیونکہ بیرونی چیزوں کے معلوم کرنے کے واسطے اندریوں کی ضرورت ہوتی ہے - لیکن عقل سے محسوس ہونے والی چیزوں کے واسطے روپ والا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور مورکھ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ساکار پدارتھ کا ہی پرتیکش ہو سکتا ہے - دوسرے کا

نہیں یہ کہنا ٹھیک نہیں کیونکہ جب آنکھ وغیرہ اندریوں میں خرابی آجاتی ہے تب گھڑی وغیرہ موجودہ چیزوں کا بھی جو روبرو رکھی ہوں علم نہیں ہوتا۔اس سے ظاہر ہے کہ پدارتھ کی شکل ہونے ہی سے پرتیکش گیان ہوگا۔ یہ نیم نہیں

س۔ وہ کون کون سے اسباب ہیں جن سے موجودہ چیزوں کا بھی پرتیکش نہیں ہوسکتا۔

ج۔ اول چیز کا بہت دور ہونا۔ دوسرے بہت ہی نزدیک ہونا۔ تیسرے بہت بڑی ہونا۔ چوتھے سب سے لطیف ہونا۔ پانچویں درمیان میں پردہ ہونا۔ چھٹے اندری یعنے حواسوں میں خرابی ہونا۔

س۔ زیادہ نزدیک ہونے سے چیز کیوں نہیں محسوس ہوتی۔

ج۔ جب تک چیز اور آنکھ کے درمیان میں روشنی نہ ہوگی۔ تب تک چیز کی شکل کا عکس آنکھ میں نہیں پڑتا۔ مثلاً آنکھ میں سُرمہ لگایا جاتا ہے۔ لیکن اُس سُرمہ کو آنکھ کسی طرح دیکھ نہیں سکتی۔

س۔ تم جو بتلاتے ہو کہ انو یعنے بہت چھوٹے ہونے سے چیز نظر نہیں آتی اور بڑی ہونے سے بھی اُن کا پرتیکش نہیں ہوتا تو یہ بتلاؤ کہ پری مان یعنے طاقت اندازہ چار قسم کا نہیں ہے۔

न परिमाणचातुर्विध्यं द्वाभ्यां तद्योगात् ॥ ९० ॥

ج۔ جو لوگ چھوٹا بڑا اور لطیف وکثیف چار قسم کے پری مان یعنے انداز قائم کرتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں کیونکہ ہر ایک چیز انو یعنے چھوٹے اور بہت بڑے پریمان یعنے انداز سے معلوم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کثیف و لطیف یہ ان دونوں کے اندر آجاتے ہیں۔ اگر اس طرح کی اندرونی تفریق کو صحیح مان کر اُس پر بحث کیجاوے تو بہت سے بھید یعنے اقسام ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کوئی سیدھا ہے کوئی ترچھا ہے یہ بھی انداز ہوگا۔ انو کو انیتہ کہنے سے پرمانو کو انیتہ بتلانا کپل جی کا منشاء نہیں ہے۔

س۔ جب پرکرتی اور پرش کے سوائے سب کو انیتہ یعنے فانی کہا تو پرتی ابھگیا یعنے یادداشت کس طرح ہوسکتی ہے۔ کیونکہ جب پدارتھوں کو ناش والا مان

لینگے تو پر تی ابھگیا نہیں ہو سکتی۔

नित्यत्वेऽपि स्थिरतायोगात्प्रत्यभिज्ञानं सामान्यस्य ॥९१॥

ارتھ - اگرچہ پرکرتی اور پُرش کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں وہ سب انتیہ تو بھی ہم اُن کو قائم مانتے ہیں۔ لیکن کشنک وادیوں کے موافق ہر ایک لمحہ اُس کو بدلنے والا نہیں مانتے۔ اس واسطے یاد داشت رہ سکتی ہے اُسی اور مضبوط کرتے ہیں۔

न तदपलापस्तस्मात् ॥ ९२॥

ارتھ - اب کوئی پدارتھ عام طور پر نہیں رہا۔ ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ عام اشیاء انتیہ یعنے قدیم نہیں ہیں۔

नान्यनिवृत्तिरूपत्वं भावप्रतीतेः ॥ ९३॥

ارتھ - عام طور پر چیزوں کا عدم نہیں مان سکتے۔ کیونکہ ان کی ہستی دُنیا میں معلوم ہوتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ جب پرکرتی اور پُرش کے سوائے باقی چیز انتیہ ہے تو یادداشت کس طرح پر نہیں ہو سکتی۔ اس اعتراض کو دور کرنے واسطے سُوتر کو کہا گیا ہے۔

س - یادداشت کیواسطے جو عام طور پر چیزوں کی ہستی کا قیام مانا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں اُس کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ جس چیز کی یادداشت کی ضرورت ہے۔ وہ اس قسم کی دوسری چیز سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جیسے کسی موقع پر گھڑی کو دیکھا تھا۔ چند روز کے بعد اُسی قسم کی دوسری گھڑی کو دیکھ یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ یہ بھی گھڑی ہے کیونکہ دونوں گھڑیوں کی ایک سی صو

ج - न तत्त्वान्तरं सादृश्यं प्रत्यक्षोपलब्धेः ॥९४॥

ارتھ - ایک گھوڑے کے موافق صورت والا گھوڑا یادداشت کا سبب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو گھوڑا پہلے دیکھا تھا۔ اس میں اور موجودہ گھوڑے میں فرق ہے جب ظاہری فرق معلوم ہو گیا تو پہلے کی یادداشت نہیں کہلا سکتی اس واسطے ایک صورت کی دو چیزوں کے دیکھنے سے یادداشت نہیں ہو سکتی۔

س - جو طاقت پہلے دیکھے ہوئے گھوڑے میں تھی وہی موجودہ گھوڑے میں نظر

...ہے اُس طاقت کے اظہار کو ہی یادداشت کیوں نہ تسلیم کر لیا جاوے
...سب گھوڑے شکل و صورت و طاقت میں ایک سے ہوتے ہیں - اس واسطے
...ے گھوڑے کے دیکھنے سے یادداشت کو تسلیم کرنا چاہئے -

निज शक्त्यभिव्यक्तिर्वा वैशिष्ट्यात्तदुपलब्धेः ॥ ९५ ॥

...- گھوڑے وغیرہ اشیاء کی طاقتوں کا ظاہر نہ ہونا یادداشت کا سبب
...ہو سکتا - کیونکہ یہ بات عقلاً ثابت ہوتی ہے - کہ اگر سب گھوڑوں کی
...و صورت و طاقت برابر نہ ہوتی تو اُن کا نام گھوڑا ہی کیوں ہوتا - اس
...ے شکل و طاقت کی موافقت یادداشت کا سبب نہیں ہو سکتی بلکہ وہی
...س کو پہلے دیکھا تھا دوبارہ دیکھنے سے یادداشت کا سبب ہو سکتی ہے
...سے ثابت ہو گیا کہ عام طور پر اشیاء باوجود فانی ہونے کے دُنیا قیام
...ایم رہتی ہیں - اور اس سے یادداشت بھی ہوتی ہے -
... - ایک گھوڑے میں جو اسم موسوم کا تعلق ہے وہی تعلق دوسرے گھوڑے
...ی موجود ہے - پھر اُس سے یادداشت کیوں نہیں ہوتی -

न संज्ञासंज्ञि सम्बन्धोऽपि ॥ ९६ ॥

... - اسم موسوم کا تعلق بھی یادگاری کا سبب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ عقلاً
...ہو چکا ہے کہ اسم موسوم کا تعلق کل گھوڑوں میں یکساں ہے - لیکن اس پر
...ختلف گھوڑوں میں مختلف قسم کی تفریق رہتی ہے - اِس واسطے اِس طرح
...گاری نہیں ہو سکتی اور اسم موسوم کا تعلق ہونے پر بھی دوسری چیز
...ے کی یادگاری کا سبب نہیں ہو سکتی -
...کیا سبب ہے کہ اس کا تعلق کے ہونے پر یادگاری نہیں ہوتی -

न सम्बन्धनित्यतोभयानित्यत्वात् ॥ ९७ ॥

...- گھوڑے وغیرہ اشیاء کا تعلق ایک دوسرے سے قدیم نہیں ہے کیونکہ
...و موسوم دونوں پیدا شدہ ہیں - کیونکہ جس چیز کا نام گھوڑا تھا اُس شکل
...ش ہوتے ہی اُس کے نام کا بھی ناش ہو گیا - کیونکہ گھوڑے کے ٹوٹے
...ے اجزاء کو گھوڑا نہیں کہہ سکتے - بلکہ ٹھیکرا وغیرہ ناموں سے موسوم

کیا جاتا ہے۔ جب دوسرا گھڑا نظر آیا۔ اُس کے ساتھ اُس کا دوسرا نام بھی معلوم ہوا۔ دوسرا گھڑا نام ہونے سے برابری کہاں رہی۔ کیونکہ ٹوٹنے والا گھڑا اور موجود گھڑا دونوں ایک نہیں ہیں۔ جب دونوں ایک نہیں تو یادگاری کہاں رہی۔ کیونکہ یادگاری اُسی میں ہوتی ہے جس کو پہلے کبھی دیکھا ہو جبکہ دوسرا گھڑا پہلے دیکھا ہُوا نہیں ہے تو وہ پہلے کی یادگاری کا سبب کس طرح ہو سکتا ہے۔

س ر۔ اسم و موسوم یعنے متعلقین خواہ فانی ہوں لیکن اُسی تعلق کو باقی ماننا چاہیئے۔

ج۔ नाजस्सम्बधोधर्मिग्राहकमानबाधात् ॥ ९८ ॥

ارتھ۔ جب کہ اسم و موسوم دونوں پیدا شدہ ثابت ہو گئے تو اُن کا تعلق کس طرح قدیم ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جن دلایل سے تعلق ثابت ہوتا ہے اُن سے یہ کہنا ٹھیک طور پر ثابت نہیں ہو سکتا کہ متعلقین خواہ پیدا شدہ ہوں۔ لیکن اس کا تعلق قدیم ماننا چاہیئے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بات کسی طور پر کبھی صحیح نہیں ہو سکتی کہ متعلقین خواہ فانی ہوں لیکن اُن کا تعلق قدیم مانا جاوے۔

س۔ صفت اور موصوف کا تعلق قدیم ہوتا ہے۔ یہ شاستروں سے ثابت ہے کہ صفت موصوف کا سموائے سمبندھ یعنے ایسا تعلق ہے کہ جو کبھی ناش نہیں ہو سکتا۔ لیکن صفت و موصوف فانی ہو سکتے ہیں۔ اس واسطے یہ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

ج۔ न समवायोऽस्ति प्रमाणाभावात् ॥ ९९ ॥

ارتھ۔ سموائے سمبندھ یعنے کوئی ایسا تعلق نہیں جو قدیم ہو سکے۔ کیونکہ تعلق پیدا شدہ ہوتا ہے اور سموائے سمبندھ کے ہونے میں کوئی پرمان نہیں ملتا۔ اس واسطے اس کی ہستی کسی طرح پر ثابت نہیں۔

س۔ کیا اس میں کوئی بھی پرمان نہیں ہو سکتا۔

ج۔ उभयत्राप्यन्यथासिद्धेर्न प्रत्यक्षमनुमानं वा ॥ १०० ॥

ارتھ۔ گھڑا مٹی سے بنا ہے یا بنا ہوگا۔ ان دونوں قسم کے گیانوں میں غلطی ہوگی اس واسطے سموائے کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس سُوتر کا اصل مطلب یہ ہے کہ گھڑے کا اُپادان کارن یعنی علت مادی مٹی ہے جو بظاہر نظر آ رہی ہے

کہ مٹی سے ہی گھڑا بنتا ہے اور انومان بھی کیا جاتا ہے کہ بغیر مٹی کے کسی طرح پر بھی گھڑا بن نہیں سکتا۔ اس واسطے ثابت ہو گیا کہ گھڑے اور مٹی کا تعلق ہے لیکن سموائے کوئی سمبندھ یعنے تعلق نہیں۔

س۔ اگر سموائے یعنے میل کا تعلق نہ مانا جاوے تو دو کپالوں کا ملاپ گھڑے کی پیدائش کا سبب کس طرح ہوتا ہے۔

ج نानुमेयत्वमेव क्रियाया नेदिष्ठस्य तत्तद्वतोरेवापरोक्ष प्रतीतेः ॥ १०१॥

ارتھ۔ حرکت اور متحرک کے تعلق سے گھڑے کی پیدائش ہوتی ہے اِس کے جاننے کے واسطے انومان کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کمہار کو کپال ملا کر گھڑا بناتے دیکھ کر صاف معلوم ہوتا ہے کہ کپالوں کے سنیوگ سے بنتا ہے اور جہاں گھڑے کی پیدائش نہ دیکھی جاوے وہاں انومان ہوتا ہے کہ گھڑا کپالوں کے سنیوگ سے پیدا ہوا ہے۔ اِس واسطے جب تک گھڑا موجود رہیگا تب تک تعلق بھی رہیگا اِس لئے سموائے سمبندھ کے ماننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

س۔ جسم کو پانچ بھوتوں سے یعنی اگنی۔ وایو۔ جل۔ اور زمین و خلا سے پیدا شدہ ماننا چاہئے یا نہیں۔

ج۔ न पाञ्चभौतिकं शरीरं बहूनामुपादानायोगात् ॥ १०२॥

ارتھ۔ جسم عناصر خمسہ کے میل سے بنا ہُوا نہیں کیونکہ ایک چیز کے بہت سے اپادان کارن نہیں ہو سکتے اِس واسطے جسم کو خاکی ہی تسلیم کرنا چاہئے۔ باقی بھوت یعنے عنصروں کو اس میں برائے نام سمجھنا چاہئے۔

س۔ ہم ستھول شریر کو ہی سب کاموں کے واسطے ضروری مانتے ہیں۔

ج न स्थूलमिति नियम आतिवाहिकस्यापि विद्यमानत्वात् ॥ १०३॥

ارتھ۔ صرف ستھول شریر یعنے جسم کثیف سے ہی کام چل سکتا ہے۔ ایسا کوئی نیم نہیں ہے کیونکہ اِس وقت کام کرنے میں لنگ شریر بھی شامل نظر آتا ہے اگر کسی وقت سوکشم شریر یعنے جسم لطیف کے بغیر ستھول شریر یعنے جسم کثیف کام کرے تو اکیلے جسم کثیف سے کام چلنا تسلیم کیا جا سکتا ہے اور ستھول شریر میں چلنے وغیرہ

حرکتوں کی طاقت نہیں اِس کا ذکر تیسرے ادھیائے میں ہو چکا ہے۔ جیسے تیل بتی وغیرہ اجزا سے مل کر چراغ کی روشنی تمام گھر کو روشن کر دیتی ہے ۔ اسی طرح سُوکشم شریر یعنے جسم لطیف تمام حرکتوں کا سبب ہے جو کہ جسم کثیف سے سرزد ہوتی ہیں اور یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ آنکھ اندری وغیرہ ان اندریوں کے خانوں سے جو جسم کثیف سے سرزد ہوتی ہیں اور یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ آنکھ اندری وغیرہ ان اندریوں کے خانوں سے جو جسمِ کثیف میں نظر آتے ہیں علیحدہ ہیں۔

س - اندریوں کی طاقت ان خانوں سے کس طرح علیحدہ ہو سکتی ہے؟

ج
नाप्राप्तप्रकाशकत्वमिन्द्रियाणामप्राप्तेस्सर्वप्राप्तेर्वा ॥१०४॥

ارتھ - جن چیزوں کا اندری یعنے حواسوں سے کوئی تعلق نہیں اُس کو اندریاں پرکاش یعنے ظاہر نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ کر سکتی ہیں تو دوسرے مقامات کی اشیاء کا ہمیں گھر بیٹھے علم ہو جانا چاہئے۔ لیکن یہ بات نہ تو کسی نے دیکھی نہ سُنی ہے - کیونکہ اس حالت میں چلنے وغیرہ کا کام سب بند ہو جاتا ہے۔ اس سُوتر کا مطلب یہ ہے کہ جن چیزوں سے اندریوں کا تعلق ہوتا ہے ۔ اُنہیں کا اندریوں کے ذریعہ سے گیان ہوتا ہے۔

س - جب ہم آنکھ اندری سے کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو کیا ہماری آنکھ اُس چیز کے پاس جاتی ہے یا وہ چیز ہماری آنکھ کے پاس آتی ہے بلکہ روشنی کے سبب سے اُس چیز کا عکس آنکھ پر پڑتا ہے۔ جس سے من کو اُس کے روپ کا گیان ہو جاتا ہے اور فوٹوگراف کا کیمرہ آنکھ کی بناوٹ سے ہی نکالا گیا ہے۔

س - اگر آنکھ کے واسطے ایسا مان لیں تو کان کا تعلق دور سے آنے والی آواز سے کس طرح ہوگا۔

ج - کان کا تعلق دور سے آنے والی آواز کے ساتھ بذریعہ آکاش کے ہوتا ہے اسی طرح ہر ایک اندری کی امداد کے واسطے ایک ایک عنصر پرمیشور نے مقرر کر رکھا ہے۔

س - اگر اندریوں کی طاقت اِس قسم کی تسلیم کی جاوے کہ وہ بغیر تعلق ہی دیکھ سکتے ہیں - تو اس میں کیا ہرج ہے ۔

ج۔ اول تو پرتگیش کے خلاف ہے دوسرا اگر اندری دور کی چیزوں کو بھی بلا تعلق دیکھ سکتیں تو ہر ایک چیز کا گیان اندریوں کے ذریعہ سے ہو جاتا پھر سب لوگ سروگیہ یعنے عالم کل ہوتے کوئی بھی محدود گیان والا نظر نہ آتا اور اندری یعنے حواس اور الشعور میں کچھ فرق نہیں رہتا کیونکہ دونوں عالم کل ہیں۔ اس واسطے بھی ماننا چاہیئے کہ جس چیز کے ساتھ اندریوں کا تعلق ہوتا ہے اُسی کا علم ہو سکتا ہے۔

س۔ چونکہ روشنی کا دھرم یعنے خاصہ پھیلانا ہے۔ اور روشنی چیز کو پرکاش کرتی ہے اس واسطے آنکھ کو بھی روشنی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بھی چیز کو پرکاش کرتی ہے۔

ج۔ न तेजोऽपसर्पणात्तैजसं चक्षुर्वृत्तितस्तत्सिद्धेः ॥ १०५ ॥

ارتھ۔ اگرچہ روشنی میں پھیلنے کی طاقت ہے لیکن اس سے آنکھ کو روشنی کا سروپ نہیں بتلا سکتے کیونکہ جس بات کے ثابت کرنے کے واسطے آنکھ کو روشنی سروپ ماننے کی ضرورت ہے وہ بات اس طرح پر بھی ثابت ہوتی ہے کہ چیز کا عکس روشنی کے ذریعے سے آنکھ پر پڑتا ہے اور اُس سے من پر اس چیز کی تصویر کھنچ جاتی ہے۔

س۔ کیا سبب ہے کہ آنکھ تیج سروپ نہیں۔

ج۔ प्राप्तार्थप्रकाशलिङ्गाद्वृत्तिसिद्धिः ॥ १०६ ॥

ارتھ۔ آنکھ کا جس چیز سے تعلق ہوتا ہے اُسی چیز کا اظہار یعنے پرکاش ہوتا ہے اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنکھ اور چیز کے درمیان جو آنکھ کی ورتی یعنے آنکھ اور چیز کا تعلق کرانے والی ہے وہ روشنی ہے آنکھ روشنی نہیں۔

س۔ جب آنکھ کا چیز سے تعلق ہوتا ہے اُس وقت آنکھ کی ورتی یعنے روشنی اپنے جسم یعنے آنکھ کو چھوڑے بغیر اُس چیز تک کیسے جا سکتی ہے۔

ج۔ भागगुणाभ्यां तत्त्वान्तरं वृत्तिः सम्बन्धार्थं सर्पतीति ॥ १०७ ॥

ارتھ۔ چونکہ آنکھ کی ورتی ہے۔ آنکھ کا ٹکڑا یا روپ وغیرہ آنکھ کی صفات کا نام آنکھ کی ورتی نہیں ہے۔ جو آنکھ اور چیز کے درمیان جانے سے معلوم ہوتا ہے بلکہ صفت اور جسم۔ ان دونوں سے علیحدہ تیسری چیز ورتی کہلاتی ہے۔ اگر آنکھ کے ٹکڑوں کا نام ورتی ہوتا تو ایک ایک چیز کے تعلق سے ایک ایک ٹکڑا الگ ہو کر آنکھ کا بالکل

ناش ہو جاتا اگر ورِتی کو گُن مانا جاوے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ گُن گُنی کو چھوڑ کر بسبب جڑھ ہونے کے جا نہیں سکتے۔

س۔ جس طرح سورج کی روشنی سورج کا گُن ہے اور وہ سورج کو چھوڑ کر سنسار میں آتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ گُنوں یعنے صفات میں جانا آنا ممکن ہے۔ اس واسطے آنکھ کی ورِتی کو آنکھ کا گُن ماننا چاہیئے۔

ج۔ روشنی اگر جا سکتی ہے تو آ نہیں سکتی لیکن آنکھ کی ورِتی آتی اور جاتی ہے اس واسطے وہ صفت نہیں کہلا سکتی۔

س۔ ورِتی کا ایسا لکشن کرنے سے ورِتی ایک دروِیہ یعنے جوہر معلوم ہوتا ہے لیکن خواہش وغیرہ گُنوں کو من کی ورِتی کیوں کہتے ہیں۔ کیونکہ جب گُنوں کا نام ورِتی نہیں ہو سکتا تو بدھی کے گُنوں میں بھی ورِتی لفظ کا اطلاق نہیں ہونا چاہیئے

ج۔

न द्रव्यनियमस्तद्योगात् ॥ १०८ ॥

ارتھ۔ یہ نیم یعنے کلیہ بات نہیں ہے کہ ورِتی دروِیہ یعنے جوہر ہی ہے بلکہ بہت جگہ ورِتی لفظ کا استعمال ایسے موقعوں پر دیکھا گیا ہے کہ جہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ورِتی نہیں ہے۔ جیسے ویش ورِتی جس کے معنے ویش کے روزگار کا طریق ہے۔ دوسرے شودر ورِتی اس واسطے جہاں شاستر کار نے ورِتی لفظ کو دروِیہ کے معنوں میں استعمال کیا ہے وہاں دروِیہ لینا چاہیئے۔ اور جہاں گُنوں کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ وہاں گُن لینا چاہیئے۔ کیونکہ شاستر کار ہر ایک چیز کی ماہیت کو بسبب یوگ بل کے ٹھیک سمجھتے تھے۔

س۔ اس لوک کی اندریاں پانچ بھوتوں سے پیدا نہیں ہوتیں صرف اہنکار سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر یہ مان لیا جاوے تو دوسرے ملکوں یا لوگوں کے شریر اور اندریاں پانچ بھوتوں سے پیدا ہوئے ہونگے۔

ج۔ ॥ १०९ ॥

न देशभेदेऽप्यन्योपादानताऽस्मदादिवन्नियमः ॥

ارتھ۔ دیش کے بھید یعنے ملک اور لوک کے فرق سے چیز کا دوسرا اوپادان سامان نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اکثر لوگ اس ملک سے دوسرے ملک میں چلے جاتے ہیں تو وہ دیاں ویسی رہتی ہیں۔ بدل نہیں جاتیں صرف ملک بدل جاتا ہے۔ اسی

طرح ملک اور لوک کے سبب سے اوپادان کارن کا بدلنا ممکن نہیں۔ اگر ملک کا فرق اوپادان کارن یعنے علت مادی کو بدل سکتا تو ہماری اندریاں دوسرے ملکوں میں جاکر ضرور ہی بدل جائیں لیکن ایسا دیکھنے میں نہیں آتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندریاں اہنکار ہی سے پیدا ہوئی ہیں۔ پانچ بھوتوں سے کسی ملک میں پیدا نہیں ہوسکتیں۔

س - جبکہ اندریاں اہنکار سے پیدا ہوئی ہیں تو اُن کو بھونک کیوں کہتے ہیں۔

ج - निमित्तव्यपदेशात्तद्व्यपदेशः ॥ ११० ॥

ارتھ - چونکہ اندریوں کے کارن اہنکار سے بھی پانچ بھوتوں کا تعلق ہے۔ بلکہ اندریوں کے گولک یعنے خانے پانچ بھوتوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اس واسطے اندریوں کو بھی بھوتک کہہ دیتے ہیں۔

س - سرشٹی کتنی قسم کی ہے۔

ج - उष्मजाण्डजजरायुजोद्भिज्जसांकल्पिकसांसिद्धिकं चेति नियमः ॥ १११ ॥

ارتھ - سرشٹی یعنے پیدائش چھ قسم سے ہوتی ہے۔ اول پسینہ سے جس سے جوئیں اور مچھر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے انڈوں سے جس طرح کبوتر وغیرہ پرند اور سانپ وغیرہ جانور پیدا ہوتے ہیں۔ تیسرے جرایج جو جیر سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے آدمی۔ گائے۔ بھینس وغیرہ۔ پانچویں سانکلپک جیسطرح شروع دُنیا میں بلا والدین کے مکت جیو جنم لیتے ہیں۔ چھٹے سانسدھک جس طرح کانوں میں دھات اور جواہرات وغیرہ معدنی اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔

س - سانکلپک اجسام کی پیدائش آج کل نظر نہیں آتی اس واسطے اس کے ہونے میں کوئی ثبوت نہیں۔

ج - سانکلپک سرشٹی دُنیا آغاز میں ہوتی ہے۔ ہمیشہ نہیں ہوسکتی۔ جس طرح بہت سے درخت اپنے وقت پر پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن موجودہ وقت میں نظر نہیں آتے اس سے یہ سمجھ لینا کہ یہ درخت نہیں ہیں بالکل غلطی ہے

س - اس بات کو عقل کس طرح تسلیم کرسکتی ہے کہ کبھی بغیر ماں باپ کے بھی

پیدا ہوئے ہونگے۔

ج ۔ جو لوگ کسی مذہب کو مانتے ہیں ۔ جس میں پیدائیش دُنیا کو تسلیم کیا ہو وہ اِس طرح مانتے ہی ہیں ۔ لیکن جو لوگ پیدائیش سے انکاری ہیں اُن کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ کوئی متغیر شے کس طرح قدیم ہو سکتی ہے۔

س ۔ اِس طرح کی سرشٹی پیدا کرنے سے ایشور کے نیموں میں فرق آتا ہے کہ اس نے اول تو بغیر ماں باپ کے آدمی پیدا کئے اور اب بغیر ماں باپ کے نہیں پیدا کرتا۔

ج ۔ یہ بات تو اُس وقت دُنیا میں نظر آتی ہے ۔ کہ اول ٹائپ ہاتھ سے بنایا جاتا ہے ۔ اور پھر اُس سانچے سے ٹائپ بنتے ہیں ۔ اس واسطے یہ قانون قدرت کے خلاف نہیں۔

س ۔ ایشور کو اس قسم کی پیدائش کی ضرورت کیوں ہوئی۔

ج ۔ مُکت جیوؤں کو جن کو گربھ لینے یذریعہ حمل پیدا کرنے سے حمل کی تکلیف داخل ظلم ہوتی ۔ کیونکہ اونہوں نے کوئی پاپ نہیں کیا اس واسطے ایشور نے ایسا سلسلہ قائم کر دیا ہے کہ جس سے بے انصافی نہ ہو۔

س ۔ ہر قسم کی سرشٹی کا اوپادان کارن یعنے علت مادی کیا ہے؟

ج ۔ सर्वेषु पृथिव्युपादानमसाधारण्यात्तद्व्यपदेशः पूर्ववत् ॥ ११२॥

ارتھ ۔ سب قسم کے اجسام کا عام طور پر علت مادی مٹی یعنے خاک ہے ۔ اسی واسطے اُن کو خاکی کہتے ہیں اور جو عناصر خمسہ سے پیدائیش مانتے ہیں ۔ اُس میں نست افضل خاک ہے ۔ باقی سب برائے نام ہیں۔

س ۔ اس جسم میں پران یعنی شواس ہی سب سے افضل ہے ۔ یعنے پردھان ہیں اس واسطے پرانوں کو ہی جسم کا بنانے والا سمجھنا چاہیئے۔

ج ۔ न देहारम्भकस्य प्राणत्वमिन्द्रियशक्तितस्तत्सिद्धेः ॥ ११३॥

ارتھ ۔ جسم کا بنانے والا پران کسی طرح پر بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ پرانوں کا سارا کام اندریوں کی طاقت سے ہوتا ہے ۔ اور جبتک اندریاں موجود نہوں تب پران

نہیں رہتے - اس واسطے پران جسم کے بنانے والے نہیں ہیں -

س - اگر شریر یعنے جسم پرانوں کے سبب سے نہیں بنتا تو بغیر پرانوں کے بھی شریر بنتا چاہیئے -

ج - भोक्तुरधिष्ठानाद्भोगायतननिर्माणमन्यथा पूति भावप्रसङ्गात् ॥ ११४॥

ارتھ - بھوگنے والے جیو آتما کی حرکت سے جسم کا بننا ممکن ہے اگر وہ پرانوں کو اپنے اپنے کام میں مقررہ مقام پر نہ لگاوے تو کسی طرح بھی جسم کی پیدائش نہیں ہو سکتی کیونکہ جب جیو پرانوں کو حرکت دیتا ہے - تب وہ ٹھیک طور پر رسوں کو پکاتے ہیں اگر رس ٹھیک طور پر نہ پک جاوینگے تو جسم میں ہزاروں قسم کی بیماری پیدا ہو جاویگی - اور بدبو آنے لگیگی - اگرچہ پرانوں کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن اصل سبب جیو آتما ہے - جس کی طاقت سے مدد پاکر پران سب کام کرتے ہیں -

س - پیدائش کا کام جو جیو آتما میں مانا جاتا ہے - اگر پرانوں میں مانا جاوے تو اس سے کیا نقصان واقع ہوگا -

ج - भृत्यद्वारा स्वाम्यधिष्ठितिर्नैकान्तात् ॥ ११५॥

ارتھ - جس طرح راجہ اپنے نوکروں کے ذریعہ سے تمام کام کراتا ہے - لیکن کہا یہی جاتا ہے - کہ یہ قلعہ راجہ یدہشٹر نے بنایا یا اور کسی راجہ نے اگرچہ راجہ نے اس قلعہ میں ایک اینٹ بھی اپنے ہاتھ سے نہیں لگائی اور مکانات کا مالک بھی راجہ ہی کہلاتا ہے بنانے والے کاریگر اور انتظام کرنے والے انجنیر وغیرہ ملازماں کو اس سے کچھ تعلق نہیں رہتا اسی طرح جو کام اندریاں کرتی ہیں یا پرانوں کے ذریعہ سے ہوتے ہیں - وہ سب آتما کے کام کہلاتے ہیں - اکیلا جیو آتما کوئی کام نہیں کرتا -

س - اس میں کیا دلیل ہے کہ سب کام جیو آتما کے سبب سے ہوتے ہیں -

ج - موت کے وقت جب جیو آتما نکل جاتا ہے تب سارے کام بند ہو جاتے ہیں کام تب ہی تک ہوتے ہیں جب تک جیو آتما شریر میں موجود ہے -

س - مکتی کی حالت میں جیو کا سروپ کیا ہوتا ہے ؟

ج- समाधिसुषुप्तिमोक्षेषु ब्रह्मरूपता ॥११६॥

ارتھ - سمادھی یعنے جس وقت یوگ کے ذریعہ سے انسان دُنیا کے سارے تعلقات سے علیحدہ ہو کر من کی ورتیوں کو بالکل روک کر پرماتما میں لگا دیتا ہے اور اُس سے سنسار کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ دوسرے سُشپتی یعنے جب خواب غفلت کی وجہ سے جیو کو بیرونی چیزوں کا ذرا بھی گیان نہیں رہتا۔ تیسرے مُکتی جب سُوکشم شریر یعنے جسم لطیف کے ناش ہو جانے سے جیو کا تعلق پرکرتی کے مُل وِکاروں سے قطع ہو جاتا ہے۔ اِن تینوں حالتوں میں جیو کا برہم سے تعلق ہوتا ہے جس سے جیو کو آنند حاصل ہو جاتا ہے۔ برہم کا آنند ذاتی خاصہ ہے۔ اور برہم روپتا میں آنند دوسرے سبب سے ملتا ہے۔

س - اور ترجمہ کرنے والوں نے تو یہ لکھا کہ ان حالتوں میں جیو برہم ہو جاتا ہے

ج - یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ روپ شبد کا ارتھ تشبیہ ہے۔ جیسے کسی نیک آدمی کو کہتے ہیں۔ کہ یہ تو دیو سروپ ہے۔ اس کہنے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ دیوتا نہیں ہے لیکن اُس میں دیوتاؤں کے موافق گُن موجود ہیں۔ اگر اِس کا مطلب یہ ہوتا کہ وہ دراصل دیوتا ہے تو یہ کہتے کہ فلاں شخص دیوتا ہے۔

س - ان حالتوں میں آپسمیں کیا فرق ہے اگر کچھ فرق نہیں تو اُن کو تین کیوں کہا بلکہ ایک ہی کہنا چاہیئے۔

ج - جیو کا تعلق برہم کے ساتھ تین طرح پر ہوتا ہے۔ اول گیان رہت اور شریر سہت یعنے جس وقت گیان تو موجود نہیں ہوتا لیکن جسم ہوتا ہے یعنے جیو برہم کے آنند کو بھوگتا ہُوا بھی نہیں جانتا کہ مجھے یہ آنند کہاں سے مل رہا ہے اُس کو سُشپتی اوستھا یعنے حالت خواب غفلت کہتے ہیں۔ دوسرا تعلق گیان سہت اور شریر سہت ہوتا ہے یعنے جس وقت جسم بھی موجود ہوتا ہے۔ اور برہم کا گیان ہو کر اُس سے آنند حاصل ہوتا ہے۔ اُس کو سمادھی کہتے ہیں۔ تیسرے جب شریر نہیں رہتا صرف جیو آتما اپنے گیان سے برہم سے آنند حاصل کرتا ہے۔ اُس کو مُکتی کہتے ہیں۔ علاوہ ان کے سُشپتی اوستھا تھوڑے کال ہٹ جاتی ہے اور سمادھی اس سے زیادہ دیر تک رہ سکتی ہے لیکن سرشٹی کی میعاد کے اندر رہتی ہے۔ وہ بھی تھوڑا ہی وقت ہے

ہے لیکن مکتی ایک کلپ تک رہتی ہے۔جس میں ۳۶۰۰۰ سرشٹی اور پرلے کا وقت شامل ہوتا ہے۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ سمادھی اور سشپتی کا آنند کم دیر تک رہتا ہے۔

ج۔ ۱۱۶۰۱۱ ** द्वयोस्सबीजमन्यत्र तद्धतिः

ارتھ۔ چونکہ سمادھی اور سشپتی میں جسم لطیف وکثیف دونوں موجود ہوتے ہیں۔اس واسطے بندھن کا بیج موجود ہوتا ہے۔ لیکن مکتی میں یہ دونوں قسم کے جسم نہیں ہوتے اس واسطے وہ آنند بہت دیر تک رہتا ہے۔

द्वयोरिव त्रयस्यापि दृष्टत्वान्न तु द्वौ ॥ ११८॥

ارتھ۔ جس طرح سمادھی اور سشپتی یہ دونوں حالتیں نظر آتی ہیں اسی طرح مکتی بھی نظر آتی ہے۔ اُس کو دیکھنے کا طریق یہ ہے کہ ہر ایک انسان جب تک کسی کرم کو کر کے اُس کے پھل کو حاصل نہ کر لے یا دوسرے کو اُس کرم سے وہ پھل حاصل ہوتا نہ دیکھ لے۔ تب تک وہ اُس کے کرنے میں محنت نہیں کر سکتا۔ جس طرح ایک دفعہ خوراک کھانے سے بھوک دور ہو گئی تو دوبارہ بھوک لگنے پر خوراک کھانے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح جیو بندھن یعنے دُکھوں سے چھوٹ چکا ہے۔ اس واسطے اب پھر اُس کو دُکھوں سے چھوٹنے کا خیال ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے مکتی سُکھ کو دیکھا ہوا ہے۔

س۔ یہ بات ٹھیک نہیں کہ دیکھی ہوئی چیز کی خواہش ہوتی ہے بلکہ جس آدمی نے کسی راج کا سُکھ نہیں بھوگا اُس کو بھی راج کی خواہش ہوتی ہے۔

ج۔ یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ راجہ کو راج کا سُکھ بھوگتے پرتیکش دیکھتے ہیں اور اُس سے خواہش ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو جیو نے موکش کا سُکھ خود اُٹھایا ہے یا کسی کو سُکھ بھوگتے دیکھا ہے۔

س۔ سمادھی کی حالت میں تو ویراگ یعنے کرموں کی خواہش کمزور ہو جاتی ہے۔اس واسطے سمادھی میں آنند حاصل ہو سکتا ہے۔لیکن سشپتی میں خواہش موجود ہوتی ہے۔ جس سے سنسار کے پدارتھوں کا گیان بھی ضرور ہوگا۔ اور وہ خواہش اپنے وشے کی طرف لگا دے گی۔ اس واسطے جب تک پدارتھ کا گیان رہے تب تک آنند حاصل نہیں ہو سکتا

ج۔ वासनयाऽन स्वार्थख्यापनं दोषयोगेऽपि न निमित्तस्य प्रधान-

बाधकत्वम् ॥ ११९ ॥

ارتھ - جس طرح دیا آگ میں خواہش کمزور ہو کر اپنی طرف جیو کو نہیں کھینچ سکتی اسی طرح خواب غفلت میں بھی غفلت کی وجہ سے سُوکشم شریر اور سُتھول شریر کے درمیان جو غفلت کا پردہ آگیا ہے - اِس سے خواہش اپنے وِشیوں کی طرف نہیں کھینچ سکتی اس واسطے سُشُپتی میں بھی سمادھی کی طرح آنند رہتا ہے -

س - کیا سبب ہے کہ خواب غفلت سے خواہش کا دور ہونا بیان کرتے ہو؟

ج - سنسکاروں کے رہنے کا مکان من ہے - اور من میں تموگن چھا جانے سے عکس معلوم نہیں ہوتا - اس سے پدارتھوں کا گیان بالکل نہیں ہوتا اور نہ ہی خواہش پیدا ہوتی ہے -

س - سنسکار ایک ہی ہے یا علیحدہ علیحدہ بہت سے سنسکار ہیں -

ج - एकस्संस्कार: क्रियानिर्वर्तको न तु प्रतिक्रियं संस्कारभेदा बहुकल्पनाप्रसक्तेः ॥ १२० ॥

ارتھ - جس سنسکار سے جسم کا کام چل رہا ہے - اُس ایک ہی سنسکار کے دور ہو جانے سے جسمانی سارے کام بند ہو جاتے ہیں - ہر ایک حرکت کے واسطے علیحدہ علیحدہ سنسکار نہیں مان سکتے کیونکہ اُس میں فضول سنسکار آجائینگے -

س - وہ کونسا سنسکار ہے جس کے دور ہو جانے سے شریر کی ہر ایک حرکت بند ہو جاتی ہے -

ج - وہ سنسکار اہنکار ورتی کا ہے یعنے میں ہوں اور یہ میرا ہے - جب تک یہ سنسکار موجود رہتا ہے - تب تک ہر قسم کی خرابی موجود نظر آتی ہے - اور جہاں اس سنسکار کا ناش ہوا وہاں ہر ایک کام بند ہو جاتا ہے -

س - سُشُپتی اوستھا میں بیرونی پدارتھوں کا گیان نہیں ہوتا اس واسطے اُس حالت میں شریر یعنے جسم کو بھوگ کا سہارا کہنا ٹھیک نہیں -

ج - न बाह्यबुद्धिनियमो वृक्षगुल्मलतौषधिवनस्पतितृणवीरुदादीनामपि भोक्तृभोगायतनत्वं पूर्ववत् ॥ १२१ ॥

ارتھ - جس میں بیرونی پدارتھوں کے جاننے کی طاقت ہو اُس کو جسم کہتے ہیں یہ

کوئی قاعدہ نہیں ہے - کیونکہ درخت - پھل اور دوائیوں کے پیڑوں میں بہت سے جیو بھوگ کے واسطے رہتے ہیں اور اُن کا باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں رہتا - اگر بیرونی چیزوں کے گیان سے ہی شریر مانا جاوے - تو اُن کے جسم کو شریر نہیں ماننا چاہیئے -

س - کیا برکش میں جیو ہے یا نہیں -

ج - برکش میں جیو نہیں ہے - بلکہ یہاں برکش میں رہنے والے جیوؤں سے مُراد ہے - کیونکہ گولر وغیرہ کے پھلوں میں جو جیو رہتے ہیں - اُن کو باہر کے پدارتھوں سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا -

س - اگر برکش میں جیو نہ ہو تو وہ بڑھ گھٹ نہیں سکتا -

ج - بڑھنا گھٹنا جیو کا دھرم نہیں پرکرتی کا دھرم ہے - کہ سینوگ سے چیزیں بڑھتی اور ویوگ سے گھٹتی ہیں یہاں تک کہ پتھر اور پہاڑ بھی بڑھتے ہیں -

س - جن میں جیو ہے - وہ اندر سے بڑھتے ہیں - اور جن میں جیو نہیں وہ باہر سے بڑھتے ہیں - چونکہ برکش اندر سے بڑھتے ہیں - اسواسطے ان میں جیو ماننا چاہیئے -

ج - یہ کوئی نیم نہیں کہ جو اندر سے بڑھے اُس میں ضرور ہی جیو ہو - بلکہ جو چیز آگ کے سبب سے بڑھتی ہے وہ اندر سے بڑھتی ہے - اور جو پانی کے سبب سے بڑھتی ہے وہ باہر سے بڑھتی ہے -

س - اندر سے بڑھنے والی کوئی چیز نظر نہیں آتی -

ج - چنے جب اوبالے جاتے ہیں - تو اندر سے بڑھتے ہیں - یہاں تک کہ پہلے سے دو چند ہو جاتے ہیں -

س - برکشوں میں جیو ماننے میں کیا اعتراض پیدا ہو سکتے ہیں -

ج - اول تو یہ اعتراض ہو گا کہ ایک برکش میں جس قدر پھل ہیں - اُن سب میں ایک جیو ہے یا بہت سے جیو ہیں - اگر کہو ایک جیو ہے - تو بیج کے ٹوٹنے سے اُس سے درخت نہیں پیدا ہو سکتا - اگر کہو بہت جیو ہیں - تو ایک شریر کے ابھیمانی بہت سے جیو نہیں ہو سکتے -

س - جڑھ پدارتھوں کے موافق بیرونی گیان سے جو علیحدہ ہو جاتا ہے - اُس میں

کیا پرمان ہے۔

ج۔ स्मृतेश्च ॥१२२॥

ارتھ۔ سمرتیوں میں لکھا ہے۔ کہ جب جیو جسمانی بُرائیاں پیدا کرتا ہے۔ تو اُس کی حرکات بدکو دور کرنے کے واسطے ایشور جسموں میں بھیجتے ہیں۔ جہاں پر وہ بیسد فی پد ارتھوں کے گیان کو حاصل نہیں کر سکتا۔

س۔ کیا ستھاور جونی یعنی جو جیو حرکت نہیں کر سکتے وہ بھی دھرم ادھرم کے کرنیوالے ہیں

ج۔ न देहमात्रत: कर्माधिकारित्वं वैशिष्ट्य श्रुते: ॥१२३॥

ارتھ۔ ہر ایک جسم کے واسطے دھرم کا کرنا ضروری نہیں کیونکہ جس قدر کرم یونی یعنے انسان جو کرنے میں آزاد ہیں۔ اُنہیں کے واسطے دھرم کا اُپدیش ہے۔ اور جو کرنے میں آزاد نہیں وہ دھرم کے کام کسی طرح کر ہی نہیں سکتے۔ اس واسطے جو لوگ ویدسے ہی ودھی نشیدھ یعنے کرنے اور نہ کرنے کے لائق افعال کو معلوم کر سکتے ہیں۔ وہی دھرم ادھرم کے حقدار ہیں۔ اور جن کو یہ طاقت نہیں دی گئی وہ اس سے بری ہیں

س۔ یہ کس طرح معلوم ہوا کہ فلاں جیو کو کرنیکا حق ہے اور فلاں کو نہیں۔

त्रिधा त्रयाणां व्यवस्था कर्मदेहोपभोगदेहोभयदेहा: ॥१२४॥

ارتھ۔ افضل۔ اوسط اور رذیل اجسام کے سبب سے ہی کرم کی تفریق ہوتی ہے جیسے اعلےٰ درجہ کے آدمی کرنے میں آزاد گنے جاتے ہیں۔ اور کم درجہ کے کچھ تو مالک کا خوف اور کچھ آزادی رکھتے ہیں۔ اور نیچے درجہ کے غلام آدمی کچھ بھی آزادی نہیں رکھتے مثلاً رشی لوگوں کی زندگی دوسروں کا بھلا کرنے میں خرچ ہوتی ہے۔ وہ اپنے واسطے کچھ بھی نہیں کرتے اور اوسط درجہ کے لوگ کچھ لوگوں کا کام کرتے ہیں کچھ اپنا۔ اور نیچ لوگ سنسار کو نقصان پہونچاکر اپنا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

س۔ کیا مکت جیوؤں کے واسطے بھی کسی کرم کے کرنے اور کسی کے نہ کرنے کی اجازت ہے۔

ج۔ न किञ्चिदप्यनुशयिन: ॥१२५॥

ارتھ۔ جو مکت یعنے آزاد ہے اُس کے واسطے کوئی پابندی نہیں ہے۔ اور نہ

اُس کا کوئی فرض ہے۔ کیونکہ جس مُکتی کا حاصل کرنا انسانوں کا فرض ہے۔ اُس کو وہ پورا کر چکا ہے۔

س۔ جب سانکھیہ شاستر میں جیو کو نتیہ مانا ہے۔ تو اُس کے سہارے رہنے والی بُدھی وغیرہ کو نتیہ ماننا چاہئے۔

ج۔ न बुद्ध्यादिनित्यत्वमाश्रयविशेषेऽपि वह्निवत् ॥१२६॥

ارتھ۔ اگرچہ بُدھی من وغیرہ کا سہارا جیو ہی ہے۔ لیکن اس وجہ سے وہ نتیہ نہیں ہو سکتی جس طرح چندن کی لکڑی سرد ہوتی ہے۔ لیکن اگنی میں ڈالنے سے اُس میں سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ اس پر اور دلیل دیتے ہیں۔

आश्रयासिद्धेश्च ॥१२७॥

ارتھ۔ جیو من وغیرہ کا سہارا ہو نہیں سکتا۔ من کا اور جیو کا تعلق اِس قسم کا ہے جیسے ڈانک کا اور نگینہ کا اس واسطے عکس کہنا چاہئے۔ سہارا نہیں کہہ سکتے بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ کپل جی نے یوگ کی سِدھیوں کو ٹھیک مانا ہے اور اُس کے سبب سے مُکتی مانی ہے۔ لیکن یوگ کی باتیں بہت سی اب تک معلوم نہیں ہوئیں۔ اس کا جواب اگلے سوتر میں خود کپل جی دیتے ہیں۔

योगसिद्धयोऽप्यौषधादिसिद्धिवन्नापलपनीयाः ॥१२८॥

ارتھ۔ جس طرح دوائیوں سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یوگ کی سِدھی سے بندھن دور ہو کر مُکتی حاصل ہوتی ہے۔

س۔ کیا چیتنیا بھوتوں کے ملاپ سے پیدا نہیں ہو سکتی۔

ج۔ न भूतचैतन्यं प्रत्येकादृष्टेस्सांहत्येऽपि च सांहत्येऽपि च ॥१२९॥

ارتھ۔ چونکہ مفرد اجزاء عناصر میں چیتنیا یعنے درک نہیں ہے۔ اس واسطے اُن کے ملاپ سے پیدا نہیں ہو سکتا جس طرح پر دس گرم دواؤں کے ملانے سے سرد تاثیر نہیں ہو سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کل اپنے جزوں سے مل کر بنتا ہے۔ اور جو صفات اجزاء میں موجود نہ ہوں وہ کل میں بھی کسی طرح پر نہیں آ سکتیں۔ کیونکہ یہ نیم ہے۔ کہ جو گُن کارن میں ہوتے ہیں۔ وہی کاریہ میں نظر آتے ہیں۔ جہاں تک عناصر کی نسبت تحقیقات کی گئی ہے۔ وہاں تک مفرد عناصر کو غیر مدرک پایا

ہے۔ اس واسطے اُن کے سنیوگ یعنے ترکیب سے بھی درک پیدا نہیں ہو سکتا۔
س۔ ملاپ سے نہیں ہوتا۔ ایسا دوبار کیوں کہا۔
ج۔ یہ ادھیائے کے ختم ہونے کا نشان ہے +

سانکھیہ درشن کا پانچواں ادھیائے ختم ہُوا +

چھٹا ادھیائے

अस्त्यात्मा नास्तित्वसाधनाभावात् ॥ १॥

ارتھ۔ آتما کوئی پدارتھ ضرور ہے کیونکہ نہ ہونے میں کوئی ثبوت نہیں دکھلائی دیتا۔

देहादिव्यतिरिक्तोऽसौ वैचित्र्यात् ॥ २॥

ارتھ۔ آتما دیہہ وغیرہ سے جدا پدارتھ ہے۔ کیونکہ اُس آتما میں وِچتر تا ہے۔

षष्ठीव्यपदेशादपि ॥ ३॥

ارتھ۔ میرا یہ شریر ہے۔ سو اس ضمیر اضافی سے بھی آتما کا دیہہ سے جدا پدارتھ ہونا ثابت ہے۔ اگر دیہہ وغیرہ ہی آتما ہوتے تو میرا یہ شریر ہے ایسا کہنا نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسا کہنے ہی سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ میرا یہ کوئی اور چیز ہے یہ شریر کوئی اور چیز ہے۔ دو پدارتھ ثابت ہوتے ہیں۔ ایک نہیں۔

न शिलापुत्रवद्धर्मिग्राहकमानबाधात् ॥ ४॥

ارتھ۔ شِلا کے پُتر کا شریر ہے۔ اس طرح اگر ششٹی کا ارتھ کرایا جاوے تو بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دھرمی گراہک انومان سے بادھ کی پراپتی آتی ہے (خلاصہ اس کا یہ ہے) کہ جب ایسا کہا جائے۔ کہ پتھر کا پُتر یعنے جو پتھر ہے وہی پتھر کا پُتر ہے۔ اس میں کوئی بھی بھید نہیں دکھلائی دیتا۔ اسی طرح جو آتما ہیں وہی شریر ہے۔ ایسا اگر ششٹی کا ارتھ کیا جاوے۔ تو بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا کوئی پرمان دیکھنے میں نہیں آتا۔ جو شِلا میں پتا پُتر کے بھاؤ کو سدھ کرتا ہے۔

अत्यन्तदुःखनिवृत्त्या कृतकृत्यता ॥ ५ ॥

ارتھ - دُکھ کی بے انتہا نورِتی ہونے سے یا بالکل دور ہونے سے موکش ہوتی ہے یعنی جب بالکل کرموں کا ناش ہوجاتا ہے۔ تب مُکتی ہوتی ہے۔ بغیر کرموں کا ناش کئے مُکتی نہیں ہوسکتی۔

यथा दुःखात्क्लेशः पुरुषस्य न तथा सुखादभिलाषः ॥ ६ ॥

ارتھ - جس طرح پُرش کو دُکھوں سے کلیش ہوتا ہے۔ اُسی طرح سُکھ سے اُس کی ابھلاشا نہیں ہوتی۔ ارتھات سُکھوں سے ابھلاشاؤں کا پُورا ہونا نہیں ہوتا کیونکہ سُکھ بھی بہت کچھ کر کے دُکھوں سے ملے ہوئے ہیں۔

कुत्रापि कोपि सुखीति ॥ ७ ॥

ارتھ - کہیں پر بھی کوئی سُکھی نہیں دکھائی دیتا۔ لیکن سُکھی دُکھی دونوں طرح سے دکھائی دیتے ہیں۔

तदपि दुःखशबलमिति दुःखपक्षे निःक्षिपन्ते विवेचकाः ॥

ارتھ - اگر کسی صورت سے کچھ تھوڑا بہت سُکھ پراپت بھی ہُوا۔ تو بھی سُکھ دُکھ کے نشچے کرنے والے وِدوان لوگ اُس سُکھ کو بھی دُکھ میں گنتے ہیں۔ کیونکہ اُس میں بھی دُکھ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ زہر کا ملا ہُوا مِشٹ پدارتھ اس واسطے سنسارک سُکھ کو چھوڑ کر موکش سُکھ کے واسطے اوپائے کرنا چاہئے۔

सुखलाभाभावादपुरुषार्थत्वमिति चेन्न द्वैविध्यात् ॥ ९ ॥

ارتھ - جبکہ کسی کو بھی سُکھ پراپت نہیں ہوتا تو مُکتی کے واسطے اوپائے کرنا فضول ہے کیونکہ مُکتی میں بھی سُکھ نہیں پراپت ہوسکتا۔ ایسا نہ سمجھنا چاہئے۔ سُکھ بھی دو طرح کے ہیں۔ ایک موکش ہے۔ وہ سُکھ اور طرح کا ہے اُس میں کسی صورت کے دُکھ کا میل نہیں ہے۔ دوسرا سنسارک ہے۔ وہ اور ہی طرح کا ہے۔ کیونکہ اُس میں دُکھ ملے رہا کرتے ہیں۔

निर्गुणत्वमात्मनोऽसङ्गत्वादिश्रुतेः ॥ १० ॥

ارتھ - مُکتی اوستھا میں نرگُن رہتا ہے۔ سنسارک دشا میں لوکک سُکھ آتما کو بادھا پہنچاتے ہیں۔ مُکتی اوستھا میں آتما کو اسنگ ارتھات پرکرتی کے سنگ سے رہت شُرتیوں کے دوارے سُنا گیا ہے۔

परधर्मत्वऽपितत्सिद्धिरविवेकात् ॥ ११॥

ارتھ - تب بھی سنسارک وشایں گنوں کے بھرے ہوئے پُرش میں ہی بودھ ہوتا ہے - لیکن اُس طرح کا بودھ اوِویک سے پیدا ہوتا ہے - کیونکہ جو اوِویکی ہیں وہ ہی سنسارک کرموں کو پُرش کرت مانتے ہیں - لیکن اصلیت میں وہ پرکرتی اور پُرش کے سنیوگ سے ہوتے ہیں -

अनादिरविवेकोऽन्यथा दोषद्वयप्रसक्तेः ॥ १२॥

ارتھ - اوِویک کو پرواہ روپ سے انادی ماننا چاہیئے - اگر سادی مانیں گے تو یہ پرشن پیدا ہوگا - کہ اس کو کس نے پیدا کیا - جبکہ پرکرتی اور پُرش سے پیدا ہوا - تب اُن سے ہی پیدا ہوا - اور ان کا ہی بندھ کرے یہ دوش ہوگا - دوسرا یہ پرشن ہوسکتا ہے - جبکہ کرموں سے اس کی پیدائش مانیں - تو اس پرشن کے کرنے کا موقع ملتا ہے - کرم کس سے پیدا ہوئے ہیں - اس واسطے ان دونوں دوشوں کے دور کرنے کے واسطے اوِویک کو انادی ماننا چاہیئے -

न नित्यस्यादात्मवदन्यथानुच्छित्तिः ॥ १३॥

ارتھ - اوِویک نتیہ نہیں ہوسکتا - جبکہ نتیہ ہی مانا جاوے گا - تب اُس کا ناش نہ ہوسکیگا - جیسے آتما کا ناش نہیں ہوتا ہے - اور اُس اوِویک کے ناش نہ ہونے سے مکتی نہ ہوسکے گی - اس واسطے آتما کو پرواہ روپ سے انادی (انیتہ) ماننا چاہیئے

प्रतिनियतकारणनाश्यत्वमस्य ध्वान्तवत् ॥ १४॥

ارتھ - یہ اوِویک بھی پرتی نیت کارن سے ناش ہوجاتا ہے - اس واسطے انیتہ ہے - جیسے اندھیرا پرکاش روپ پرتی نیت کارن سے ناش ہوجاتا ہے - اس واسطے وہ اوِویک نتیہ نہیں ہوسکتا -

س - پرتی نیت کارن کس کو کہتے ہیں -

ج - جس سے اُس کاریہ کی اوتپتی اور ناش ضرور ہوجاوے - جیسا اندھیرے کے درشٹانت سے سمجھ لینا چاہیئے -

अत्रापि प्रतिनियमोऽन्वयव्यतिरेकात् ॥ १५॥

ارتھ - اس اوِویک کے ناش کرنے میں بھی پرتی نیت (جس سے ضرور ناش ہوجائے)

انوے ویترتی ریک سے نشچے کر لینا چاہیئے۔ وہ انوے یہی ہے۔ کہ وِویک کے ہونے سے اِس کا ناش اور وِویک کے نہ ہونے سے اوِویک کا ہونا یقین ہوتا ہے۔ یہی تو ویترریک کہنے کا مطلب ہے۔

प्रकारान्तरासम्भवादविवेक एव बन्धः ॥ १६ ॥

ارتھ۔ سوائے اوِویک کے جب کوئی اور پرکار بندھ میں ہیتو نہیں دکھائی دیتا۔ تو ایسا ماننا ہی ٹھیک ہے کہ اوِویک ہی بندھ ہے اور اوِویک ہی موکش ہے کوئی وادی ان تین سوتروں سے جو کہ آگے کہے جائینگے۔ مُکتی سمبندھ میں پورو پکش کرتا ہے۔

न मुक्तस्य पुनर्बन्धयोगोऽप्यनावृत्तिश्रुतेः ॥ १७ ॥

ارتھ۔ مُکت کو پھر بندھ یوگ نہیں ہوتا یعنے جو مُکت ہو چکا ہے۔ وہ پھر نہیں بندھ سکتا ہے۔ یعنے وہ پھر نہیں آتا ہے۔ اس شرُتی سے مُکت ہونے پر نہیں آنا ایسا ثابت ہوتا ہے۔

अपुरुषार्थत्वमन्यथा ॥ १८ ॥

ارتھ۔ اگر جو مُکت کا بندھ یوگ مانا جائے تو اپُرشارتھتو سِدھ ہوتا ہے۔

अविशेषापत्तिरुभयोः ॥ १९ ॥

ارتھ۔ بندھ اور مُکت میں یکتائی یعنے برابری پراپت ہوتی ہے۔ کیونکہ جو مُکت نہیں ہے۔ وہ اب بندھا ہوا ہے۔ اور جو مُکت ہو جائیگا۔ اُس کو پھر بندھن پراپت ہوگا۔

मुक्तिरन्तरायध्वस्तेर्न परा ॥ २० ॥

ارتھ۔ جس طرح کی مُکتی کا وادی نے پہلا پکش کیا۔ اُس طرح کی مُکتی کو آچاریہ نہیں مانتے۔ لیکن انترایوں کے (دکھوں) کے ناش ہو جانے کے سواے اور کسی طرح کی مُکتی آچاریہ نہیں مانتے۔

तत्राप्यविरोधः ॥ २१ ॥

ارتھ۔ جو معترض نے یہ اعتراض کیا کہ مُکتی سے واپسی ماننے پر شرُتی سے خلاف ہوگا۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس شرُتی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اُس شرُتی میں برہم لوک کی میعاد تک واپسی سے انکار ہے۔ اس کے بعد واپسی سے انکار نہیں ہے اور یہی بات

سے وید منتر ملیں گے جن سے پایا جاتا ہے کہ جیو مُکتی سے واپس آتا ہے۔

س۔ ہم مُکتی کو سادھنوں سے پیدا شدہ نہیں مانتے بلکہ سادھنوں سے دُکھ روپ بندھن کا ناش ہونا تسلیم کرتے ہیں جب مُکتی دُکھ کی نفی ہے۔ کوئی مثبت اور پیدا شدہ چیز نہیں تو اُس کا ناش ماننا سراسر غلطی ہے۔

ج۔ مُکتی کو دُکھ کا ابھاؤ یعنے عدم ماننے سے بھی کام نہیں چلے گا۔ کیونکہ جب دُکھ کسی سبب سے پیدا ہُوا مانو گے تو اُس کے پیدا ہونے سے پہلے جیو کو مُکت ماننا پڑیگا کیونکہ دُکھ کے پیدا ہونے سے پہلے دُکھ کا عدم تھا اور اُسی کو آپ نے مُکتی تسلیم کیا ہے تو جب ایک دفعہ مُکت بندھن میں آگیا تو پھر دوبارہ آنے میں کیا خرابی ہوسکتی ہے؟

س۔ جب ایک دفعہ کسی آدمی کو کسی کی بُرائی کا حال معلوم ہوجاتا ہے۔ تو اُس کو اُس سے نفرت ہوجاتی ہے اور جس سے نفرت ہوجاوے پھر دوبارہ اُس کے پھندے میں نہیں پھنستا۔ اسی طرح اول دفعہ تو جیو پرکرتی کو دیکھ کر بھول جاتا ہے۔ لیکن دوبارہ جب پرکرتی کے سروپ کا ٹھیک گیان ہوگیا تو دھوکا نہیں کھا سکتا۔

ج۔ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ پرکرتی ہمیشہ روپ بدلتی رہتی ہے۔ اور جیو الپگیہ یعنے محدود گیان والا ہے جس روپ میں خرابی دیکھ کر جیو پرکرتی کو چھوڑتا ہے۔ جب اُس سے مختلف روپ کو دیکھتا ہے تو اپنی کم علمی کے سبب پھنس جاتا ہے۔

س۔ اس طرح پر تو جیو کی مکتی کبھی نہیں ہوسکتی کیونکہ پرکرتی کی مختلف شکلیں ہمیشہ نظر آتی رہینگی۔

ج۔ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ ویدوں کی تعلیم سے جو نیمتک گیان پیدا ہوتا ہے اُس کی وجہ سے جیو پرکرتی کے ہر ایک پری نام یعنے تغیر کو دُکھ کا سبب سمجھ لیتا ہے لیکن جس وقت ویدوں کی تعلیم سے پیدا شدہ نیمتک گیان دور ہوجاتا ہے تب اُس کے حاصل کرنے کے واسطے پھر واپس آتا ہے۔

س۔ کیا گیان ہو کر بھی کسی طرح ناش ہوسکتا ہے۔

ج۔ جو گُن کسی سبب سے پیدا ہوتا ہے وہ اُس سبب کے دور ہوجانے سے رفتہ رفتہ کم ہونے لگتا ہے اور آخر کو ناش ہوجاتا ہے مثلاً ایک دفعہ اگنی کے سنگ سے لوہا گرم ہوجاتا ہے۔ پھر جب اگنی سے علیحدہ کیا جاوے تو گرمی کم ہونے لگتی ہے۔

آخرش اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔
س - مکتی سے واپس آتا ہے۔ ایسا تسلیم کرلے سے مکتی اور بندھن میں فرق نہیں
رہتا۔
ج - یہ خیال بالکل غلط ہے کیونکہ مکتی کال میں دُکھ کا نام و نشان نہ ہونے سے
اور بندھن کال میں دُکھوں میں پڑنے سے دونوں برابر کسی طرح پر نہیں ہو سکتے۔
س - کیا ویدوں کے پڑھنے سے تتو گیان یعنے ہر ایک چیز کی ٹھیک ماہیت
معلوم ہوجاتی ہے۔

अधिकारित्रैविध्यान्न नियमः ॥ २२॥

ج -
ارتھ - چونکہ پڑھنے والے بلحاظ عقل و چال چلن تین قسم کے ہیں۔ اس واسطے
یہ نیم نہیں ہو سکتا کہ صرف ویدوں کے پڑھنے سے سب کو گیان ہوجاوے بلکہ اُتم
ادھیکاری یعنے عمدہ چال و چلن اور صاحب اخلاق آدمی کے سوائے دوسروں
کو اور بھی سادھن کرنے پڑینگے۔
س - اور کون سے سادھن درکار ہیں۔

दार्ढ्यार्थमुत्तरेषाम् ॥२३॥

ج -
ارتھ - جو کم عقل ہیں اُن کو واجب ہے - کہ ویدوں کے ارتھوں کو سُنکر اُس کو دن رات
وچار کریں اور ہر ایک بات کو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اُن کے
من میں وید کے مطلب کا علم حق الیقین تک پہونچ جاوے۔
س - جب ویدوں کے مضامین علمی کو ایشور کا اُپدیش مانتے ہو۔ تو اُس میں عقل
کو دخل دینا اور اُس کو دلائل سے ثابت کرنا واجب نہیں۔
ج - اگرچہ ویدوں کے ایشوری گیان ہولے سے اُن کے مضامین میں عقلی دخل
کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن ویدوں کا ارتھ تو انسان کرتے ہیں اس واسطے یہ منتر
کا ارتھ صحیح ہے۔ یا نہیں اِس وچار کے واسطے عقل سے تحقیقات کرنی چاہئے۔ جس سے
کچھ دنوں میں مکت ہو سکیں۔
س - کیا یہ مقررہ اصول ہے کہ جس حالت میں سُکھ سے بیٹھے وہی آسن ہے اور
دوسرا آسن نہیں۔

ج۔ स्थिरसुखमासनमिति न नियमः ॥ २४ ॥

ارتھ - پہلے آسن کا لکشن یعنے تعریف کر چکے ہیں کہ جس میں سُکھ سنتھر ہو - لیکن یہ بتلانا ضروری معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ اور بھی آسن ہو سکتے ہیں - کیونکہ پدماسن وغیرہ بہت سے آسن لکھے ہیں -

س - دھیان کے وقت من کئی چیزوں کی طرف لگ جاتا ہے یا شانت ہو جاتا ہے

ج - ध्यानं निर्विषयं मनः ॥ २५ ॥

ارتھ - دھیان اس کو کہتے ہیں - کہ جس میں وِشے سے بالکل علیحدہ ہو کر شانت ہو جاوے -

س - اگر من شانت ہو جاوے گا تو اس وقت دھیان کس طرح ہوگا - کیونکہ من کے بغیر تو جیوآتما کسی کو معلوم نہیں کر سکتا -

ج - جیوآتما کو بیرونی چیزوں کے معلوم کرنے کے واسطے من اور اندریوں کی ضرورت ہے اور جس وقت من شانت ہو جاتا ہے - اس وقت جیوآتما اپنے بیرونی تعلقات سے علیحدہ ہو کر اپنے سروپ میں مگن ہو جاتے ہیں -

उभयथाप्यविशेषश्चेन्नैवमुपरागनिरोधाद्विशेषः ॥ २६ ॥

ارتھ - سمادھی اور سُشُپتی کو ایک نہیں کہہ سکتے کیونکہ سمادھی کی حالت میں من کو وشیوں سے روکنا پڑتا ہے - لیکن سُشُپتی کی حالت میں کوئی خواہش ہی نہیں ہوتی -

س - جبکہ جیوآتما یعنے پُرش کو اسنگ کہہ دیا تو اُسکو وِشے کی خواہش کس طرح ہو سکتی جس کے روکنے کا کام سمادھی میں ہوتا ہے -

ج - निःसङ्गेऽप्युपरागोऽविवेकात् ॥ २७ ॥

ارتھ - اگرچہ جیوآتما نراکار ہونے کے سبب بہت سے گُنوں سے علیحدہ اور سنگ سے رہت ہے - لیکن بسبب کم علمی یعنے اوِدیک کے وہ وشیوں کے پھل کو اپنے میں تسلیم کرتا ہے - اس واسطے دُکھ سُکھ میں پھنسا ہُوا معلوم ہوتا ہے -

س - مثل یعنے نگینہ اور پھول ان دونوں میں جو تعلق پیدا ہوتا ہے - یعنے پھول کا عکس نگینہ میں پڑ کر نگینہ اس رنگ کا معلوم ہوتا ہے یہ تو ساکار حالت میں ہو سکتا ہے لیکن آتما نراکار ہے - اس میں بدھی کے خیالات کا عکس کس طرح پڑ سکتا ہے -

ج۔ ध्यानधारणाभ्योसवैराग्यादिभिस्तन्निरोध : ॥ २९॥
ارتھ۔ جب سنسار کے وشیوں سے ویراگ پیدا ہو کر ایشور کا دھیان کیا جاتا ہے اور من کی ورتیوں کو پرماتما کے گنوں کے دھارن کرنے میں لگایا جاتا ہے۔ تب وشیوں کی خواہش دور ہو جاتی ہے۔

س۔ خواب غفلت کی حالت میں وہ خواہش کس طرح دور ہو جاتی ہے۔

ج۔ लयविक्षेपयोर्व्यावृत्त्येत्याचार्याः॥ ३०॥
ارتھ۔ جب خواہش اندریوں کے کام نہ کرنے سے من میں لے ہو جاتی ہے یا سوپن یعنے حالت خواب کی چنچلتا سے خواہش رک کر من میں شامل ہو جاتی ہے تو سُشُپتی کی حالت ہوتی ہے۔ جب خواہش من میں لے ہو گئی۔ تب اس کے کام بھی نہیں ہوتے۔

س۔ کیا سمادھی کرنے کے واسطے کسی قسم کے مکان کا نیم ہے کہ ایسی جگہ سمادھی ہو سکتی ہے اور جگہ پر نہیں۔

ج۔ न स्थाननियमश्चित्तप्रसादात् ॥ ३१॥
ارتھ۔ سمادھی وغیرہ سادھنوں کے کرنے کے واسطے کسی قسم کے مکان کا نیم نہیں وہ ہر ایک جگہ پر جہاں چت کے خیالات میں دُکھ نہ ہو کر خوشی نظر آئے وہاں سمادھی ہو سکتی ہے۔

س۔ کیا مہتتو وغیرہ اوپادان کارن نہیں ہو سکتے۔

ج۔ प्रकृतेराद्योपादानताऽन्येषां कार्यत्वश्रुते : ॥ ३२॥
ارتھ۔ پرکرتی سب کا پہلا اوپادان کارن ہے۔ کیونکہ مہتتو وغیرہ کی پیدائش پرکرتی سے ہوتی ہے۔ اس واسطے سب کا اوپادان مہتتو وغیرہ نہیں۔

ش۔ جبکہ آتما ہمیشہ رہنے والا اور ہر ایک کاریہ یعنے معلول ہے تو تم سکو اوپادان کارن کیوں نہ مانا جاوے۔
नित्यत्वेऽपि नात्मनो योग्यत्वाभावात् ॥ ३३॥
ارتھ۔ اگرچہ آتما نتیہ یعنے ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن تو بھی اس کو اوپادان کارن نہیں کہہ سکتے کیونکہ جو صفات اوپادان کارن میں ہونی چاہئیں۔ وہ آتما میں نظر نہیں آتیں۔

س۔ اوپادان کارن میں کونسی صفات کا ہونا ضروری ہے۔

ج - اول تو اُس میں سنیوگ ویوگ کی طاقت ہو یعنے تغیر پذیر ہو۔ دوسرے اُس کے گُنوں یعنے صفات کا کاریہ یعنے معلول میں ممکن ہو کیونکہ آتما کے اوپادان کارن ماننے سے سارا جگت چیتن ہونا چاہئے۔ اور جگت چیتن نہیں اسواسطے آتما کا اوپادان کارن نہیں۔

س - آپ ہر موقع پر شُرتی کو آگے رکھتے ہیں۔ ہم ترک سے شُرتی کا کھنڈن کرینگے جس سے ہمیں آتما کا ٹھیک ٹھیک علم ہوجاوے۔

ج - श्रुतिविरोधान्न कुतर्कापशदस्यात्मलाभः ॥ ३४॥

ارتھ - جو آدمی شُرتی کو چھوڑ کر آتما کے متعلق فضول دلائل کرتے ہیں۔ اُن کو آتما کا گیان کسی طرح بھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دلیل وہاں کام دے سکتی ہے۔ جہاں عقل بذریعہ اندریوں کے چیزوں کو محسوس کرسکے۔ لیکن آتما جیسی لطیف چیز کے جاننے کے واسطے عقلی آنکھ کو شُرتی کے علمی سُورج کی ضرورت ہے اس کے بغیر آتما کا گیان ہونا ناممکن ہے۔

س - پرکرتی کے سب کا کارن ہونے میں کوئی مثال نہیں۔

ج - पारम्पर्येऽपिप्रधानानुवृत्तिरणुवत् ॥ ३५॥

ارتھ - سلسلہ وار تحقیقات کرنے سے بھی سب کا اوپادان کارن پرکرتی ہی ثابت ہوتی ہے جس طرح کہ تمام مادی اشیاء ٹوٹ کر انُو ہوجاتی ہیں۔ اور انُو سے پرمانو بن جاتی ہیں۔ اور پرمانو سب مادی اشیاء کا کارن یعنے علت سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح پرکرتی ہر ایک ساکار چیز کا اوپادان کارن ہے۔

س - پرکرتی محدود ہے یا لامحدود ہے۔

ج - सर्वत्रकार्यदर्शनाद्विभुत्वम् ॥ ३६॥

ارتھ - چونکہ جہانتک انسان دیکھ سکتا ہے ہر جگہ پرکرتی کے کاریہ نظر آتے ہیں اس واسطے پرکرتی وِبھو یعنے ہر جگہ موجود ہے۔ اور جو چیز ہر جگہ موجود ہو۔ اُسے وِبھو کہتے ہیں۔

س - جب جسم میں چلنا پھرنا وغیرہ حرکتیں موجود ہیں تو اُس کا پہلا کارن پرکرتی کس طرح ہوسکتی ہے۔

ج - गतियोगेऽप्याद्यकारणताहानिरणुवत् ॥ ३७ ॥

ارتھ - اگرچہ جسم میں جانا آنا وغیرہ حرکتیں پائی جاتی ہیں تو بھی اُس کا پہلا کارن ضرور ماننا پڑیگا - کیونکہ وہ صورت بدلتا رہتا ہے جیسے اَنو اگرچہ سوکشم ہے - لیکن تو بھی اُس کا کارن پرماتُو مانا جاتا ہے -

س - پرکرتی اکیلی ہی کو کارن کیوں مانیں بلکہ بہت سے درویوں کو اُپادان کارن ماننا چاہیئے -

ج - प्रसिद्धाधिक्यं प्रधानस्य न नियमः ॥ ३८ ॥

ارتھ - عام طور پر مشہور تو یہی ہے کہ پرکرتی یعنے جزو لاتجزی سے دُنیا بنی ہے لیکن بہت سے درویہ پرتھوی وغیرہ جو نظر آتے ہیں وہ سب کاریہ ہیں اس واسطے اُن کی تعداد کا بھی کوئی نیم نہیں - اس واسطے وہ درویہ کارن نہیں ہو سکتے -

س - ست - رج - تم وغیرہ پرکرتی کے دھرم ہیں - یا پرکرتی ست - رج - تم سروپ ہے -

ج - सत्वादीनामतद्धर्मत्वं तद्रूपत्वात् ॥ ३९ ॥

ارتھ - ست - رج اور تم یہ پرکرتی کے دھرم یعنے طاقتیں یا صفات نہیں ہیں بلکہ پرکرتی کا روپ یہی ہیں یعنے پرکرتی ست - رج - تم سروپ ہے -

س - جبکہ یہ گُن ہیں تو درویہ یعنے گُنی اس سے علیحدہ ہونا چاہیئے وہ درویہ سوائے پرکرتی کے دوسرا نہیں ہو سکتا -

ج - موصوف مجمع صفات ہوتا ہے - ست - رج - تم علیحدہ علیحدہ تو گُن بتلائے ہیں - اور تینوں ملکر پرکرتی کہلاتے ہیں -

س - جب پرکرتی کچھ بھوگ نہیں کرتی تو پھر کیوں سرشٹی پیدا کرتی ہے -

ج - अनुपभोगेऽपि पुमर्थं सृष्टिः प्रधानस्योष्ट्रकुङ्कुमवहन-वत् ॥ ४० ॥

ارتھ - اگرچہ پرکرتی خود کچھ بھوگ نہیں کرتی - لیکن اس پر بھی اپنے مالک پرش کے واسطے سرشٹی کو پیدا کرتی ہے جس طرح اونٹ اپنے مالک کے واسطے کیسر کا بوجھ اُٹھا کر لے جاتا ہے -

س - مختلف قسم کے اجسام اور سرشٹی نظر آتی ہے - اس کا کیا سبب ہے -

ج - कर्मवैचित्र्यात्सृष्टिवैचित्र्यम् ॥४१॥

ارتھ - ہر ایک آدمی کے افعال اور خواہشیں مختلف قسم کی ہیں اور خواہش کے مواقف عمل ہوتا ہے اور عمل کا پھل بھوگنے کے واسطے جسم پیدا ہوتا ہے - جب چونکہ انسان کی واسنائیں مختلف قسم کی ہیں اس لئے اُن کے پھل اجسام وغیرہ مختلف قسم کے ضرور ہونے چاہئیں -

س - سرشٹی اور پرلے دو متضاد باتوں کے ہونے کا کیا سبب ہے -

ج - साम्यवैषम्याभ्यां कार्यद्वयम् ॥४२॥

ارتھ - پرکرتی کے گُنوں کے برابر رہنے سے سرشٹی اور کم زیادہ ہونے سے پرلے ہوتی ہے - یہی معاملہ دُنیا میں نظر آ رہا ہے کہ اگر جسم میں گرمی سردی برابر ہے تو انسان تندرست رہتا ہے - جہاں کوئی گُن زیادہ ہُوا - وہیں بیماری آ گھیرتی ہے - اور مختلف قسم کی تکلیف اور موت آجاتی ہے -

س - جو نِش مُکت ہو جاوے اُس کے واسطے من کیوں نہیں کام کرتا -

ج - विमुक्तबोधान्न सृष्टिः प्रधानस्य लोकवत् ॥४३॥

ارتھ - جب من کو یہ حال معلوم ہو جاتا ہے کہ جیو آتما مُکت ہو گیا ہے - پھر اُس کے واسطے وشیوں کی خواہش کو پیدا نہیں کرتا - عام طور پر بھی جب کوئی آدمی اپنے کام کو پورا کر لیتا ہے تو وہ پھر اُس کام میں نہیں لگتا - پس پرکرتی نے جیو کو مُکت کرنے کے واسطے سرشٹی کو شروع کیا تھا - جب جیو مُکت ہو گیا تو اُس کے واسطے سرشٹی بند ہو گئی -

س - کیا پرکرتی مُکت کو بندھن میں نہیں ڈال سکتی -

ج - नान्योपसर्पणेऽपि मुक्तोपभोगो निमित्ताभावात् ॥४४॥

ارتھ - اگرچہ پرکرتی اور اُس کے وِشے مُورکھ لوگوں کو بندھن میں ڈال دیتے ہیں - مُکت تو جو اُس کے سروپ کو اچھی طرح سے جانتا ہے - بندھن میں نہیں ڈال سکتی - کیونکہ جب متھیا گیان اور کم علمی کی وجہ سے جیو پرکرتی کے دھوکے میں آسکتا تھا - مُکت جیو میں وہ کم علمی اور متھیا گیان نہیں ہے -

س - جیو ایک ہے یا بہت سے جیو ہیں

ج - पुरुषबहुत्वं व्यवस्थात: ॥ ४५॥

ارتھ - جیو بہت ہیں کیونکہ ہر ایک شریر یعنے جسم میں مختلف قسم کی علیحدہ علیحدہ حرکتیں نظر آتی ہیں - جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیو بہت سے ہیں

س - ہم ایک ہی ایشور کو مانتے ہیں - جو مختلف شریروں کے تعلق سے مختلف قسم کا معلوم ہوتا ہے جیسے بہت سے گھڑوں سے سورج کے عکس بہت سے معلوم ہوتے ہیں

ج - उपाधिश्चेत्तत्सिद्धौ पुनर्द्वैतम् ॥ ४६॥

ارتھ - اگر ایسا کہو کہ سورج ایک ہے لیکن اُس کے عکس کے مختلف مقامات پر پڑنے سے بے شمار سورج نظر آتے ہیں - اسی طرح ایشور ایک ہے - لیکن جسم کے تعلق سے بہت سے نظر آتے ہیں - یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے بھی ایک ایشور کے ہونے کی تردید ہو جاویگی - کیونکہ جب تک ایشور کے علاوہ شریر وغیرہ چیزوں کی ہستی تسلیم نہ کی جاوے - تب تک عکس وغیرہ پڑنا ناممکن ہو جاوے گا -

س - اگر ہم ایک ایشور اور دوسرے اُپادھی کو مان لیں - تو کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا -

ج - द्वाभ्यामपि प्रमाण विरोध: ॥ ४७॥

ارتھ - اگر دو چیزوں کی ہستی بھی تسلیم کی جاوے - تو بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ یا تو تم اُپادھی کو ستیہ یعنے واجب الوجود مانو گے یا انتیہ یعنے ممکن الوجود تسلیم کرو گے اگر ستیہ مانو گے - تو برہم کے علاوہ اُپادھی بھی تین کال میں رہنے والی ہو جاویگی جس کا ناش ہونا ممکن نہیں - اگر انتیہ مانو گے - تو اُپادھی برہم سے پیدا ہونے کے سبب کوئی دوسری چیز نہیں رہیگی -

س - کیا ادویت ماننا ٹھیک نہیں -

ج - द्वाभ्यामप्यविरोधान्न पूर्वमुत्तरं च साधक भावात् ॥ ४८॥

ارتھ - ہمارا دویت اور ادویت دونوں سے اختلاف نہیں کیونکہ ایشور ادویت تو اس واسطے ہے - کہ اُس کے سوائے دوسرا ایشور نہیں علاوہ دویت اس واسطے کہ جیو اور پرکرتی اُس سے علیحدہ واقعی موجود ہیں - اور اُن کی صفات

ایشور کی صفات بالکل علیحدہ معلوم ہوتی ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ ایشور کا کاریہ نہیں ہیں۔ اس واسطے دویت اور ادویت دونوں خیال ٹھیک نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں سے ایک کو ثابت کرنے والے ثبوت نہیں ملتے۔ بلکہ جیو کو ایشور سے علیحدہ ثابت کرنے والے بہت سے ثبوت ملتے ہیں۔

س۔ چونکہ آتما پرکاش سروپ یعنے سروشکتیمان ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس واسطے اُس سے جگت پیدا ہُوا ہے۔

ج۔

प्रकाशतस्तत्सिद्धौ कर्मकर्तृविरोधः ॥ ५० ॥

ارتھ۔ یہ خیال کہ برہم پرکاش سروپ یا سروشکتیمان ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ گھٹ بدھ ہو جاوے چاہے بنش اوتار دھارن کرے ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اس میں کرتا اور کرم یعنے فاعل و مفعول ایک ہو جاتے ہیں جو بالکل ناممکن ہے صاف ہے کہ کہیں فاعل کو مفعول ہوتے کسی نے نہیں دیکھا۔ جس طرح گھڑے کا فاعل کمہار ہے۔ اور مفعول گھڑا ہے۔ تو گھڑا اور کمہار دونو علیحدہ ہیں۔ ایک کسی طرح پر بھی نہیں ہو سکتے۔

س۔ ایشور خالق ہے۔ اور کمہار صانع ہے۔ اس واسطے خالق فاعل و مفعول دونوں ہو سکتا ہے۔ لیکن صانع نہیں ہو سکتا۔

ج۔ یہ خیال ٹھیک نہیں۔ صرف خالق اور صانع میں اس قدر فرق ہے۔ کہ صانع کو اُپادان کارن کے علاوہ اوزاروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور خالق کو صرف اُپادان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اوزاروں کی نہیں۔

س۔ کیا وجہ ہے کہ جب اُپادان کارن یعنے علت مادی کی ضرورت ہوئی۔ لیکن اوزار کی ضرورت نہیں۔

ج۔ چونکہ صانع محدود ہے۔ اس واسطے وہ باہر سے چیزوں کو لیکر بذریعہ ہاتھ اور اوزاروں کے کام کرتا ہے۔ لیکن ایشور کے باہر کوئی چیز نہیں۔ اس واسطے اُس کو ہاتھ پاؤں اور اوزاروں کی کوئی ضرورت نہیں۔

س۔ جڑھ چیزوں میں چیتن کی طاقت کس طرح آجاتی ہے۔

ج۔

जडव्यावृत्तो जडं प्रकाशयति चिद्रूपः ॥ ५१ ॥

ارتھ - چیتن آتما جبڑھ پداارتھوں سے مل کر اُن کو پرکاش کرتا ہے۔ اس واسطے وہ پرکاش سروپ ہے - اگر آتما میں پرکاش کرنے کی طاقت نہ ہوتی تو جسم کسی طرح پر بھی چلنے پھرنے کا کام نہ کر سکتا۔

س - کیا دویت اور ادویت کے بتلانے والی شرتیوں میں اختلاف نہیں۔

ج - न श्रुतिविरोधो रागिणां वैराग्याय तत्सिद्धेः ॥५१॥

ارتھ - جو شرتی ادویت کو ثابت کرتی ہیں - اُن سے اور جو دویت کو ثابت کرتی ہیں - اُن سے اختلاف نہیں ہے - کیونکہ جو ایشور کو چھوڑ کر جیو آتما اور چیزوں کو ایشور مانتے ہیں - اُن کے سمجھانے کے واسطے وہ شرتیاں ہیں - اُن شرتیوں نے ایشور کو ادویت اس واسطے مانا ہے - کہ اُس کے برابر کوئی نہیں۔

س - جگت ستیہ ہے یا نہیں۔

ج - जगत्सत्यत्वमदुष्टकारणजन्यत्वाद्बाधकाभावात् ॥५२॥

ارتھ - جگت ستیہ ہے - کیونکہ اُس کا کارن نتیہ ہے - اور کسی وقت بھی اُس کے کارن کا ناش نہیں ہو سکتا - اس کا مطلب پہلے ادھیائے میں کہہ چکے ہیں اس واسطے یہاں پر زیادہ بحث نہیں۔

س - ہم جگت کی پیدائش اسدت یعنے عدم سے وجود میں آنا مانتے ہیں۔

ج - प्रकारान्तरासम्भवात्सदुत्पत्तिः ॥५३॥

ارتھ - جبکہ پرکرتی کے سوائے اُس کا کوئی اور کارن نظر نہیں آتا - تو اس طرح ماننا چاہئے - کہ اُس کی پیدائش کسی اسدت پدارتھ یعنے عدم سے نہیں بلکہ ست پرکرتی سے اُس کی پیدائش ہے۔

س - اگر پرش کرتا یعنے فعلوں کا کرنے والا ہے - تو وہ اسنگ کس طرح ہو سکتا ہے

ج - अहङ्कारः कर्ता न पुरुषः ॥५४॥

ارتھ - ہر قسم کے خیالات کا فاعل اہنکار یعنے خودی ہے جیو آتما نہیں۔ اگر جیو آتما فاعل ہوتا - تو خواب غفلت کی حالت میں بھی خیالات موجود رہتے۔ لیکن یہ نظر نہیں آتے - پہلے بدھی میں خیال پیدا ہوتا ہے تب اُس پر عمل ہوتا ہے اور عقل کو جیو آتما کی طاقت ہی پرکاش کرتی ہے۔

س - بُدھی اور بھوگ کیا چیز ہے۔

ج - चिदवसाना भुक्तिस्तत्कर्मार्जितत्वात् ॥ ५५॥

ارتھ - جیو میں جس کا خاتمہ ہو جاوے۔ اُسے بھوگ بُدھی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جیو کے کرموں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے بھوگ بُدھی کا خاتمہ جیو میں ہی ہوتا ہے۔

س - کیا چاند وغیرہ کُرّوں کے جیو بھی اسی طرح کرموں کے پھل بھوگتے ہیں۔

ج - चन्द्रादिलोकेऽप्यावृत्तिर्निमित्तसद्भावात् ॥ ५६॥

ارتھ - چندر لوک کے جیووُں میں بھی آنا جانا نظر آتا ہے۔ کیونکہ جس سبب سے مُکتی اور بندھن نظر آتے ہیں۔ وہ سب وہاں کے جیووں میں بھی برابر رہتا ہے چندر لوک کے جیو ایک دفعہ مُکت ہو کر پھر بندھن میں نہیں آتے۔ ایسا کوئی نیم نہیں۔

س - کیا چندر لوک کے جیووں کی مُکتی ایک دفعہ کے اُپدیش سے ہی ہو جاتی ہے یا اُن کو بھی ورسادھن کرنے پڑتے ہیں۔

ج - लोकस्य नोपदेशात्सिद्धिः पूर्ववत् ॥ ५७॥

ارتھ - جس طرح اس دُنیا کے انسانوں کی صرف تعلیم سے مُکتی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اُس کو غور سے وچار کر اُس پر عمل کرنے سے ہوتی ہے۔ اسی طرح دوسرے لوکوں کے آدمیوں کی مُکتی بھی صرف تعلیم سے نہیں ہو سکتی۔

س - بہت سے آدمی ایک دفعہ کے اُپدیش سے ہی مُکتی مانتے ہیں۔

ج - पारम्पर्येण तत्सिद्धौ विमुक्तिश्रुतिः ॥ ५८॥

ارتھ - جو جنم سے جنموں سے مُکتی کے واسطے محنت کرتے چلے آرہے ہیں وہ جیو صرف تعلیم سے ہی مُکتی کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس واسطے سُننے سے مُکتی حاصل ہوتی ہے یہ بھی ٹھیک ہے۔

س - کیا آتما میں جانا وغیرہ کام ہوتے ہیں۔

ج - गतिश्रुतेश्च व्यापकत्वेऽप्युपाधियोगाद्भोग
देशकाललाभो व्योमवत् ॥ ५९॥

ارتھ - آتما میں جو جانا وغیرہ حرکتیں سنی جاتی ہیں - اُس کو اس طرح سمجھنا چاہیئے - اگرچہ آتما شریر میں محیط ہے تو بھی اُسی شریر روپی اُپادھی کے سبب سے مختلف قسم کے دیش کال - اور بھوگ کا تعلق اُس میں مانا جاتا ہے - یعنے بھوگوں کا حاصل ہونا - اور غیر ملکوں میں جانا آنا اور صبح و شام وغیرہ وقت کا گذرنا آتما ہی میں معلوم ہوتا ہے - لیکن درحقیقت آتما ان حرکتوں سے علیحدہ ہے جس طرح گھڑے میں رہنے والا آکاش گھڑے کو دوسری جگہ اُٹھا کر لے جانے سے دوسری جگہ چلا جاتا ہے - اور یہ بھی بتلا چکے ہیں - کہ بغیر جیو آتما کے صرف پران وایو سے جسم کا کام نہیں چل سکتا -

س - پرانوں کو شریر یعنے جسم کا سہارا ماننے میں کیا ہرج ہے -

ج - अनधिष्ठितस्य पूतिभावप्रसङ्गान्न तत्सिद्धिः ॥६०॥

ارتھ - اگر آتما اس شریر کا سہارا یا ادھشٹاتا نہ ہو تو شریر میں بدبو آنے لگ جاوے اس واسطے پران کو شریر کا ادھشٹاتا - یا سہارا یا منتظم نہیں کہہ سکتے

س - ہم پراربدھ کے سبب سے پرانوں کو شریر کا ادھشٹانا مانتے ہیں -

ج - अदृष्टद्वारा चेदसम्बद्धस्य तदसम्भवाज्जलादिवदङ्कुरे ॥६१॥

ارتھ - اگر پراربدھ کے سبب سے پرانوں کو شریر کا ادھشٹاتا یعنے منتظم مانا جاوے تو بھی ٹھیک نہیں - کیونکہ پران کا جب پراربدھ یعنے تقدیر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے - تو اُس کو منتظم کیسے کہہ سکتے ہیں - جس طرح درخت کے انگور پیدا ہونے کا سبب پانی بھی ہے - لیکن بغیر بیج کے پانی سے انگور پیدا نہیں ہو سکتا - اگرچہ اسی طرح جسم کی بہت سی حرکتیں پرانوں کے سبب ہوتی ہیں - تو بھی پران آتما کی موجودگی کے بغیر کوئی حرکت نہیں کر سکتا -

س - کیا ایشور میں دھرم ادھرم اور حرکت وغیرہ نہیں رہتی ہے -

ج - निर्गुणत्वात्तदसम्भवादहङ्कारधर्मा ह्येते ॥६२॥

ارتھ - چیتن ایشور نرگن ہے - اس واسطے اُس میں کوئی حرکت نہیں رہ سکتی - بلکہ یہ سب حرکتیں اہنکار کا دھرم ہیں - جو جیو میں ہی رہ سکتا ہے ایشور میں اہنکار - بدھی - من - اندری اور جسم وغیرہ کوئی چیز نہیں -

س - جیو اور ایشور میں فرق کیا ہے -

ج - विशिष्टस्य जीवत्वमन्वयव्यतिरेकात् ॥६३॥

ارتھ - جو ایشور سے علیحدہ مدرک اور جسم وغیرہ سے تعلق پیدا کرتا ہے - اُس کو جیو کہتے ہیں - اس کو اسی طرح سمجھنا چاہیئے - کہ جب جیو شریر میں ہوتا ہے تب بدھی کو پرکاش کرتا ہے اور اُس سے وہ کام کرتی ہے -

س - کیا سارے کام ہم سے ایشور کراتا ہے یا ہم خود کرتے ہیں -

ج - अहङ्कारकर्त्रधीना कार्यसिद्धिर्नेश्वराधीना प्रमाणाभावात् ॥६४॥

ارتھ - جیو اہنکار سے ملکر ہی کام کرتا ہے - ایشور کسی سے کوئی کام نہیں کراتا جو کچھ کرتا ہے جیو کرتا ہے - ایشور تو نتیہ ہے - چونکہ ایشور نتیہ ہے اس واسطے اُس کی صفات کا تعلق ہر ایک چیز سے بھی نتیہ ہے اور کام کرنا اور بگاڑنا دو قسم کا ایک ہی حرکت سے نہیں ہو سکتا -

س - اس جگت کا کوئی کرتا نظر نہیں آتا -

ج - अदृष्टोद्भूतिवत्समानत्वम् ॥६५॥

ارتھ - اگرچہ بہت سی متغیر چیزوں کے بنانے والے کو ہم نہیں دیکھتے لیکن اُن کے تغیرات کو دیکھ کر انومان کرتے ہیں - کہ اُن کا بنانے والا کوئی ہے جس طرح کسی گھڑی کو جو امریکہ سے آتی ہے - ہم خریدتے وقت اُس کے بنانے والے کو نہیں دیکھتے - لیکن تو بھی اُس کے بنانے والے کا خیال ہوتا ہے - خواہ وہ نظر آوے یا نہ آوے - اسی طرح زمین وغیرہ کا بنانے والا ضرور ہے - خواہ وہ نظر آوے یا نہ آوے -

س - کیا شریر کے کاموں کو کرنے والا مہتتو ہے -

ج - महतोऽन्यत् ॥६६॥

ارتھ - اندریوں کی تن ماترا یعنے روپ - رس - گندھ - سپرش اور شبد کا کرنے والا اہنکار بھی مہتتو سے علیحدہ ہے -

س - پرکرتی اور پرش کا جو مالک اور ملکیت کا تعلق ہے - اُس کا کیا سبب ہے

ج - कर्मनिमित्तः प्रकृतेस्स्वस्वामिभावोऽप्यनादिर्बीजाङ्कुरवत् ॥

ارتھ - پرکرتی اور پرش کا جو مالک اور ملکیت کا تعلق انادی کرموں کی واسنا کے سبب سے ہے - اور وہ تعلق بھی انادی ہے - اس کا سبب دوسرے عالم اس طرح مانتے ہیں -

अविवेकनिमित्तो वाषच्चशिरव: ॥ ६८ ॥

ارتھ - پنچ شکھا چاریہ اس تعلق کا سبب اوِویک یعنے اگیتیا کو مانتے ہیں - جس سے جیوا اپنے اور پرکرتی کے سروپ سے ناواقف ہوتا ہے -

लिङ्गशरीरनिमित्तक इति सनन्दनाचार्य: ॥ ६९ ॥

ارتھ - سنندناچاریہ یہ کہتے ہیں یعنے جسم لطیف کی وجہ سے جیو اور پرکرتی کا تعلق ہے -

س - جب اس طرح پر اختلاف ہے - تو منش کو کیا کرنا چاہئے -

यद्वा तद्वा तदुच्छित्ति: पुरुषार्थस्तदुच्छित्ति: पुरुषार्थ: ॥ ७० ॥

ارتھ - جیو اور پرکرتی کا تعلق خواہ کسی طرح پر ہوا ہو - لیکن تمام کوشش اس کے دور کرنے کے واسطے کرنی چاہئے - مہاتما کپل جی کا یہی سدھانت ہے کہ وویک حاصل کر کے جیو کو پرکرتی سے علیحدہ ہونا چاہئے - چونکہ اس ادھیائے کے سوتر پہلے بھی آچکے ہیں - جن کی تشریح ہو چکی ہے - اس واسطے زیادہ تشریح نہیں کی گئی -

س - یہ شبد سوتر میں دوبارہ کیوں آیا -

ج - اول تو یہ الفاظ ادھیائے کے ختم ہونے کا ثبوت ہیں دوسرے سانکھیہ کار کے اصل مطلب کو ظاہر کرتے ہیں -

سماپت ہوا -

سانکھیہ شاستر کا اردو ترجمہ شری مان سوامی درشنانند جی کا کیا ہوا ختم ہوا -

اوم شانتی - شانتی - شانتی -

مُصنف کی چند دیگر پُستکیں

نیائے درشن بمعہ اُردو ترجمہ	۴عہ/
ویشیشک درشن " "	عہ/
سانکھیہ درشن " "	۱۲/
ویدانت درشن " " جلد اول	عہ/
سوامی شنکر آچاریہ کے پرم گورو گوڑپاد آچاریہ کی کرت کارکائیں معہ ترجمہ اردو و ریویو بطور سوال جواب	عم/
منڈک۔ مانڈوکیہ۔ پرشن۔ ایش کین	۱۲عہ/
کٹھ چھا اپنشدیں بمعہ ویاکھیا اردو ترجمہ بطور سوال وجواب وید چھید ضخامت تقریباً پانچسو صفحہ	
دھرم ویا اُردو	۶/
کشما چندر اودے اُردو دھرم کا دوسرا ایکشن	۴/
ست برتی مہانند اُردو دھرم کا پہلا ایکشن	۶/
تت ویتا رِشی کی کتھا اُردو	۶/
اشور سدّھی دیپاپتی اُردو	۳/
گوروشکشا اُردو	۲/
ویدوں کی عظمت اُردو	۲/
نئی اور پرانی تعلیم کا مقابلہ اُردو	۱/
کنتی سے جیو لوٹتا ہے۔ اُردو	۱/
ملہمان وید و قرآن کی سوانحمری و تعلیم اردو	۳/

ویاکھیان مکتاولی اُردو کلاں یہ ایک ہزار صفحوں کے تقریباً ضخیم کتاب ہے۔	عہ/
کیا کپل ناستک تھا؟ اُردو	۱/
کیا " " ہندی	۸/
مباحثہ مابین سوامی جی و پادری جوالا سنگھ اُردو	۵/
مباحثہ آگرہ بمعہ قرآن کی چھان بین	۴/
کتھا پچیسی بہ۔ ویدا اور بائیبل	۵/
اودیا کے چار انگ اُردو	۱/
نوین و پراچین ویدانت	۲/

اس کے علاوہ ویدک دھرم کے متعلق پُستکیں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ۔ آریہ گھروں اور مندروں کی شوبھا کے لئے سُندر وید منتر موٹے حرفوں اور کیٹی پر کار (اپدیش) کے خولصورت رنگوں میں چھپے ہوئے مل سکتے ہیں ⁂

ملنے کا پتہ

ویر چندر شرما پروپرائیٹر ویدک پستکالیہ متصل ہری گیان مندر لاہور

آریہ سماج کے ستیارتھ پرکاش کا ستیاناش وغیرہ مضامین درج ہیں۔ قیمت ۱۶/

اُپنیشد مہانت بھاشا اسی ماسک کے ۱۱-۱۲ انک ہیں جن کا الگ شتک بھی ہے۔

اگر آپ

...دام خرچ کر کے منشیہ جیون سے ادہک لابھ اٹھانا چاہتے ہیں تو نمن لکھت سوامی درشانند جی...
...ٹریکٹ منگوا کر جن کی قیمتیں نام ماتر رکھی گئی ہیں پڑھیں اور پڑھکر عمل کریں۔ دھنوان اٹھے...
...میں مفت تقسیم کریں۔ ان سے سستا پرچار اور کسی حالت میں ناممکن ہے۔ یہ ٹریکٹ پرچار نمتھ...
...رکھے گئے ہیں ؛

قیمت فی ٹریکٹ ایک پیسہ

...رت
...ل ہوئے
...افضل ہے
...کی دیا کھیا
...ورت
...پڑھنے کا سکو
...ے
...ہے
...ند
...ار
...کھاؤ نمبر ۱ نمبر ۲
...خدا کیوں نہیں
...کی
...ا ہے
...ی
...تھا
...دانند بھاشائے
...کھنڈن
...سے سوالات

- مسیحی مذہب کے عقاید پر عقلی نظر
- عیسائی مذہب میں نجات ناممکن ہے
- بھوگ باد
- پاتر
- دھرم شکشا دھرم کے لکشن
- پاپ و پن
- دیو سماج سے پرشن
- سرقت قرآن
- مسئلہ تناسخ
- مورتی پوجا کھنڈن
- علمائے اسلام سے پرشن
- آدمی اور شیر کا مباحثہ
- مکتی بیو سہتا
- کھٹ شاستروں کا سلسلہ
- ہم نربل کیوں ہیں
- دھرم کے دس لکشن
- برکشوں میں جیو اور سوامی دیانند
- دھرم کا بل
- آریہ آدیش رتن مالا
- مہا اندھیری راتری شنکھ
- دھوکے سے بچو

- رامائن سار
- ریفارمر
- ایشور کی ہستی کا ثبوت
- ایشور ساکار ہے یا نراکار ہے
- ایشور پوجا
- دھرم سبھا سے پرشن
- مباحثہ مابین سماجی و سناتنی
- مباحثہ مابین سماجی و نوین ویدانتی
- مرتک شرادھ
- مادہ کی قدامت
- بھولا مسافر
- ہم موت سے کیوں ڈرتے ہیں
- خدا سے ڈرو
- جیو آتما کی ہستی کا ثبوت
- روح جوہر ہے یا عرض
- آتم شکشا نمبر ۱ نمبر ۲
- آتمک بل
- نیوگ اور اسکے دشمن
- مورتی پرکاش
- مرتک شرادھ کھنڈن
- کیا دھرم سبھا شاستراتھ کر سکتی ہے

- بابا نانک اور وید
- دیانند اور نانک
- خالصہ دھرم اور وید
- نوجوانو اٹھو
- زیادہ بیمار کون ہے
- اکال مرتیو
- کیا شت پتھ وغیرہ ملاوٹ سے خالی ہیں۔
- سائنس کا نام رئیس
- گورو ڈم
- قرآن کی جان وید کا ایک منتر
- تم ہندو ہو یا آریہ
- آدرش گوروکل
- بھارت کی بدنصیبی
- آریہ سماج کسطرح چل سکتا ہے۔
- ہم سائنس پڑھیں یا فلاسفی نمبر ۲
- آستک کسکو کہتے ہیں

ویر چندر دفتر یا مالک ویدک لیبکالہ لاہور متصل ہری گیا تمندر سے منگوا سکتے ہیں ؛

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ست وِدّیا اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا
مُول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ نراکار سروشکتیمان۔ نیائےکاری۔ دیالو۔ اَجنما۔ ا
نِروکار وانادی۔ انوپم۔ سروآدھار۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سروا
اَجر۔ اَمر۔ اَبھے۔ نِرت پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگ

(۳) وید ست وِدیاؤں کا پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریہ
پرم دھرم ہے ÷

(۴) ست کے گرہن کرنے اور اَست کے تیاگنے میں سروا اُدیت رہنا چاہیئے

(۵) سب کام دھرمانوسار ارتھات ست اور اَست کو وچار کرنے چاہیئیں ÷

(۶) سنسار کا اُپکار کرنا۔ آریہ سماج کا مُکھیہ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک
آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا ÷

(۷) سب سے پریتی پوروک دھرمانوسار یتھا یوگیہ برتنا چاہیئے ÷

(۸) اوِدّیا کا ناش اور وِدیا کی سرودا وردھی کرنی چاہیئے۔

(۹) پرتییک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کِنتو سب کی اُنتی
میں اپنی سمجھی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشیوں کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے
اور پرتییک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر ہیں ÷

ویرچندر شرما مالک بک ڈپو لاہور
منصل ہری گیان مندر بیرون موری دروازہ